مشیخہ ابن طہمان

تالیف

امام ابراہیم بن طہمان الخراسانی رحمہ اللہ تعالیٰ

متوفی سنۃ ۱۶۳ھ

تحقیق وتخریج وفوائد

حافظ معاذ بن زبیر علی زئی

مکتبہ الحدیث حضرو

جملہ حقوق بحق مُعاذ بن زُبیر علی زئی محفوظ ہیں

تحقیق وتخریج وفوائد ——— حافظ مُعاذ بن زُبیر علی زئی

ترجمہ ——— قاری اُسامہ نذیر بارکزئی

ڈیزائننگ اینڈ کمپوزنگ ——— محمد قاسم برہ زئی

اشاعت ——— ۳۰/ اگست ۲۰۲۵ء

ملنے کا پتا

مکتبہ الحدیث حضرو ضلع اٹک

0314-5215121
0300-5288783

ishaatulhadithhazro@gmail.com ishaatulhadith.com

تقدیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((**نضر الله امرأً سمع منا حديثًا فحفظه حتى يبلغه فرب حامل فقه إلى من هو أفقه منه ورب حامل فقه ليس بفقيه**)) اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے ہماری کوئی حدیث سنی، پھر اسے یاد رکھا تاکہ اسے آگے پہنچائے۔ بہت سے علم و فقہ کے حامل اپنے سے زیادہ دانا و فقیہ کو پہنچاتے ہیں اور بہت سے حاملین فقہ ایسے ہوتے ہیں جو درحقیقت دانا و فقیہ نہیں ہوتے۔

(سنن ابی داود: ۳۶۶۰ وسندہ صحیح)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں بکثرت سیاہ بکریاں دیکھیں، پھر ان میں بہت سی سفید بکریاں شامل ہو گئیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے محبوب! آپ اس کی کیا تعبیر ارشاد فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((**العجم يشركونكم في دينكم وأنسابكم**)) (اس کی تعبیر یہ کہ ہے) عجمی لوگ تمھارے دین اور نسب میں شامل ہو جائیں گے۔ (صحابہ کرام نے از راہ تعجب پوچھا) اللہ کے محبوب! کیا عجمی ہمارے دین اور نسب میں شامل ہو جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((**لو كان الإيمان معلقا بالثريا لناله رجال من العجم وأسعدهم به الناس**)) (ہاں) اگر ایمان (دین اور علم) ثریا ستارے پہ بھی معلق ہو جائے (یعنی لٹک جائے) تو اہل عجم میں سے (بعض) لوگ اسے وہاں سے بھی ضرور حاصل کر لیں گے۔ اور یہ سعادت و خوش نصیبی باقی لوگوں کی نسبت سب سے زیادہ ان ہی کے مقدر میں ہو گی۔ (مستدرک حاکم نسخہ الشیخ صالح اللحام: ۴/۳۹۵ ح ۸۱۹۴ وسندہ حسن، اتحاف المھرۃ لابن حجر العسقلانی: ۸/۳۲۴ ح ۹۴۷۱)

لاکھوں فرزندان اسلام اس سعادت سے سرفراز ہوتے رہے، سب سے زیادہ یہ سعادت سمیٹنے والے اہل عجم ہیں، انھی میں سے ایک امام ابراہیم بن طہمان الخراسانی رحمہ اللہ بھی ہیں جو کہ امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ کے مشہور شاگردوں میں سے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انھوں نے امام مالک رحمہ اللہ کی حدیثیں امام ابراہیم بن طہمان رحمہ اللہ کے توسط سے لکھیں اور یوں امام مالک رحمہ اللہ کے پوتا شاگرد ہونے کی سعادت بھی حاصل کی جیسا کہ تقدمۃ الجرح والتعدیل میں صحیح سند سے مروی ہے کہ امام ابراہیم بن طہمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں مدینہ آیا اور میں نے (امام مالک رحمہ اللہ سے) حدیثیں لکھیں۔ پھر میں کوفہ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے پاس گیا تو انھوں نے مجھ سے کہا: آپ نے وہاں پر کس سے حدیثیں لکھیں؟ سو میں نے اُن کو نام بتائے۔ پھر انھوں نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ نے امام مالک بن انس رحمہ اللہ سے کوئی چیز لکھی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو انھوں نے کہا: آپ نے جو لکھا ہے وہ مجھے دیں۔ تو میں انھیں لے آیا۔ سو انھوں نے کاغذ اور دوات منگوائی۔ تو میں اُن پر (حدیثیں) پڑھتا گیا اور وہ لکھتے گئے۔

(تقدمۃ الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم الرازی: ۱/۳، ۴، وسندہ صحیح)

علمی لطیفہ:

بطورِ علمی لطیفہ عرض ہے کہ ثقہ وصدوق امام ابو بکر بن ابی داود السجستانی رحمہ اللہ نے امام ابو علی الحافظ النیسابوری رحمہ اللہ کا امتحان لیتے ہوئے سوال کیا: "**يا أبا علي! إبراهيم عن إبراهيم عن إبراهيم، من هم؟**" اے ابو علی! ابراہیم عن ابراہیم عن ابراہیم، یہ سب کون لوگ ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا: "**إبراهيم بن طهمان عن إبراهيم بن عامر البجلي عن إبراهيم النخعي**" ان سے مراد ابراہیم بن طہمان عن ابراہیم بن عامر البجلی عن ابراہیم النخعی ہیں۔ تو امام ابن ابی داود رحمہ اللہ نے فرمایا: "أحسنت يا أبا علي!" اے ابو علی! آپ نے درست جواب دیا ہے۔ (معرفۃ علوم الحدیث للحاکم: ص ۲۳۵، وسندہ صحیح)

امام ابو بکر بن ابی داود السجستانی رحمہ اللہ اسی طرز کی ایک روایت ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "إبراهيم الأول ابن طهمان والثاني ابن مهاجر والثالث التيمي" پہلے ابراہیم بن طہمان ہیں، دوسرے ابراہیم بن مہاجر ہیں، تیسرے ابراہیم التیمی ہیں۔ امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ اس کے بعد فرماتے ہیں: "وهذا القول أصح من الأول" اور یہ قول پہلے والے قول سے زیادہ صحیح ہے۔

(الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع: ۲/۲۶۹ رقم: ۱۸۳۰، وسندہ صحیح الی ابی بکر بن ابی داود السجستانی)

فائدہ:

یہاں بطورِ فائدہ عرض ہے کہ امام ابو القاسم ابن عساکر رحمہ اللہ جب تاریخ دمشق میں الکامل لابن عدی کی سند سے روایت بیان کرتے ہیں تو وہ بھی کبھی کبھار "أخبرنا أبو القاسم بن السمرقندي أخبرنا أبو القاسم بن مسعدة أخبرنا أبو القاسم السهمي أخبرنا أبو أحمد بن عدي" کا سلسلہ ذکر کرتے ہیں۔ یہاں پہلے ابو القاسم سے مراد ثقہ محدث ابو القاسم اسماعیل بن احمد بن عمر بن السمرقندی ہیں۔ اور دوسرے ابو القاسم سے مراد ثقہ محدث ابو القاسم اسماعیل بن مسعدہ الجرجانی ہیں اور تیسرے ابو القاسم سے مراد ثقہ امام ابو القاسم حمزہ بن یوسف السھمی ہیں۔ (دیکھئے تاریخ دمشق لابن عساکر: ۱/۳۶۶)

آمد بر سر مطلب:

والد محترم رحمہ اللہ دروس ابی داود میں فرماتے ہیں: صحیح لفظ جو میں نے اپنے استادوں سے سُنا ہے وہ "اَلْمَشْيَخَةُ" ہے، "اَلْمَشْيَخَةُ ابن الجوزي، اَلْمَشْيَخَةُ ابن طهمان".

تحقیق و تخریج کے پیش نظر میں نے اس کتاب کا نام "نثر اللؤلؤ والمرجان في تحقيق مشيخة ابن طهمان" رکھا ہے۔

حواشی میں فوائد کا اضافہ بھی کیا ہے اور ضعیف روایتوں کے اُن حصوں کا بھی ذکر

کیاہے جو صحیح یا حسن سند سے ثابت ہوں۔ بعض اوقات روایت تو ضعیف ہوتی ہے لیکن اس کا ابتدائی حصہ یا بعض حصہ دوسری صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے، حواشی میں ممکنہ طور پر ان صحیح احادیث کی طرف اشارہ یا تصریح کر دی ہے۔ والحمد للہ

یاد رہے کہ جس روایت پر میں نے صرف ''صحیح'' یا ''حسن'' کا حکم لگایا ہے اُس کی سند میں علت موجود تھی لیکن دوسری کتب حدیث میں وہی روایت صحیح یا حسن لذاتہ سند کے ساتھ اسی معنی و مفہوم کے ساتھ مل گئی لہٰذا یہ روایت بھی صحیح یا حسن بن گئی۔

نیز مطبوعہ کتاب میں بعض مقامات پر غلطیاں تھیں، میں نے مخطوط سے موازنہ کر کے اور تخریج کے ذریعے حسب استطاعت ان کی اصلاح کی ہے۔ مخطوط پانچ سو اسی (۵۸۰ھ) میں لکھا گیا اور اس کی تصحیح چھ سو چھ (۶۰۶ھ) میں کی گئی ہے۔ مخطوط کے راوی ابوالفتح محمد بن عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی بن سرور الجماعیلی المقدسی الحنبلی ہیں۔

(دیکھئے سیر اعلام النبلاء: ۴۲/۲۲)

ان کے معاصر امام ضیاء الدین المقدسی رحمہ اللہ نے بھی ان کی متابعت تامہ کرتے ہوئے اسی سند سے روایت بیان کی ہے۔ (دیکھئے الاحادیث المختارۃ: ۳۸۴/۴ ح ۱۵۵۱)

ترجمہ قاری اسامہ نذیر حفظہ اللہ نے کیا ہے، اس کی نظر ثانی و مراجعت والد محترم رحمہ اللہ کے خاص الخاص شاگرد الاستاذ تنویر الحق الترمذی حفظہ اللہ نے کی ہے۔ میں دیگر جملہ معاونین کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں جنھوں نے میرے ساتھ علمی تعاون کیا۔ جزاہم اللہ خیراً

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور میری لغزشوں اور خطاؤں سے در گزر فرمائے، اور مزید سے مزید دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

حافظ معاذ بن زبیر علی زئی

۵/اگست ۲۰۲۳ء

مراجعت: ۲۹/دسمبر ۲۰۲۵ء

امام ابراہیم بن طہمان، ابو سعید الخراسانی الہروی رحمہ اللہ تعالیٰ ①

(متوفی ۱۵۸ھ یا ۱۶۳ھ)

آپ صحیح بخاری و صحیح مسلم کے راوی ہیں۔ جمہور محدثین نے آپ کی توثیق کی ہے:

❀ امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: "**كان إبراهيم بن طهمان ثبتًا في الحديث**". (سنن الدار قطنی ۳/۸۱ ح ۳۰۷۰، وسندہ صحیح)

❀ امام ابن معین رحمہ اللہ نے فرمایا: "**ثقة**".

(تاریخ ابن معین روایۃ الدوری ۴/۳۵۴ رقم: ۴۷۴۹)

اور فرمایا: "**ليس به بأس**". (تاریخ ابن معین روایۃ الدارمی: ۱۷۹)

❀ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: "**ثقة في الحديث**".

(العلل و معرفۃ الرجال: ۳۵۵۱، الجرح والتعدیل ۲/۱۰۷ وسندہ صحیح)

اور فرمایا: "**هو صحيح الحديث مقارب إلا أنه كان يرى الإرجاء**".

(سوالات ابی داود السجستانی للامام احمد بن حنبل فی جرح الرواۃ وتعدیلہم: ۵۵۹)

---

① غلام مصطفی نوری بریلوی رضاخانی نے اپنی کتاب "ابو حنیفہ پر جرح کا مدلل رد" میں ص ۱۹۸ پر لکھا ہے:
"یہ سند بھی بوجہ ابراہیم بن طہمان کے ضعیف ہے۔" الخ
اتنے جلیل القدر و ماہر حاذق اماموں کی اتنی زبردست توثیق کے باوجود نوری بریلوی کا صحیح البخاری و صحیح مسلم کے راوی اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے استاد امام ابراہیم بن طہمان الخراسانی رحمہ اللہ کو ضعیف قرار دینا تعصب و جاہلیت کی بدترین مثال ہے۔ اللہ المستعان

* امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ نے فرمایا: ”صدوق حسن الحدیث“.

(الجرح والتعدیل ۲/۱۰۷)

* امام ابو داود السجستانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ”ثقة“. (تاریخ بغداد: ۶/۱۰۷ ت ۳۱۴۳ وسندہ حسن)
* امام المعتدل احمد بن عبداللہ العجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: ”لا بأس به“.

(تاریخ الثقات: ۲۷، ۴۷)

* امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا: ”وهو ثبت فی الحدیث“. (السنن الکبریٰ ۱/۳۳۴ ح ۱۵۸۲)
* حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے فرمایا: ”وهو ثقة“. (التمہید ۲/۴۸)
* حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے فرمایا: ”وکان ثقة صالحًا دینًا جوادًا وکان یمیل إلی الإرجاء“. (المنتظم فی تاریخ الملوک والامم ۸/۲۶۵)
* حافظ ابن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ نے فرمایا: ”وهو ثقة“. (البدایہ والنہایہ ت الترکی ۱۹/۱۴۰)
* حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا: ”ثقة متقن من رجال الصحیحین وکان مرجئًا“. الخ

(الرواۃ الثقات المتکلم فیہم بما لا یوجب ردھم ص ۳۵)

* ابن ناصر الدین الدمشقی رحمہ اللہ نے فرمایا: ”ثقةٌ فیما حدث به ویرویه“.

(التبیان لبدیعۃ البیان: ۱/۳۹۶ رقم: ۱۹۰)

درج ذیل ائمہ نے آپ کی حدیث کو صحیح کہہ کر (ضمنی) توثیق کی ہے: بخاری، مسلم، ابن الجارود، ابن خزیمہ، ابو عوانہ الاسفرائینی، دارقطنی، حاکم، ابو نعیم الاصبہانی، بغوی اور ضیاء المقدسی وغیرہ۔

حافظ معاذ بن زبیر علی زئی

۲۳/مارچ ۲۰۲۵ء

❁ ❁ ❁

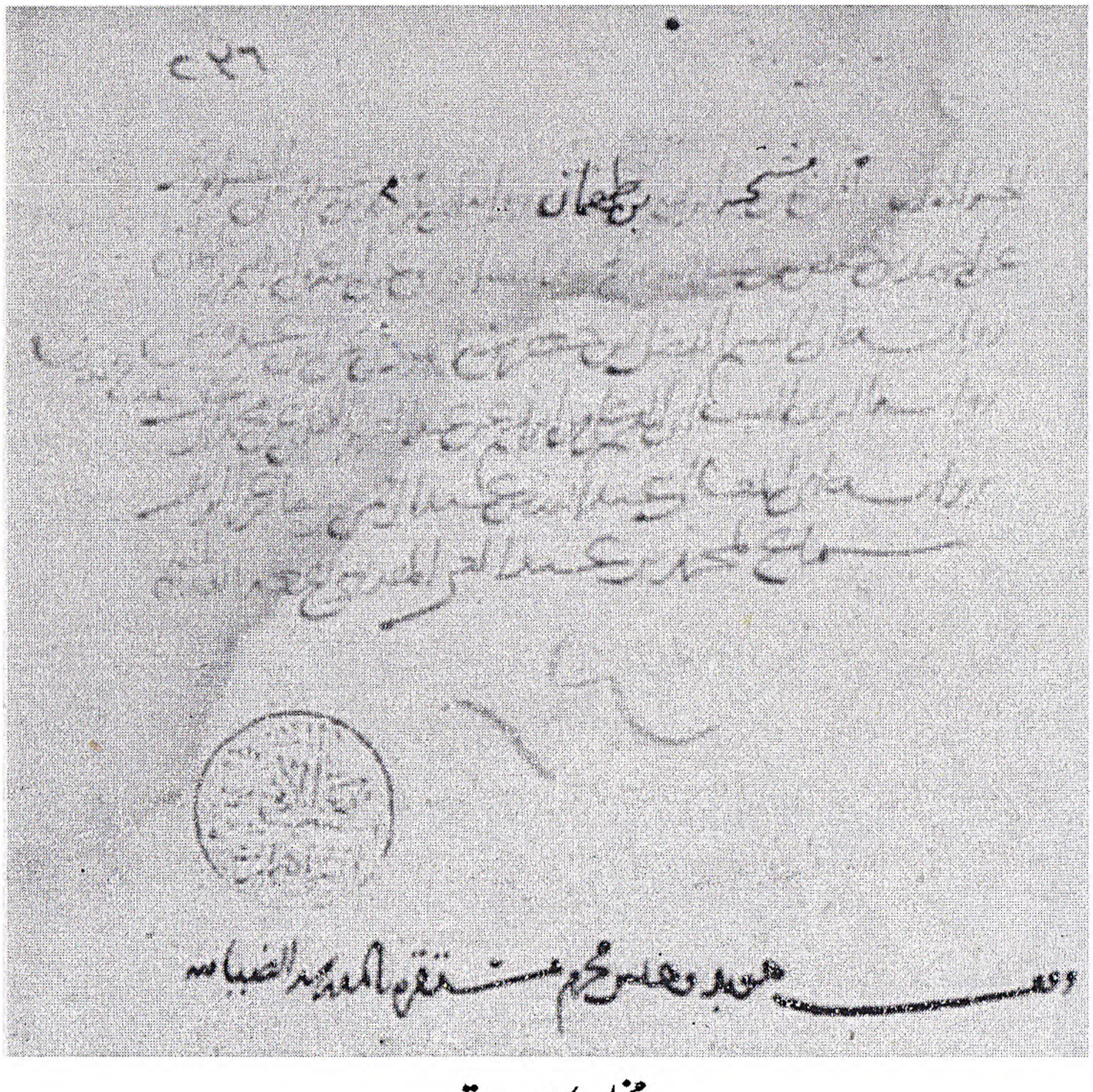

مخطوط کا سرورق

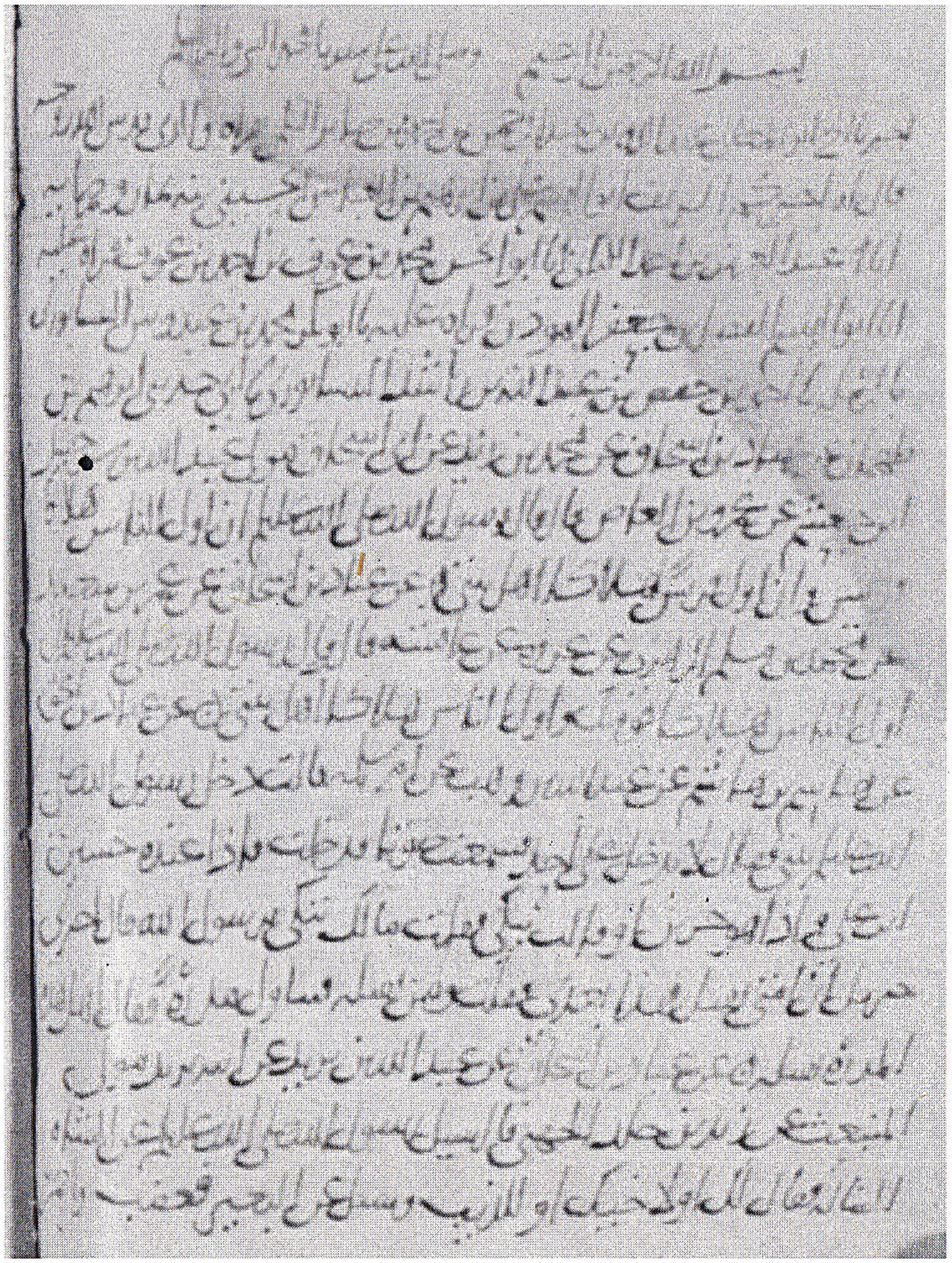

مخطوط کا پہلا صفحہ

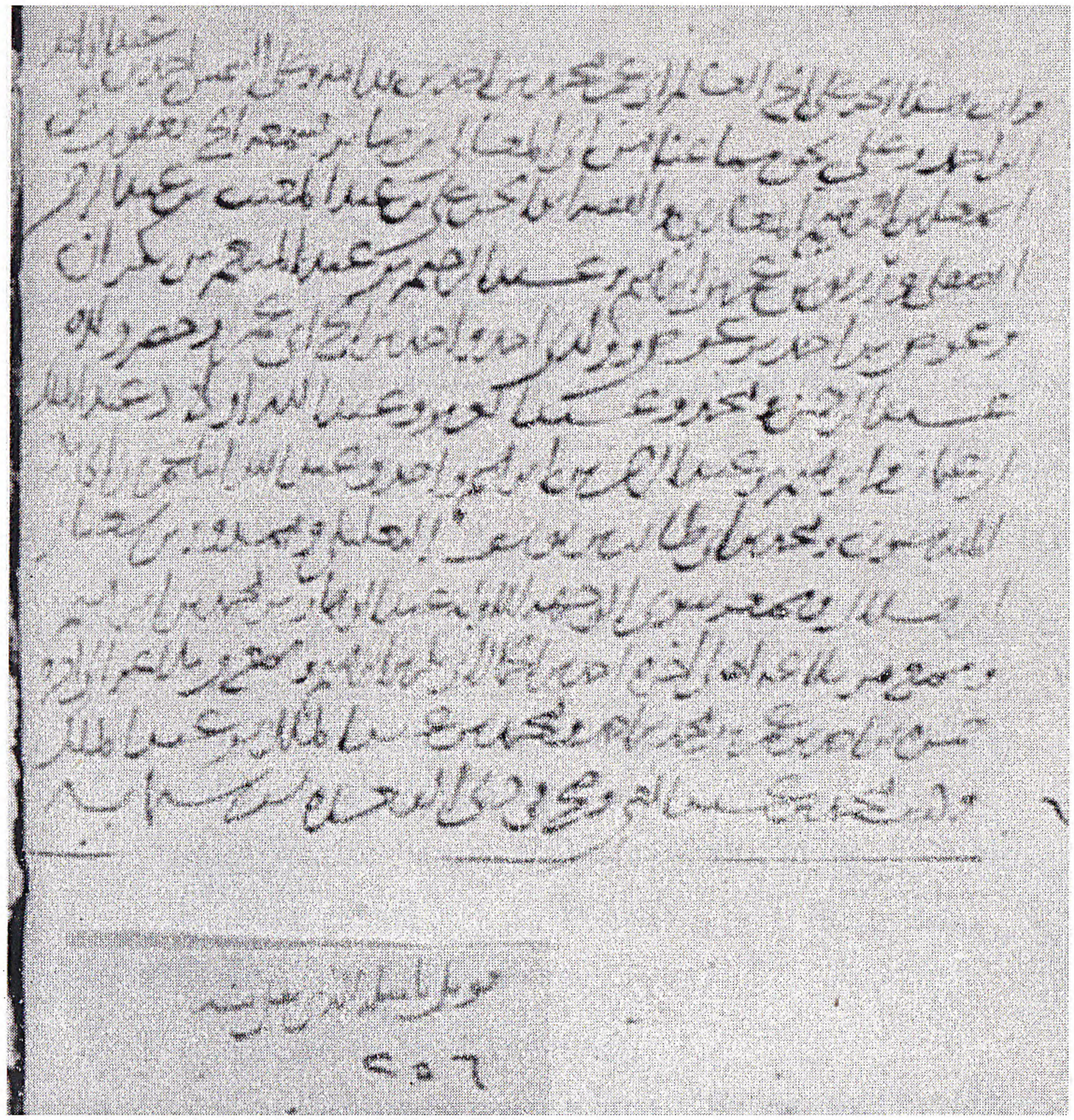

مخطوط کا آخری صفحہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله [و]سلم.

أخبرنا الشيخ أبو المعالي عبد الله بن عبد الرحمن بن أحمد بن صابر السلمي ① بقراءة والدي قدس الله روحه قال له: أخبركم الشريف أبو القاسم علي بن إبراهيم بن العباس الحسيني ② سنة ثمان وخمسمائة أنا عبد العزيز بن أحمد الكتاني ③ أنا أبوالحسن محمد بن عوف بن أحمد بن عوف ④ قراءة عليه أنا

---

① أبو المعالي عبد الله بن عبد الرحمن بن أحمد بن صابر السلمي الدمشقي الأزدي ولد سنة ٤٩٩ هـ وتوفي سنة ٥٧٦ هـ.

قال الذهبي: "من بقايا المسندين" (تاريخ الإسلام: ٤٦/ ٣٤٦) وقال الإربلي: "وكان من الراحلين في طلب الحديث" (تاريخ إربل: ٢/ ٤٨٨) وروى له الضياء المقدسي في الأحاديث المختارة (٤/ ٣٨٣ ح ١٥٥١، ١١/ ١٠٦ ح ٩٧)

② أبو القاسم علي بن إبراهيم بن العباس الحسيني

قال ابن عساكر: "وكان مكثرًا ثقة، وله أصول بخطوط الوراقين" (تاريخ دمشق: ٤١/ ٢٤٥) وقال الذهبي: " كان صدرًا معظمًا، وسيدًا محتشمًا، وثقةً محدثًا، ونبيلاً ممدحًا، من أهل السنة والجماعة، والأثر والرواية، كل أحد يثنى عليه" (سير أعلام النبلاء: ١٩/ ٣٥٩) وروى له الضياء المقدسي في الأحاديث المختارة (٤/ ٣٨٣ ح ١٥٥١، ١١/ ١٠٦ ح ٩٧)

③ أبو محمد عبد العزيز بن أحمد الكتاني التيمي الدمشقي

قال الخطيب البغدادي: "ثقة أمين" (فوائد النسب كما في سير أعلام النبلاء: ١٨/ ٢٤٩) وقال ابن ماكولا: "كتب عني وكتبت عنه وهو مكثر متقن" (الإكمال: ٧/ ١٨٧) وقال الذهبي: "الإمام الحافظ المفيد الصدوق، محدث دمشق" (سير أعلام النبلاء: ١٨/ ٢٤٨) وروى له الضياء المقدسي في الأحاديث المختارة (٤/ ٣٨٣ ح ١٥٥١)

④ أبو الحسن محمد بن عوف بن أحمد بن أحمد بن محمد بن عبد الرحمن المزني

قال عبد العزيز بن أحمد الكتاني: "وكان ثقةً نبيلاً مأمونًا" (تاريخ دمشق: ٥٥/ ٤٧ وسنده

أبو القاسم الفضل بن جعفر المؤذن ⑤ قراءة عليه نا أبو بكر محمد بن عبدوس النيسابوري ⑥ بالرملة نا أحمد بن حفص بن

حسن) وقال الذهبي: "الإمام المحدث الحجة" (سير أعلام النبلاء: ١٧/ ٥٥٠) وروى له الضياء المقدسي فى الأحاديث المختارة (٤/ ٣٨٣ ح ١٥٥١) وقال ابن عساكر في حديثه: "صحيح" (معجم ابن عساكر: ١٦٠٨)

⑤ **أبو القاسم الفضل بن جعفر بن محمد بن أحمد المؤذن التميمي الدمشقي الطرائفي**

قال عبد العزيز بن أحمد الكتاني: "وكان ثقةً نبيلًا مأمونًا" (تاريخ دمشق: ٤٨/ ٣١٠ وسنده حسن) وقال ابن عساكر: "كان عبدًا صالحًا" تاريخ دمشق: ٤٨/ ٣٠٩) وقال الذهبي: "الشيخ المسند الصادق ... الرجل الصالح ... وكان صاحب حديث" (سير أعلام النبلاء: ١٦/ ٣٣٨) وروى له الضياء المقدسي فى الأحاديث المختارة (٤/ ٣٨٣ ح ١٥٥١)

⑥ **أبو بكر محمد بن عبدوس النيسابوري**

يحدث من أصل كتابه، قاله ابن حبان (المجروحين: ٢/ ١٩١) وروى له الضياء المقدسي فى الأحاديث المختارة (٤/ ٣٨٣ ح ١٥٥١) وهو ثقة عنده كما قال الحافظ ابن حجر العسقلاني في ترجمة "عبيد الله بن المغيرة بن أبي رواد": "أخرجه الضياء فى المختارة، ومقتضاة أن يكون عنده ثقة".

فائدة: قال أبو عبد الله الحاكم النيسابوري: "القسم الرابع من الصحيح المختلف فيه روايات محدث صحيح السماع **صحيح الكتاب** معروف بالسماع ظاهر العدالة غير أنه لا يعرف ما يحدث به ولا يحفظه كأكثر محدثي زماننا هذا فإن هذا القسم محتج به عند أكثر أهل الحديث". (المدخل إلى كتاب الاكليل: ص ٤٨)

قلت: لعله هو **أبو بكر محمد بن حمويه بن عباد النيسابوري** يعرف بالطهماني، الذي جمع حديث إبراهيم بن طهمان سمع أحمد بن حفص بن عبد الله السلمي، وله ترجمة في تاريخ بغداد (٢/ ٢٩٣ رقم: ٧٧٩) وقال الخطيب البغدادي: "وكان ثقة" (تاريخ بغداد: ٢/ ٢٩٣) كذا قال محمد بن طاهر المقدسي فى الأنساب المتفقة (١٦١) وصحح له الحاكم فى المستدرك.

عبد الله بن راشد النيسابوري ⑦ نا أبي ⑧ حدثني إبراهيم بن طهمان ⑨.

---

⑦ أبو علي أحمد بن حفص بن عبد الله بن راشد النيسابوري (أحمد بن أبي عمر)
توفي سنة ٢٥٨هـ
قال النسائي في أسماء شيوخه: "ثقة" (كما في تهذيب التهذيب: ٣٣) وقال: "لا بأس به، نيسابوري، صدوق" (تسمية مشايخ النسائي: ص ٥٧ رقم: ٦٢) وقال الذهبي: "الإمام الثقة، قاضي نيسابور" (سير أعلام النبلاء: ١٢/ ٣٨٣) وقال: "ثقة مشهور كبير القدر" (تاريخ الإسلام: ١٩/ ٤١) وقال الصفدي: "ثقة مشهور كبير القدر" (الوافي بالوفيات: ٦/ ٢٢٣) وقال ابن حجر العسقلاني: "صدوق" (تقريب التهذيب: ٢٧) وروى له يعقوب بن سفيان الفارسي وصحح له ابن خزيمة وأبو عوانة والضياء المقدسي والحاكم والبيهقي والجورقاني.

⑧ أبو عمرو حفص بن عبد الله بن راشد النيسابوري
قال الذهبي: "صدوق" (الكاشف: ١١٤٨) وقال: "الإمام الحافظ الصادق، القاضي الكبير" (سير أعلام النبلاء: ٩/ ٤٨٥) وقال: "وهو ثبت في ابن طهمان" (سير أعلام النبلاء: ٩/ ٤٨٥) وقال: "عن إبراهيم بن طهمان وهو مجود عنه" (تاريخ الإسلام: ١٤/ ١١٥) وقال ابن حجر العسقلاني: "صدوق" (تقريب التهذيب: ١٤٠٨) وصحح له ابن خزيمة وأبو عوانة والضياء المقدسي والحاكم والبيهقي والجورقاني. وقال أحمد بن سلمة النيسابوري: "كان حفص بن عبد الله كاتبًا لإبراهيم بن طهمان كاتب الحديث".
(الجرح والتعديل: ٣/ ١٧٥ وسنده صحيح)

⑨ أبو سعيد إبراهيم بن طهمان الخراساني الهروي
وثقه ابن معين وأحمد بن حنبل وإسحاق بن راهويه وأبو حاتم الرازي والعجلي وابن عبد البر وابن الجوزي وابن كثير الدمشقي والذهبي وجماعة، وانظر ص ٧ تقدم.

١) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ بْنِ جُعْشُمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ هَلَاكًا قُرَيْشٌ وَإِنَّ أَوَّلَ قُرَيْشٍ هَلَاكًا أَهْلُ بَيْتِيْ)).

سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک لوگوں میں سے سب سے پہلے قریش ہلاک ہوں گے اور قریش میں سے سب سے پہلے میرے اہلِ بیت ہلاک ہوں گے۔“

---

١) سندہ ضعیف.

أخرجه أبو علي الحراني في تاريخ الرقة (١٥٢) من حديث عباد بن إسحاق به، وفيه أبو إسحاق مولى عبد الله بن شرحبيل: لم أجد من وثقه، وانظر ميزان الاعتدال(٤/ ٤٩٠ رقم ٩٩٥٥).

وأخرجه أبو يعلى الموصلي (كما فى المطالب العالية لابن حجر: ١٦/ ٦٤١ ح ٤١٣٥، طبع دار العاصمة) من طريق محمد بن زيد بن المهاجر بن قنفذ عن عبدالله بن شرحبيل بن حسنة عن عبدالله بن عمرو رضی اللہ عنہ به وفيه عبد الله بن شرحبيل بن حسنة: وثقه ابن حبان وحده (الثقات ٥/ ١٤) فيما أعلم، ولفظه: ”أول الناس فناء قريش، وأول قريش فناء بنو هاشم“ ترجمہ: لوگوں میں سب سے پہلے قریش ختم ہوں گے اور قریش میں سب سے پہلے بنو ہاشم ختم ہوں گے۔

فائدہ:

ورواه أحمد (٢/ ٣٣٦ ح ٨٤٣٧) بلفظ: ((أسرع قبائل العرب فناء قريش)) وسنده صحيح. ترجمہ: عرب قبیلوں میں سے قریش تیزی سے ختم ہوں گے۔

قریش کے بعض فضائل:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((الناس تبع لقريش في هذا الشأن، مسلمهم تبع لمسلمهم وكافرهم تبع لكافرهم)) لوگ اس معاملے (خیر وشر) میں قریش کے تابع ہیں، ان کے مسلمان مسلمانوں کے تابع ہیں اور ان کے کافر کافروں کے تابع ہیں۔ (صحیح بخاری: ۳۴۹۵، صحیح مسلم: ۱۸۱۸)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب مناقب الشافعی (۱/۱۷) میں قریش کے مناقب میں متعدد احادیث ذکر کی ہیں۔

٢) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ هَلَاكًا قَوْمُكِ وَأَوَّلُ النَّاسِ هَلَاكًا أَهْلُ بَيْتِي)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک لوگوں میں سے سب سے پہلے آپ کی قوم ہلاک ہوگی اور لوگوں میں سے سب سے پہلے میرے اہل بیت ہلاک ہوں گے۔''

---

٢) سنده ضعيف.

أخرجه ابن أبي عاصم في كتاب الأوائل (٤٩) من حديث إبراهيم بن طهمان به.

وأخرجه أبو علي الحراني في تاريخ الرقة (١٥٠) من حديث عمر بن سعيد به.

قلت: عمر بن سعيد بن سريج ابن سرحة التنوخي: ضعيف ضعفه الجمهور.

وابن شهاب الزهري مدلس وعنعن.

وأخرجه أحمد (٦/ ٧٤ ح ٢٤٤٥٧) والبزار (البحر الزخار: ١٨/ ٢١٨ ح ٢٢١) وابن جرير الطبري في تهذيب الآثار (مسندعلي: ١٨٥) والطبراني في الأوسط (٣٠٦٦) من حديث ابن أبي مليكة عن عائشة رضی اللہ عنہا به، وفيه عبد الله بن المؤمل: ضعيف ضعفه الجمهور.

وأخرجه الطبراني في الأوائل (٥٨) من حديث مسروق عن عائشة رضی اللہ عنہا به مفهومًا، وفيه مجالد بن سعيد: قال الهيثمي: "وضعفه الجمهور" (مجمع الزوائد: ٩/ ٤١٦)

وانظر الحديث السابق (١)

٣) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْتِي فَقَالَ: ((لَا يَدْخُلُ عَلَيَّ أَحَدٌ)). فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَدَخَلْتُ فَإِذَا عِنْدَهُ حُسَيْنُ بْنُ عَلِي رضي الله عنهما وَإِذَا هُوَ حَزِينٌ - أَوْ قَالَتْ: يَبْكِيْ - فَقُلْتُ: مَا لَكَ تَبْكِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((أَخْبَرَنِيْ جِبْرِيْلُ أَنَّ أُمَّتِي تَقْتُلُ هٰذَا بَعْدِيْ)). فَقُلْتُ: وَمَنْ يَقْتُلُهُ؟ فَتَنَاوَلَ مَدَرَةً فَقَالَ: ((أَهْلُ هٰذِهِ الْمَدَرَةِ تَقْتُلُهُ)).

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں داخل ہوئے تو فرمایا: ”میرے پاس (اس حجرے میں) کوئی داخل نہ ہو۔“ تو میں نے ایک آواز سُنی اور میں اندر گئی

---

٣) سنده حسن.

أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق (١٤/ ١٩٢) من حديث ابن طهمان به.

وأخرجه أبو علي الحراني في تاريخ الرقة (١٥٣) من حديث عباد بن إسحاق به.

وأخرجه الحاكم في المستدرك (٤/ ٣٩٨ ح ٨٢٠٢، وقال: "صحيح على شرط الشيخين" ووافقه الذهبي) من حديث هاشم بن هاشم به باختلاف يسير.

فائدة: عباد بن إسحاق هو عبد الرحمن بن إسحاق القرشي المدني، قال عبد الله بن أحمد بن حنبل: "سألته عن عبد الرحمن بن إسحاق المديني الذي روى عنه بن علية وبشر بن المفضل ويزيد بن زريع وخالد الطحان، قال: هو صالح الحديث، وربما قال إسماعيل: حدثنا عباد بن إسحاق. قال أبي: وهو عباد بن إسحاق وهو عبد الرحمن بن إسحاق، هو واحد، كان له إسمان: عباد وعبدالرحمن".

(العلل ومعرفة الرجال: ٢٥٥٩)

قلت: وعبد الرحمن بن إسحاق القرشي المدني البصري: حسن الحديث، وثقه ابن معين وابن سعد وعلي بن المديني وأحمد بن حنبل ويعقوب بن سفيان الفارسي والترمذي والنسائي وابن خزيمة وذكره ابن حبان وابن شاهين في الثقات وروى له البخاري ومسلم في صحيحهما وروى له جماعة وقال أبو حامد بن الشرقي: "عبد الرحمٰن بن إسحاق هذا ـ يعني عباد ـ الذي روى عنه إبراهيم ابن طهمان هو ثقة مأمون ... وهذا مدني" (تاريخ دمشق لابن عساكر: ٣٤/ ١٩٦ وسنده حسن) فهو ثقة صدوق حسن الحديث.

(تو دیکھا کہ) آپ ﷺ کے پاس سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما موجود تھے اور آپ ﷺ غمزدہ تھے۔ یا اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ ﷺ رو رہے تھے۔ تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جبریل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ بے شک میری اُمت میرے بعد اسے (حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو) شہید کر دے گی۔'' تو میں نے کہا: اسے کون قتل کرے گا؟ تو آپ ﷺ نے مٹھی میں مٹی پکڑی اور فرمایا: ''اس مٹی والے اسے (سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو) شہید کریں گے۔'' (یعنی جہاں کی مٹی آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی، اُس کے علاقے والے)۔

٤) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ - مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشَّاةِ الضَّالَّةِ فَقَالَ: ((لَكَ وَلِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)). وَسُئِلَ عَنِ الْبَعِيرِ، فَغَضِبَ وَاحْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ: ((مَعَهُ حِذَاؤُهُ وَسِقَاؤُهُ يَرِدُ الْمَاءَ وَيَرْعَى الشَّجَرَ)). وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: ((تُعَرِّفُهَا حَوْلًا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا دَفَعْتَهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا عَرَفْتَ وِكَاءَهَا أَوْ عِفَاصَهَا ثُمَّ أَفْضِهَا فِي مَالِكَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا دَفَعْتَهَا إِلَيْهِ)).

سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گمشدہ بکری کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا پھر بھیڑیے کے لیے ہے۔'' آپ ﷺ سے اونٹ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ غصہ ہوئے اور آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ اس کا جوتا (یعنی مضبوط پاؤں) ہے، اس کا مشکیزہ (یعنی معدہ میں جمع شدہ پانی) ہے، وہ پانی پی لیتا ہے اور درخت چر لیتا ہے۔'' اور آپ ﷺ سے گری پڑی ہوئی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''تُو ایک سال تک اس کا اعلان کر، اگر اس کا مالک آجائے تو تُو اس چیز کو اس مالک کے سپرد کر دے، وگرنہ تُو نے اس کے بندھن یا اس کے برتن کو بھی پہچان لیا۔ پھر تُو اس کو اپنے

---

٤) سندہ حسن.

أخرجه أبو داود (١٧٠٧) من حديث إبراهيم بن طهمان به.

وأخرجه البخاري (٥٢٩٢) ومسلم (١٧٢٢) من حديث يزيد مولى المنبعث به.

قلت: عبد الله بن يزيد وأبوه يزيد مولى المنبعث: ثقتان.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''فقال: معه حذاؤه وسقاؤه'' ہے جبکہ مطبوعہ کتاب میں ''فقال: [ما لك وله] معه حذاؤه وسقاؤه'' ہے۔

مخطوط میں ''وكاء ها أو عفاصها'' ہے جبکہ مطبوعہ کتاب میں ''وكاء ها وعفاصها'' ہے۔

مال میں ملا لے۔ اگر جب اس کا مالک آجائے تو تُو اسے اس کو اس کے سپرد کر دے۔"

=

فائدہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((ضالة المسلم حرق النار)) مسلمان کی گمشدہ چیز (اگر وہ اعلان کیے بغیر اُٹھا لی جائے تو وہ) آگ کا شعلہ ہے۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی: ۴/۱۳۳ ح ۶۰۵۷ وسندہ حسن)

٥) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: بَدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ قَبَضَهُ اللّٰهُ فِيهِ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ رضي الله عنها فَجَاءَ نِيْ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ قَدَمَاهُ فِى الْأَرْضِ، فَلَمَّا دَخَلَ قُلْتُ: وَارَأْسَاهْ. فَقَالَ: ((لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فَأَشْهَدُكِ وَأُصَلِّيْ عَلَيْكِ)) . فَقُلْتُ: إِنِّيْ أَظُنُّ ذٰلِكَ لَوْ كَانَ مَا أَمْسَيْتَ مِنْ يَوْمِكَ حَتّٰى تَعْرِسَ بِبَعْضِ نِسَائِكَ. ثُمَّ قَالَ: ((وَارَأْسَاهْ)) . مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا ادْعُوْا أَبَا بَكْرٍ وَابْنَهُ فَأَعْهَدَ إِلَيْهِ أَلَا يَطْمَعِ فِي الْأَمْرِ طَامِعٌ)) أَوْ يَقُوْلُ فِيْهِ: ((قَائِلٌ)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. ثُمَّ قَالَ: ((يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنُونَ)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَخَرَجْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فَقُلْتُ: لَوْ رَأَيْتَ أُمَّكَ عَائِشَةَ رضي الله عنها تَقُولُ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: وَمَنِ الرَّجُلَيْنِ؟ قُلْتُ: أَمَّا أَحَدُهُمَا فَالْعَبَّاسُ رضي الله عنه وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَمْ تُسَمِّهِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: وَالْآخَرُ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رضي الله عنه وَلٰكِنْ لَا تَنْشَرِحْ لَهُ بِخَبَرٍ وَقَدْ صَدَقْتَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اپنی اس بیماری میں (رہنے کا) آغاز کیا جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی، تو آپ اس حال میں تشریف لائے کہ آپ دو بندوں کے درمیان چلے آرہے تھے، آپ کے مبارک قدموں کی

٥) سندہ ضعیف.

أخرجه أحمد (٦/ ٢٢٨ ح ٢٥٩٠٨) وابن ماجه (١٤٦٥) من حديث الزهري به.

قلت: ابن شهاب الزهري مدلس وعنعن.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں "ألا يطمع" ہے جبکہ مطبوعہ کتاب میں "أن لا يطمع" ہے۔

فائدہ:

صحیح بخاری (٥٦٦٦، ٦٨٧) اور صحیح مسلم (٤١٨) کی روایت اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

وجہ سے زمین پر نشان پڑ رہے تھے، جب آپ ﷺ داخل ہوئے تو میں نے کہا: ہائے میرا سر! تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اگر ایسا ہو تو میں تیرے پاس ہی رہوں گا اور تیرا جنازہ پڑھاؤں گا۔ تو میں نے کہا: میں تو یقیناً سمجھتی ہوں اگر ایسا ہو تو آپ آج کے دن شام تک رہیں گے اور آپ اپنی بیویوں میں سے کسی کے ساتھ رات گزاریں گے۔ پھر آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: ہائے میرا سر! پھر دو یا تین مرتبہ فرمایا: کیا میں (سیدنا) ابو بکر (رضی اللہ عنہ) اور اس کے بیٹے کو نہ بلاؤں اور میں اس سے عہد لے لوں؟ خبردار! اس حکومت کے معاملے میں کوئی خواہش کرنے والا خواہش نہ کرے، یا اس میں کہنے والا کوئی بات نہ کہے۔ پھر دو یا تین مرتبہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نہیں مانے گا اور اللہ تعالیٰ مومنوں کا دفاع کرے گا۔

(راوی) عبید اللہ کہتے ہیں کہ پھر میں نکلا اور سیدنا (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا اور میں نے کہا: آپ نے اپنی ماں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ یہ یہ باتیں کر رہی ہیں۔ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دو آدمی کون تھے؟ تو میں نے کہا: ایک سیدنا عباس رضی اللہ عنہ تھے اور دوسرے کا انھوں نے نام نہیں لیا۔ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اور دوسرے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ لیکن آپ ان کے لیے یہ خبر واضح نہ کریں اگرچہ تُو نے اس کی تصدیق کر دی ہے۔

٦) عَنْ عَبَّادٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَال: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي نَحْرُسُ الْمَدِينَةَ حَتّٰى كُنَّا بِالْمُصَلَّى فَشَبَّ لَنَا سِرَاجٌ. فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: هَلْ تَدْرِي أَيْنَ هٰذَا السِّرَاجُ؟ قَال: هٰذَا فِيْ دَارِ رَبِيْعَةَ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَهُمْ شَرْبٌ الْآنَ. قَال: فَتَيَمَّمْنَا دَارَهُ حَتّٰى سَمِعْنَا اللَّغَطَ وَالْأَصْوَاتَ. فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: مَا أَظُنُّنَا إِلَّا قَدْ جِئْنَا مَا لَا يَحِلُّ لَنَا. فَقُلْتُ: أَجَلْ. فَانْصَرَفْنَا.

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ راتوں میں سے ایک رات سرگشت کے لیے نکلا، ہم مدینے کی پہرہ داری کر رہے تھے، یہاں تک ہم عید گاہ یا جنازہ گاہ کے پاس تھے۔ تو اچانک ہم نے دیکھا کہ ایک چراغ روشن ہوا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ چراغ کہاں ہے؟ کہا: یہ ربیعہ بن اُمیہ بن خلف کا گھر ہے اور انھوں نے ابھی پینے کا شغل اختیار کیا ہے۔ تو سیدنا

---

٦) صحيح.

أخرجه عمر بن شبة في تاريخ المدينة (٢/ ٧٢٢) ويعقوب بن سفيان الفارسي فى المعرفة والتاريخ (١/ ٣٦٨) وعبد الرزاق في تفسيره (٢٩٣٥) والخرائطي في مكارم الأخلاق (٤٢٥، ٤٤٩) والطبراني في مسند الشاميين (٣/ ٦٠) وابن حبان فى الثقات (٤/ ٢٦٧) والحاكم فى المستدرك (٤/ ٣٧٨ ح ٨١٣٦ وقال: صحيح الإسناد ووافقه الذهبي) والبيهقي (٨/ ٥٧٨ ح ١٧٦٢٥) من حديث الزهري به.

قلت: عمر بن سعيد بن سرحة التنوخي: ضعفه الجمهور وله مناكير لكن تابعه صالح بن كيسان (ثقة ثبت من أتباع التابعين) فى الثقات لابن حبان (٤/ ٢٦٧ وسنده صحيح) والزبيدي في مسند الشاميين للطبراني (٣/ ٦٠) فهو بها صحيح.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں "فقال عمر رضی اللہ عنہ: ما ظننا" ہے۔

عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کے گھر کا ارادہ کیا، یہاں تک ہم نے شور و شرابا کی آوازیں سُنیں۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایسی جگہ آئے ہیں جہاں ہماری لیے آنا مناسب نہیں تھا۔ سو ہم واپس لوٹ آئے۔

= فائدہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((إن الأمير إذا ابتغى الريبة في الناس أفسدهم)) امیر یعنی حاکم اگر تہمت اور شبہ کی بنا پر لوگوں کی ٹوہ میں لگے گا تو انھیں بگاڑ دے گا۔ (سنن ابی داود: ۴۸۸۹ وسندہ حسن)

سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "لو أخذتُ سارقًا لأحببتُ أن يستره الله، لو أخذتُ شاربًا لأحببت أن يستره الله عزوجل" اگر میں کسی چور کو پکڑوں تو مجھے یقیناً یہ بات بہت پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے عیب پر پردہ ڈال دے، اور اگر میں کسی شرابی کو پکڑوں تو مجھے یقیناً یہ بات بہت پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے عیب پر پردہ ڈال دے۔

(مکارم الاخلاق للخرائطی: ۴۴۰ وسندہ صحیح، الطبقات لابن سعد: ۹/۵ ت زبید بن صلت)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے کاتب دخین کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: بلاشبہ ہمارے کچھ پڑوسی شراب نوشی کرتے ہیں، میں شطروں (پولیس) کو بلا لیتا ہوں تاکہ وہ انھیں گرفتار کر لیں تو سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے مت کرو، بلکہ تم انھیں وعظ و نصیحت کرتے رہو اور ان کی درست راستے کی طرف رہنمائی کرتے رہو۔ دخین نے ایسا ہی کیا مگر وہ لوگ باز نہ آئے، دخین دوبارہ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ میں نے انھیں منع کیا ہے لیکن وہ باز نہیں آ رہے۔ اب میں پولیس کو اطلاع دے دیتا ہوں۔ تو سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری بربادی ہو! ایسے مت کرو، کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "جو کسی کے عیبوں کی پردہ پوشی کرے تو گویا کہ اس نے قبر میں زندہ درگور کی گئی لاش کو زندہ کر دیا ہے۔"

(المعرفہ والتاریخ للفارسی: ۲/۵۰۳، ۵۰۴ وسندہ صحیح)

عبدالرحمٰن بن حرملہ فرماتے ہیں کہ میں ایک صبح نکلا تو راستے میں نشے میں مدہوش ایک آدمی کو پایا تو اسے پکڑ کر گھر لے آیا، پھر میری ملاقات امام سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے ہوئی تو میں نے ان سے کہا: اگر کسی کو شراب کے نشے میں دھت حالت میں پکڑا جائے تو کیا اسے سلطان کے سامنے پیش کرنا چاہیے تاکہ سلطان اس پر حد لاگو کرے؟ تو انھوں نے فرمایا: اگر تم اسے اپنی چادر میں ڈھانپ کر چھپا سکتے ہو تو چھپا لو۔ تو میں اپنے گھر گیا تو وہ آدمی حالتِ مدہوشی سے ہوش میں آ چکا تھا، جب اس نے مجھے دیکھا تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ وہ شرمندہ ہے، تو میں نے اس سے کہا: کیا تم شرمندہ ہو؟ اگر تم کل رات ہی پکڑے جاتے تو تم پر حد نافذ کر دی جاتی اور تم لوگوں میں مردہ کی طرح ہو جاتے اور تمھاری گواہی بھی قبول نہ کی جاتی۔ تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں دوبارہ ایسا کبھی نہیں کروں گا۔ (الطبقات لابن سعد: ۵/۱۳۷ وسندہ حسن)

تنبیہ: ربیعہ بن امیہ بن خلف کا ارتداد صحیح یا حسن سند سے ثابت نہیں، یہ محض تاریخی باتیں ہیں۔ واللہ اعلم

٧) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ مَاءٍ مِنَ السَّمَاءِ وَإِنِّي لَأُدَلِّكُ ظَهْرَهُ وَأَغْسِلُهُ.

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارش والے دن اس حال میں دیکھ رہا ہوں کہ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ مبارک مل رہا تھا اور اُسے دھو رہا تھا۔

---

٧) سندہ حسن.

أخرجه البخاري في التاريخ الكبير (٢/ ١٦٥، ١٦٦ معلقًا) والبيهقي فى الكبرىٰ (١/ ٨ ح ٧، نسخة أخرىٰ: ١/ ٥) وابن عساكر في تاريخ دمشق (١١/ ١٢٦) من حديث إبراهيم بن طهمان به.

قلت: اسحاق بن الحارث وثابت بن عبد الله بن الزبير كلاهما صدوقان.

وقال الذهبي: "سنده وسط". (المهذب في اختصار السنن الكبير للبيهقي: ١/ ٨ ح ٧)

٨) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيْمُ علیہ السلام خَلِيلُ اللّٰهِ يَزُوْرُ ابْنَهُ إِسْمَاعِيْلَ علیہ السلام عَلَى الْبُرَاقِ وَهِيَ دَابَّةُ جِبْرِيْلَ علیہ السلام تَضَعُ حَافِرَهَا حَيْثُ يَنْتَهِى طَرَفُهَا وَهِيَ الدَّابَّةُ الَّتِيْ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ اپنے بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی زیارت کے لیے براق پر تشریف لاتے تھے، اور وہ سیدنا جبریل علیہ السلام کی سواری ہے، وہ اپنے کھر (پاؤں) وہاں رکھتی ہے جہاں اُس کی نظر پہنچتی ہے اور یہی سواری ہے جس پہ معراج کی رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے تھے۔

---

٨) **سندہ ضعيف.**

أخرجه السراج في حديثه (٢٥٩١) وابن عساكر في تاريخ دمشق (٦/ ٢٣٨، ٢٣٩) من حديث إبراهيم بن طهمان به.

قلت: الزهري مدلس ولم يصرح بالسماع.

فائدہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((**أتيت بالبراق وهو دابة أبيض طويل فوق الحمار ودون البغل، يضع حافره عند منتهى طرفه**)) میرے پاس براق لایا گیا وہ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا، سفید لمبا جانور ہے، وہ اپنے کھر حدِ نگاہ تک رکھتا ہے۔ (صحیح مسلم: ١٦٢)

٩) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَتَّابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَخَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما فِيْ رَقَبَتِهِ خِرْقَةٌ يَجُرُّهَا فَعَثَرَ فِيْهَا فَسَقَطَ عَلٰى وَجْهِهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِنْبَرِ يُرِيْدُهُ فَلَمَّا رَآهُ النَّاسُ أَخَذُوا الصَّبِيَّ فَأَتَوْا بِهِ فَحَمَلَهُ فَقَالَ: ((قَاتَلَ اللّٰهُ الشَّيْطَانَ! إِنَّ الْوَلَدَ فِتْنَةٌ، وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ أَنِّيْ نَزَلْتُ عَنِ الْمِنْبَرِ حَتّٰى أَتَيْتُ بِهِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ منبر پر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے، تو سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نکلے، اُن کے گٹھنے پر ایک کپڑا تھا جسے وہ کھینچ رہے تھے، تو وہ اس میں پھنس گئے اور منہ کے بل گر گئے، تو نبی کریم ﷺ اُن کو اُٹھانے کے ارادے سے منبر سے نیچے اُترے، جب لوگوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو بچے

٩) سندہ حسن.

أخرجه الطبراني في المعجم الكبير (٣/ ٤٢ ح ٢٦٢٦) من حديث ابن طهمان به.

فائدہ:

وعند أبي داود والترمذي بسياق آخر من طريق عبد الله بن بريدة عن أبيه قال: خطبنا رسول الله ﷺ، فأقبل الحسن والحسين رضی اللہ عنہما عليهما قميصان أحمران يعثران ويقومان، فنزل فأخذهما فصعد بهما المنبر، ثم قال: ((صدق الله: {إنما أموالكم وأولادكم فتنة} رأيت هذين فلم أصبر)) ثم أخذ في الخطبة. سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اسی دوران سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما آئے، اُنھوں نے سرخ قمیصیں زیب تن کی ہوئی تھیں، کبھی وہ گرتے تھے اور کبھی وہ چلتے تھے، سو آپ ﷺ منبر سے اُترے اور اُنھیں اُٹھایا اور اپنے ساتھ بٹھالیا، پھر فرمایا: ''سچ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کہ بے شک تمھارے اموال اور تمھاری اولادیں باعثِ آزمائش ہیں۔ میں نے انھیں دیکھا اور مجھ سے صبر نہیں ہو سکا۔'' پھر آپ ﷺ دوبارہ خطبہ ارشاد فرمانے لگے۔ (سنن ابوداود: ١١٠٩، سنن الترمذی: ٣٧٧٤)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إن الولد مبخلة مجبنة محزنة)) بے شک اولاد بندے کو بخیل بنا دیتی ہے، بزدل بنا دیتی ہے اور غمگیں کر دیتی ہے۔ (المستدرک للحاکم: ٣/ ١٦٤ ح ٤٧٧١، وسندہ حسن)

(سیدنا حسن رضی اللہ عنہ) کو اُٹھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اُٹھالیا اور فرمایا: ''اللہ شیطان کو ہلاک کرے، بے شک اولاد آزمائش ہے، اللہ کی قسم! مجھے محسوس ہی نہیں ہوا کہ میں منبر سے اُتر آیا ہوں یہاں تک کہ میں اس بچے کے پاس آگیا۔''

=

تنبیہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((لا تقل: تعس الشيطان، فإنك إذا قلت ذلك تعاظم حتى يكون مثل البيت، ويقول: بقوتي. ولكن قل: باسم الله، فإنك إذا قلت ذلك تصاغر حتى يكون مثل الذباب)) شیطان کو گالی نہ دو کیونکہ جب تم ایسا کہتے ہو تو وہ پھول جاتا ہے یہاں تک کہ گھر کے برابر ہو جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میری طاقت سے ایسا ہوا۔ البتہ کہو: بسم اللہ، اور جب تم ایسا کہتے ہو تو وہ سکڑ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مکھی کی مثل ہو جاتا ہے۔ (سنن ابی داود: ۴۹۸۲ وسندہ صحیح)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے مارو۔ صحابہ میں سے بعض اسے ہاتھوں سے مارتے، بعض جوتوں سے مارتے اور بعض اپنے کپڑوں سے مارتے تھے۔ جب وہ آدمی چلا گیا تو ایک شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((لا تكونوا عون الشيطان على أخيكم)) اپنے بھائی کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔ (صحیح بخاری: ۶۷۸۱)

١٠) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں پھر تم یقیناً ہنسو کم اور روؤ بہت زیادہ۔''

---

١٠) صحيح.

قلت: سلسلة سماك عن عكرمة مضطربة. (سير أعلام النبلاء ٥/ ٢٤٨)

لكن له شاهد عند البخاری (١٠٤٤) ومسلم (٩٠١) وهو بها صحيح.

فائدہ:

وعن قسامة بن زهير أن أبا موسى رضی اللہ عنہ خطب الناس بالبصرة فقال: "أيها الناس! ابكوا فإن لم تبكوا فتباكوا فإن أهل النار يبكون الدموع حتى تنقطع ثم يبكون الدماء حتى لو أجري فيها السفن لسارت".

سیدنا ابو موسی الاشعری رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم روؤ، اگر تم نہ رو سکو تو رونے کا انداز اختیار کر لو، یقیناً اہل جہنم آنسوؤں سے روئیں گے یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائیں گے، پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے یہاں تک اگر اُن میں کشتیاں چلائی جائیں تو وہ بھی چل جائیں۔

(الطبقات لابن سعد: ٤/ ١١٠ وسنده حسن وهو مرفوع حكمًا)

تنبیہ: الزہد لاحمد بن حنبل (ص ۱۹۹، نسخہ اخریٰ: ح ۱۱۰۳) میں قسامہ بن زہیر سے ''عون'' روایت کرتے ہیں جو کہ خطا ہے، درست یہی ہے کہ ''عوف بن ابی جمیلہ'' (وثقہ الجمہور) بیان کرتے ہیں جیسا کہ ابن سعد کی الطبقات میں ہے۔ نیز دیکھئے حلیۃ الاولیاء (۲۶۱/۱)

١١) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ:

((اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُورًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُورًا)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر دے، اور میرے کانوں میں نور پیدا کر دے اور میری آنکھوں میں نور پیدا کر دے۔''

---

١١) صحيح.

أخرجه البخاري (٦٣١٦) ومسلم (٧٦٣) من حديث ابن عباس رضي الله عنهما به مطولاً.

١٢) وَبِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَا كَانَ يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ فَهُوَ حَرَامٌ مِنَ الرَّضَاعِ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جو رشتہ نسب کی وجہ سے حرام ہے وہ رضاعت (دودھ پینے) سے بھی حرام ہوتا ہے۔''

---

١٢) سنده ضعيف.

أخرجه النسائی فی الكبرىٰ (٥/ ١٩٤ ح ٥٤١٨) من حديث ابن طهمان به.

قلت: سلسلة سماك عن عكرمة مضطربة. (سير أعلام النبلاء ٥/ ٢٤٨)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے بارے میں فرمایا:

((لا تحل لي، يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب، هي بنت أخي من الرضاعة))

یہ میرے لیے حلال نہیں ہو سکتی، کیونکہ جو رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہوتے ہیں، یہ میرے (رضاعی) بھائی کی بیٹی ہے۔ (صحیح البخاری: ٢٦٤٥، صحیح مسلم: ١٤٤٧)

١٣) وَبِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنَّمَا أُحِلَّتْ ذَبَائِحُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى لِأَنَّهُمْ آمَنُوْا بِالتَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک یہودیوں اور عیسائیوں کے ذبیحے اس لیے حلال کیے گئے کیونکہ وہ تورات اور انجیل پر ایمان کے دعوے دار ہیں۔

---

١٣) **سندہ ضعیف.**

أخرجه الطبرانی (١١/ ٢٩٣ ح ١١٧٧٩) والبيهقي (٩/ ٤٧٤ ح ١٩١٥٥، نسخة أخرىٰ: ٩/ ٢٨٢) والحاكم (٢/ ١١٣ ح ٣٢١٣ وقال: صحيح الإسناد، ووافقه الذهبي) من حديث سماك به.

قلت: سلسلة سماك عن عكرمة مضطربة. (سير أعلام النبلاء ٥/ ٢٤٨)

فائدہ:

اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) اگر حلال جانور پر اللہ (خدا) کا نام لے کر ذبح کریں تو یہ جانور حلال ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ﴾ اور اہلِ کتاب کا کھانا تمھارے لئے حلال ہے۔ (المآئدۃ: ۵)

اس آیت کی تشریح میں اہلِ سنت کے مشہور امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور اہلِ کتاب، یہود و نصاریٰ کے ذبیحے تمھارے لئے حلال ہیں۔ (تفسیر طبری ۶/ ۶۴)

امام ابن شہاب الزہری رحمہ اللہ نے عرب کے نصاریٰ کے بارے میں فرمایا کہ ان کے ذبیحے کھائے جاتے ہیں کیونکہ وہ اہلِ کتاب میں سے ہیں اور اللہ کا نام لیتے ہیں۔

(تفسیر طبری: ۶/ ۶۵ وسندہ صحیح، نیز دیکھئے صحیح بخاری: قبل ح ۵۵۰۸)

اس پر اجماع ہے کہ ہر یہودی اور ہر نصرانی کا ذبیحہ حلال ہے۔ (بشرطیکہ وہ اللہ کا نام لے)

دیکھئے تفسیر ابن جریر طبری (۶/ ۶۶)

١٤) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَخِيْهِ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوْهُ)).

سیدنا جریر بن عبد اللہ (البجلی) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بھی شراب پیئے تو تم اسے حد (کوڑے) لگاؤ۔ اگر پھر پیئے تو اُسے کوڑے لگاؤ۔ اگر پھر پیئے تو اُسے کوڑے لگاؤ۔ اگر چوتھی مرتبہ بھی پیئے تو تم اُسے قتل کر دو۔''

---

١٤) صحيح.

أخرجه ابن شاهين في الناسخ والمنسوخ (٥١٧) من حديث ابن طهمان به.
وأخرجه البخاري في التاريخ الكبير (٣/ ١٤٢ رقم: ٤٨٠) والطبراني (٢/ ٣٣٥ ح ٢٣٩٧) والخطيب في المتفق والمفترق (٢/ ٨٩٣ ح ٥٣٤) من حديث سماك به.
قلت: وللحديث شواهد منها ما رواه أحمد (٢/ ٢٨٠ ح ٧٧٦٢) من حديث أبي هريرة رضی اللہ عنہ به وسنده صحيح. وانظر أبو داود (٤٤٨٥) والحديث الآتي (١٥)

١٥) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((شَارِبُ الْخَمْرِ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاقْتُلُوهُ)). فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَوَضَعَ الْقَتْلَ فِي الْخَمْرِ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ.

سیدنا قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم شراب پینے والے کو کوڑے لگاؤ۔ اگر پھر پیئے تو کوڑے لگاؤ۔ اگر پھر پیئے تو کوڑے لگاؤ۔ اگر پھر پیئے تو کوڑے لگاؤ، اگر پھر پیئے تو اُسے قتل کر دو۔'' تو ایک آدمی کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ تو آپ ﷺ نے اسے چار مرتبہ کوڑے لگوائے اور آپ ﷺ نے مسلمانوں میں شراب کے سلسلہ میں قتل کے حکم کو ختم فرما دیا۔

---

١٥) **سنده حسن.**

أخرجه أبو داود (٤٤٨٥) من حديث الزهري به. وانظر الحديث السابق (١٤)

قلت: الزهري صرح بالسماع عند ابن حزم (المحلى: ١١/ ٣٦٨) وسنده حسن. وقبيصة بن ذؤيب صحابى صغير ومراسيل الصحابة مقبولة.

١٦) عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((وَقَى أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَكَلِمَةٌ لَيِّنَةٌ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ: أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا؟ يَقُوْلُ: بَلَى. فَيَقُوْلُ: أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ مَالًا وَوَلَدًا؟ فَيَقُوْلُ: بَلَى. يَقُوْلُ: فَمَاذَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ؟ قَالَ: فَيَنْظُرُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَلَا يَرَى شَيْئًا))

سیدنا عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک اپنے چہرے (اپنی ذات) کو آگ سے بچائے، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی سہی۔ پس اگر وہ اسے بھی نہ پائے تو اچھی (نرم) بات کے ساتھ بچائے۔ کیونکہ بے شک تم میں سے جب کوئی قیامت کے دن اللہ سے ملاقات کرے گا تو اللہ فرمائے گا: کیا میں نے تیرے لیے کان اور آنکھیں نہیں بنائیں۔ تو وہ کہے گا کیوں نہیں۔ (اللہ فرمائے گا:) کیا میں نے تجھے مال اور اولاد نہیں دیئے۔ تو وہ کہے گا کیوں نہیں۔ اللہ فرمائے گا: تو تُو نے اپنے لیے آگے کیا بھیجا؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ دائیں بائیں دیکھے گا تو کوئی چیز نہیں پائے گا (سوائے جہنم کے)۔''

---

١٦) سنده صحيح.

أخرجه البيهقي في الاسماء والصفات (٤٦٥) من حديث إبراهيم بن طهمان به.

قلت: مرى بن قطرى: قال يحيى بن معين: "ثقة" وذكره ابن حبان في الثقات، وصحح له الحاكم، وقال البوصيري في حديثه: "هذا إسناد حسن".

(إتحاف الخيرة المهرة: ٤٦٧٨)

ورواه أحمد (٤/ ٣٧٨ ح ١٩٣٨١) والترمذي (٢٩٥٤) مطولاً من طرق شعبة عن سماك عن عباد بن حبيش يحدث عن عدي بن حاتم رضي الله عنه وسندهما حسن، سماك حدث به قبل اختلاطه، وعباد بن حبيش: ذكره ابن حبان في الثقات (٥/ ١٤٢) وحسن له الترمذي (ح ٢٩٥٣) فهو صدوق حسن الحديث.

ورواه البخاري (١٤١٣، ٣٥٩٥) ومسلم (١٠١٦) نحو المعنى من حديث عدي بن حاتم رضي الله عنه به.

١٧) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنهما قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مِنَ الْجَنَابَةِ.

قَالَ: فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: هِيَ أَعْلَمُ إِذَنْ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے غسل جنابت کے قطرے گر رہے ہوتے تھے۔

راوی کہتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) اس وقت یہ بات سب سے زیادہ جاننے والی تھیں (کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا ہے)۔

---

١٧) سنده حسن.

أخرجه أحمد (٦/ ٩٩ ح ٢٤٦٨١) والطحاوي في شرح معاني الأثار (٢/ ١٠٣) من حديث عائشة رضي الله عنها به باختلاف يسير، وسندهما صحيح.

قلت: ابراهيم بن طهمان سمع من سماك بن حرب قبل اختلاطه.

(انظر صحيح مسلم: ٢٢٧٧)

١٨) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرَةَ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنه قَالَ: مَرَّتْ سَحَابَةٌ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَا هٰذَا؟)) قُلْنَا: السَّحَابُ. قَالَ: ((أَوِ الْمُزْنُ)). قُلْنَا: أَوِ الْمُزْنُ. قَالَ: ((أَوِ الْعَنَانُ)). قُلْنَا: أَوِ الْعَنَانُ. قَالَ: ((فَهَلْ تَدْرُونَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؟)) فَقُلْنَا: لَا. قَالَ: ((إِحْدَى وَسَبْعُونَ أَوِ اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ)). قَالَ: ((وَإِلَى فَوْقِهَا مِثْلُ ذَلِكَ. حَتَّى عَدَّهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ)). قَالَ: ((ثُمَّ فَوْقَ السَّابِعَةِ الْبَحْرُ أَسْفَلُهُ مِنْ أَعْلَاهُ مِثْلُ مَا مِنْ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَهُ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِمْ وَرُكَبِهِمْ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءِ الْعَرْشُ فَوْقَ ذَلِكَ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى فَوْقَ ذَلِكَ فَوْقَ الْعَرْشِ)).

سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول ﷺ کے اوپر سے بادل گزرا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟'' ہم نے کہا: بادل ہے۔
آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا یہ بادل پانیوں والا ہے۔'' ہم نے کہا: پانیوں کا بادل ہے۔

---

١٨) سندہ ضعیف.
أخرجه الآجرى فى الشريعة (٦٦٥) والذهبى فى العلو لعلى الغفار (١٠٧) وفي سير أعلام النبلاء (١٤/ ٢٤١) من حديث إبراهيم بن طهمان به.
وأخرجه أحمد (١/ ٢٠٧ ح ١٧٧٠) من طرق سماك عن عبد الله بن عميرة عن عباس رضي الله عنه به.
قلت: قال البخارى في عبد الله بن عميرة: ولا نعلم له سماعًا من الأحنف.
(التاريخ الكبير: ٥/ ١٥٩ رقم: ٤٩٤)

مخطوط سے موازنہ:
مخطوط میں صرف ''أو ثلاث وسبعون'' ہے جبکہ مطبوعہ کتاب میں ''سنة'' کا اضافہ ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا یہ آسمان کا ٹکڑا ہے۔'' ہم نے کہا: جی یا یہ آسمان کا ٹکڑا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کیا تم جانتے ہو آسمان وزمین کے درمیان کتنی دُوری ہے؟'' تو ہم نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اکہتر، بہتر یا تہتر (سال) کی مسافت'' اور فرمایا: ''اس سے اوپر اسی طرح ہے۔'' یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اسی طرح سات آسمان گنے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ساتویں آسمان کے اوپر سمندر ہے۔ اُس کے نیچے سے اوپر تک اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ہے۔ پھر اُس (سمندر) کے اوپر آٹھ بلند ترین پہاڑ ہیں، اُن کے راستوں اور مسافت کے درمیان ایک آسمان سے دوسرے آسمان کے برابر فاصلہ ہے۔ عرش اُس کے اوپر ہے۔ اُس کے نیچے سے اوپر تک ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ ہے۔ اور بے شک اللہ اس عرش کے اوپر ہے۔''

=

فائدہ:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ما بين كل سماء إلى أخرى مسيرة خمسمائة عام، وما بين السماء والأرض مسيرة خمسمائة عام، وما بين السماء السابعة إلى الكرسي مسيرة خمسمائة عام، وما بين الكرسي إلى الماء مسيرة خمسمائة عام، والعرش على الماء، والله على العرش، ويعلم أعمالكم''.

آسمان دنیا اور دوسرے آسمان کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور ہر آسمان کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور کرسی اور پانی کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ کرسی پانی کے اوپر ہے اور اللہ عرش پر مستوی ہے اور وہ تمھارے اعمال جانتا ہے۔

(کتاب التوحید لابن خزیمہ: ۱/۲۴۴ وسندہ حسن، دوسرا نسخہ: ۱/۲۲۲ ح ۱۷۸، تیسرا نسخہ: ص ۱۰۵)

١٩) عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَلَ مِنْ رَمَضَانَ.

سیدنا (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔

---

١٩) سندہ صحیح.

وله شاهد عند مسلم (١١٦٧) وفيه: "عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتكف العشر الأول من رمضان".

فائدہ:

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے، پھر بعد میں درمیانی عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لیلۃ القدر آخری عشرے میں ہے، پس جو تم میں سے اعتکاف کرنا چاہے تو وہ آخری عشرے میں اعتکاف کرے۔ (صحیح مسلم: ١١٦٧)

٢٠) [عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ] عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ وَحِلِّهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے وقت اور احرام کھولتے وقت خوشبو لگائی۔

---

٢٠) صحيح.

أخرجه مالك فى الموطأ (١/ ٣٢٨ ح ٧٣٥) وعنه البخاري (١٥٣٩) ومسلم (١١٨٩) من حديث عبد الرحمٰن بن القاسم به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں حاشیہ میں "مدرج على شيوخ موسى بن عقبة" لکھا ہے۔ نیز حدیث (٢٥) کے تحت مخطوط میں حاشیہ میں لکھا ہے: "إلى هنا مدرج على شيوخ موسى بن عقبة"۔

٢١) [عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَذِنَ لِيْ رَبِّيْ أُحَدِّثُ عَنْ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے میرے رب نے حکم دیا کہ میں عرش اُٹھانے والے (یعنی حملۃ العرش) فرشتوں میں سے ایک فرشتے کے بارے میں بیان کروں، اس (فرشتے) کے کانوں کی لو سے لے کر اُس کے کندھوں تک کا فاصلہ اتنا ہے جتنا کوئی سات سو سال کے برابر مسافت طے کرے۔''

---

٢١) صحيح.

أخرجه أبو داود (٤٧٢٧ وسنده صحيح) من حديث إبراهيم بن طهمان به.

فائدہ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إن الله جل ذكره أذن لي أن أحدث عن ديك قد مرقت رجلاه الأرض، وعنقه منثني تحت العرش))

''اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ ایک مرغ کے بارے میں بیان کروں جس کی ٹانگیں زمین کو چھو رہی ہیں اور جس کی گردن عرش کے نیچے جھکی ہوئی ہے۔''

اور وہ کہتا ہے: ''سبحانك ما أعظمك ربنا''.

''(اے اللہ!) تُو پاک ہے، اور ہمارا رب کتنا زیادہ عظمت والا ہے''۔

پس اُس کو جواب دیا جاتا ہے: ((ما يعلم ذلك من حلف بي كاذبًا)).

''جو کوئی میری جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ نہیں جانتا (کہ میری پکڑ کتنی سخت ہے)''۔

(معجم الاوسط للطبرانی: ٧/ ٢٢٠ ح ٧٣٢٤، العظمہ لابی شیخ الاصبہانی: ٥٢٤، المستدرک للحاکم: ٤/ ٢٩٧ ح ٧٨١٣، وسندہ حسن وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی، وقال عبدالعظیم المنذری: رواه الطبراني بإسناد صحيح، الترغیب: ٢/ ٣٨٩، وقال الذہبی: ''إسناده صالح''، العلو للعلی الغفار: ٢٣٤)

٢٢) [عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ] عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْلَا بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنِ امْرَأَةٌ زَوْجَهَا الدَّهْرَ)).

قَالَ: وَكَانَتْ خَيْبَرُ لِمَنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ لَمْ يُشْرِكْهُمْ فِيْهَا أَحَدٌ إِلَّا نَفَرٌ مِنْ دَوْسٍ أَشْرَكَهُمْ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِإِذْنِ أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ وَكَانَ أَهْلُ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفَ رَجُلٍ وَثَمَانَمِائَةِ رَجُلٍ فَقُسِمَتْ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ جَمَلًا لِكُلِّ قَبِيلَةٍ مِنْهُمْ بَعْدَ مَا أَخْرَجُوا الْخُمُسَ فَعَلَى ذَلِكَ كَانُوْا يَأْخُذُونَ نِصْفَ الثَّمَرِ فِى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُمُسَ خَيْبَرَ أَخْمَاسًا: فَخُمْسَيْنِ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ فِى الْمُهَاجِرِينَ وَخُمْسًا لِأَهْلِ خَيْبَرَ وَخُمْسًا لِأَمِيرِ الْعَامَّةِ قَالَ: فَلَمَّا أَخْرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَهُودَ خَيْبَرَ مِنْهَا قَسَّمَهَا عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا لِكُلِّ سَهْمٍ مِائَةُ رَجُلٍ.

---

٢٢) صحيح.

وله بعض شواهد عند البخاري.(٣٣٩٩، ٣١٥٢) ومسلم (١٤٦٨) وأحمد (٢/ ١٤٩ ح ٦٣٦٨ وسنده صحيح) وغيرهم.

مخطوط میں حاشیہ میں "ورجل يقال له دحية بن خليفة الكلبي ولم يختلف من خيبر أحد من أهل الحديبية" لکھا ہے جس کا ترجمہ ہے: اور ایک آدمی جس کو دِحیہ بن خلیفہ الکلبی کہا جاتا تھا اور حدیبیہ والوں میں سے کوئی خیبر سے پیچھے نہیں رہا۔

فائدہ:

تفصیل کے لیے دیکھئے والد محترم رحمہ اللہ کی عظیم الشان تصنیف "صحیح بخاری کا دفاع" (ص ٢٦٥)

امام ابو موسی الاصبہانی المدینی "ابراهيم بن طهمان عن موسى بن عقبة عن صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة رضي الله عنه" سلسلہ سند کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "هذه نسخة صحيحة صالحة يقع فيها أحاديث حسان". (اللطائف من دقائق: ٢٩٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہوتا (یعنی بدبودار نہ ہوتا) اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کبھی زمانے میں کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور خیبر (میں ملنے والا مال غنیمت) اُنھی کے لیے تھا جو حدیبیہ میں شریک ہوئے تھے۔ اُن کو اس میں کسی نے شریک نہیں کیا سوائے دوس قبیلے کے ایک گروہ نے۔ اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں کی اجازت سے شریک کیا تھا اور حدیبیہ والے ایک ہزار آٹھ سو آدمی تھے۔ تو ان میں سے ہر قبیلے والے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک اونٹ تقسیم کیا گیا۔ اس کے بعد کہ جب اپنوں نے خمس نکالا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اُسی پر وہ آٹھ کا آدھا حصہ (یا آدھا پھل) لیتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا خمس پانچ حصوں میں تقسیم کیا۔ تو دو خمس اللہ کے راستے میں مہاجرین کے لیے ہوتا اور ایک خمس خیبر والوں کے لیے اور ایک خمس عامہ کے امیر کے لیے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خیبر کے یہودیوں کو اُس سے جلاوطن کیا تو انھوں نے اسے اٹھارہ حصوں میں تقسیم کیا، ہر حصہ میں سو آدمی تھے۔

٢٣) [عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ] أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَدَقَةٍ. فَقِيْلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا نَقَمَ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا، قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ (زکوۃ وصول کرنے) کا حکم دیا تو کہا گیا کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما نے زکوۃ روک لی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن جمیل شکر نہیں کرتا کہ کل تک وہ فقیر تھا، پھر اللہ نے اپنے رسول کی دعا کی برکت سے اسے مالدار بنا دیا اور جو خالد ہے بے شک تم خالد پر ظلم کر رہے ہو، کیونکہ یقیناً اُس نے اپنی زرہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقف کر رکھی ہیں اور (جو) عباس (ہیں، وہ تو) رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں اور ان کی زکوۃ مجھ پر ہے اور اتنا ہی ہے اور میری طرف سے مزید دینا ہے۔''

---

٢٣) صحيح.

أخرجه البخاري (١٤٦٨) ومسلم (٩٨٣) من حديث أبى الزناد به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''وأما خالدًا'' ہے جبکہ صحیح ''وأما خالدٌ'' ہے۔

٢٤) [عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ جَدِّهِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ رضي الله عنه يَقُوْلُ فِيْ حَدِيْثٍ يُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ)).

(امام) علقمہ بن وقاص (تابعی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا بلال بن حارث المزنی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بندہ بھلائی کا ایک ایسا کلمہ کہتا ہے کہ وہ اُس کے انجام (مقام) کو نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ اس کلمے کی وجہ سے اس بندے کے لیے قیامت کے دن تک اپنی رضامندی لکھ دیتا ہے اور بے شک بندہ برائی کا ایسا کلمہ کہتا ہے جس کے انجام اور مقام کو وہ نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ اس کے ایک کلمے کی وجہ سے اس کے لیے ملاقات (قیامت) کے دن تک اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔''

---

٢٤) حسن.

أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق (١٠/ ٤١٤) من حديث ابن طهمان وقال: "هذه الأسانيد كلها فيها خلل، والصواب: رواية محمد بن عمرو بن علقمة عن أبيه عن جده عن بلال".

وأخرجه النسائي فى الكبرىٰ (١٠/ ٣٧٩ ح ١١٧٧٣) من حديث إبراهيم بن طهمان به موقوفًا.

وأخرجه الحميدي (٩١٣ وسنده حسن) والترمذي (٢٣٤٦ وسنده حسن) وابن ماجه (٣٩٦٩) والنسائي فى الكبرىٰ (١٠/ ٣٧٩ ح ١١٧٧١ وسنده حسن) من حديث محمد بن عمرو بن علقمة الليثي عن أبيه عن جده به.

٢٥) [عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ] عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَال: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((هَاجَرَ إِبْرَاهِيْمُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيْهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ. فَقِيل: دَخَلَ إِبْرَاهِيْمُ اللَّيْلَةَ بِامْرَأَةٍ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَال: يَا إِبْرَاهِيْمُ! مَنْ هَذِهِ الَّتِي مَعَكَ؟ قَال: هٰذِهِ أُخْتِي. ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا فَقَال: لَا تُكَذِّبِينِي، فَإِنِّي قَدْ أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكِ أُخْتِي، فَوَاللّٰهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ قَال: فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ أَرْسِلْ بِهَا فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَتَوَضَّأُ وَتُصَلِّي تَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلٰى زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ)). قَالَ: ((فَغَطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلَيْهِ)).

قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّهَا قَالَت: إِنَّهُ إِنْ يَمُتْ يُقَلْ: هِيَ قَتَلَتْهُ فَأُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَتَوَضَّأُ وَتُصَلِّي وَتَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِيْ إِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ. قَال: فَغَطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلَيْهِ.

---

٢٥) صحيح.

أخرجه البخاري (٢٢١٧، ٦٩٥٠) من حديث أبي الزناد به باختلاف يسير.

وأخرجه مسلم (٢٣٧١) من حديث أبي هريرة رضي الله عنه به باختلاف يسير.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں حاشیہ میں "عبد الرحمٰن قال" ہے یعنی "فقال [عبد الرحمٰن قال] أبو سلمة"۔

مخطوط میں "وأعطوها جر" لکھا ہے جبکہ صحیح "وأعطوها هاجر" ہے۔

مخطوط میں حاشیہ میں لکھا ہے: "إلى هنا مدرج على شيوخ موسى بن عقبة"۔ نیز دیکھئے اس کتاب کا حاشیہ، حدیث (٢٠)۔

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَال: إِنَّهَا قَالَتِ: اللّٰهُمَّ إِنْ يَمُتْ يُقَلْ: هِيَ قَتَلَتْهُ. قَالَ فَأُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ، فَقَال: وَاللّٰهِ مَاأَرْسَلْتُمْ إِلَيَّ إِلَّا شَيْطَانًا أَرْجِعُوْهَا إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَأَعْطُوْهَا هَاجَرَ. قَالَ: فَرَجَعَتْ إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ فَقَالَتْ: أَشَعَرْتَ أَنَّ اللّٰهَ رَدَّ كَيْدَ الْكَافِرِ وَأَخْدَمَ وَلِيْدَةً.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کے ساتھ (نمرود کے ملک سے) ہجرت کی تو وہ ایک ایسی بستی میں گئے جہاں بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ یا ظالموں میں سے ایک ظالم رہتا تھا۔ (اس بادشاہ سے) کہا گیا کہ آج رات ابراہیم علیہ السلام ایک عورت کے ساتھ داخل ہوئے جو لوگوں میں سے بہت زیادہ حسین ہے۔ تو اس (بادشاہ) نے ابراہیم علیہ السلام کی طرف پیغام بھیجا اور کہا: اے ابراہیم! تیرے ساتھ یہ عورت کون ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: یہ میری (دینی) بہن ہے۔ پھر جب ابراہیم علیہ السلام اُن (سارہ) کے پاس گئے تو فرمایا: تُو میری بات نہ جھٹلانا، میں تمھیں اپنی (دینی) بہن کہہ آیا ہوں۔ اللہ کی قسم! زمین پر میرے اور تیرے علاوہ کوئی مومن نہیں ہے۔'' فرمایا: ''اس بادشاہ نے پیغام بھیجا کہ اُس (سارہ) کو میرے پاس بھیجو، تو اُنھوں نے اسے (بادشاہ کی طرف) بھیج دیا۔ تو وہ بادشاہ اُس سارہ کی طرف (بُرے ارادے سے) کھڑا ہوا۔ تو وہ (سارہ) کھڑی ہوئیں اور وضو کیا اور نماز پڑھنے لگیں اور وہ یہ دعا مانگ رہی تھیں: اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی اور میں نے اپنے شوہر کے سوا اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو تُو مجھ پر ایک کافر کو مسلط نہ فرما۔'' فرمایا: ''اتنے میں وہ بادشاہ تھرایا اور اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا۔'' (راوی) عبدالرحمن (الاعرج) ابو سلمہ بن عبدالرحمن (بن عوف) سے، وہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: بے شک اُس (سارہ) نے فرمایا: اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے، چنانچہ وہ پھر چھوٹ گیا اور ان (سارہ) کی طرف بڑھا، وہ نماز پڑھنے لگیں اور یہ دعا

کرتی جاتی تھیں: اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں اور اپنے شوہر (سیدنا ابراہیم علیہ السلام) کے سوا ہر موقع پر میں نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو تُو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ فرما۔ چنانچہ وہ پھر تھرایا، کانپا اور اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ (راوی) عبدالرحمٰن (الاعرج) ابو سلمہ بن عبدالرحمن (بن عوف) سے، وہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: انھوں (سارہ) نے پھر وہی دعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے۔ اب دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ بھی وہ بادشاہ چھوڑ دیا گیا۔ آخر وہ کہنے لگا کہ تم لوگوں نے میرے پاس ایک شیطان بھیج دیا۔ اسے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس لے جاؤ اور انھیں ہاجر (سیدہ ہاجرہ) بھی دے دو۔ پھر سیدہ سارہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے کہا: دیکھئے! اللہ نے کافر کو کس طرح ذلیل کیا ہے اور ساتھ میں ایک لڑکی بھی دلوا دی۔

٢٦) عَنْ مَطَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ عَلٰى بَعِيْرٍ وَهُوَ بِمِنًى فَأَقْعَصَهُ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأُتِيَ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِذَا كَفَّنْتُمُوهُ فَلَا تُغَطُّوا وَجْهَهُ حَتّٰى يُبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا**)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی منیٰ میں اونٹ پر سوار تھا تو اس (اونٹ) نے اُسے گرا دیا تو وہ محرم (یعنی احرام) کی حالت میں ہی مر گیا۔ اسے اللہ کے رسول ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اُسے کفن دو تو اس کے چہرے کو نہ ڈھانپنا یہاں تک کہ قیامت کے دن یہ تلبیہ پڑھتے ہوئے آئے گا۔''

٢٧) عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

عمرو بن دینار نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

٢٨) عَنْ مَطَرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَحْشِيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

جعفر بن ابی وحشیہ نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

---

٢٦) صحيح.
أخرجه البخاري (١٨٥١) ومسلم (١٢٠٦) من حديث سعيد بن جبير به.

٢٧) سنده حسن.
أخرجه البخاري (١٨٤٩) ومسلم (١٢٠٦) من حديث عمرو بن دينار به.
قلت: مطر بن طهمان وثقه الجمهور وأخطأ من ضعفه.

٢٨) سنده حسن.
أخرجه البخاري (١٢٦٧، ١٨٥١) ومسلم (١٢٠٦) من حديث جعفر بن إياس به.

٢٩) عَنْ مَطَرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً وَإِنَّ عُقْبَةَ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنَّ أُخْتِيْ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً وَإِنَّهَا لَا تُطِيْقُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ أُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک عقبہ کی بہن نے یہ نذر مانی کہ وہ پیدل حج کرے گی تو عقبہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا اور کہا: یقیناً میری بہن نے نذر مانی ہے کہ وہ پیدل حج کرنے گی اور وہ اس کی طاقت بھی نہیں رکھتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ تیری بہن کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے، تو اُسے چاہیے کہ وہ سوار ہو جائے اور ایک اونٹ صدقہ کرے۔''

---

٢٩) سنده حسن.
أخرجه أبو داود (٣٣٠٣) من حديث إبراهيم بن طهمان به.
وأخرجه أحمد (١/ ٢٣٨ ح ٢١٣٤) من حديث عكرمة به.

٣٠) عَنْ مَطَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الَّذِيْ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ: ((لِيَتَصَدَّقَ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنی بیوی کے ساتھ حالت حیض میں مجامعت اختیار کرے: ''اُسے چاہیے کہ وہ ایک دینار یا آدھا دینار اللہ کے راستے میں صدقہ کرے۔''

---

٣٠) سندہ ضعیف.

أخرجه أبو داود (٢٦٤) من حديث شعبة عن الحكم بن عتيبة به.

فائدة: قال أبي رحمہ اللہ في تخريج سنن أبي داود: رواية الإمام شعبة عن المدلسين محمولة على سماعهم فالسند صحيح و لكن شعبة رجع عن رفع هذا الحديث، ولعل الموقوف أرجح. (أنوار الصحيفة طبع سوم: ص ٢٢، ٢٣)

٣١) عَنْ مَطَرٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْجَلَبِ وَالْجَنَبِ وَنَهى عَنِ النَّجَشِ وَاللَّمْسِ فِي الْبَيْعِ وَنَهى أَنْ يَبْتَاعَ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلب اور جنب سے منع فرمایا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع (خرید و فروخت) میں دھوکے (قیمت بڑھانے کے لیے بولی لگانے) سے منع فرمایا ہے اور ہاتھ سے چھونے کی بیع سے بھی منع فرمایا ہے۔ اور اس بات

---

٣١) سندہ صحیح.

أخرجه الطبرانی (١٨/ ٢٤٢ ح ٦٠٦) من حديث إبراهيم بن طهمان به.

قلت: رجاء بن حيوة مات سنة ١١٢هـ وهو من طبقة الثالثة كما فی التقريب (١٩٢٠) روى عن معاوية رضی اللہ عنہ وغيره، ومعاوية بن أبي سفيان رضی اللہ عنہ مات سنة ٦٠ هـ، وعمران بن حصين رضی اللہ عنہ مات ٥٢هـ.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں حاشیہ میں اس حدیث کے آخر میں یہ اضافہ ہے: "أو يخطب على خطبة أخيه"۔

جلب اور جنب کی دو تفسیریں ہیں:

پہلی تفسیر: جلب سے مراد یہ ہے کہ صدقہ وصول کرنے والے عاملین اپنا ٹھکانا کسی جگہ بنالیں، پھر عام لوگوں کو یہ حکم دیں کہ وہ اپنے صدقے کے مواشی اس کے ٹھکانے پر لے آئیں تاکہ وہ ان سے صدقہ وصول کرے۔

اور جنب سے مراد یہ ہے کہ لوگ اپنے مواشی اپنی اصل جگہ سے کہیں دُور لے جائیں تاکہ عامل ان کو ڈھونڈتا پھرے۔

اس کی دوسری تفسیر گھوڑوں کے مسابقے میں ہے جیسا کہ امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ نے موطا میں فرمایا: "أما الجلب، فأن يتخلف الفرس في التسابق، فيحرك وراءه الشيء يستحث به، فيسبق، فهذا الجلب"۔

اور جنب کی یوں تعریف کی: "وأما الجنب، فإنه يجنب مع الفرس الذي يسابق به فرسا، حتى إذا دنا تحول راكبه على الفرس المجنوب وأخذ السبق"۔

(موطا امام مالک روایۃ الزہری: ١/٣٥٠ ح ٩٠٤)

نیز دیکھئے معالم السنن للخطابی (٢/ ٤٠) وغیرہ۔

سے بھی منع فرمایاہے کہ کوئی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے۔

فائدہ:

نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: ((لا جلب ولا جنب)) کوئی جلب نہیں، کوئی جنب نہیں۔
(مسند احمد: ۲/۱۸۰، ۲۱۶ وسندہ حسن)

اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے "بیع الملامسہ" سے منع فرمایا۔ (صحیح بخاری: ۲۱۴۶، صحیح مسلم: ۱۵۱۱)
ملامسہ اس سودے (بیع) کو کہتے ہیں کہ آدمی ایک کپڑے کو چھو کر خرید لے اور اسے کھول کر نہ دیکھے۔ اسی طرح اندھیرے میں اور دیکھے بغیر صرف ہاتھ لگا کر خریدے ہوئے سودے کو ملامسہ کہتے ہیں۔ چونکہ اس سودے میں ایک فریق کے نقصان کا اندیشہ ہے اسی لئے یہ جائز نہیں ہے۔

اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ((لا يبيع الرجل على بيع أخيه، ولا يخطب على خطبة أخيه)) کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع (سودے) پر بیع (سودا) نہ کرے، نہ ہی اپنے بھائی کے خطبہ پر خطبہ کرے۔ (صحيح مسلم: ١٤١٢)

خطبہ سے مراد شادی کے لیے پیغام بھیجنا ہے جسے عرف عام میں منگنی کہا جاتا ہے، خطبہ تب منع ہے جب ایک مسلمان کی بات پکی ہو چکی ہو، اگر ایسی صورت نہیں ہے تو پھر پیغام بھیجا جا سکتا ہے جیسا کہ صحیح مسلم (۱۴۸۰) اور موطا (روایۃ ابن القاسم: ۹۷) سے ظاہر ہے۔

٣٢) عَنْ مَطَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَدِينَةِ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب لوگ مدینے سے نکلیں گے لیکن مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ یہ بات جان لیں۔''

٣٣) عَنْ مَطَرٍ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: ((إِنَّ مَجَامِرَهُمُ اللُّؤْلُؤُ وَأَمْشَاطَهُمُ الذَّهَبُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''بے شک ان (اہل جنت) کی خوشبو موتیے کی ہوگی اور اُن کی کنگیاں سونے کی ہوں گیں۔''

---

٣٢) سنده حسن.

أخرجه أحمد (٢/ ٤٠٣ ح ٩٢٣٧) من حديث محمد بن زياد باختلاف يسير.

قلت: مطر بن طهمان وثقه الجمهور وأخطأ من ضعفه.

وله بعض طرق عند البخاري (١٨٧٥) ومسلم (١٣٨٨) ولفظهما: ((**والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون**)) کاش! انھیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لیے بہتر تھا۔

٣٣) سنده حسن.

أخرجه أبو بكر الشافعي في الغيلانيات (٧٣٢) وابن مسلمة في المشيخة البغدادية (٧) وابن عساكر في تاريخ دمشق (٥/ ٤٠٤) من حديث إبراهيم ابن طهمان عن مطر عن العلاء بن زياد به. وانظر الحديث الآتي (٣٤)

قلت: أبو رافع نفيع بن رافع الصائغ المدني: ثقة.

فائدہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((**وملاطها المسك الأذفر، وحصباؤها اللؤلؤ والزبرجد والياقوت**)) انھیں ملانے والا مسالا انتہائی تیز خوشبودار ہے، اس کی کنکریاں موتیوں، زمرد اور یاقوت کی ہیں۔

(مسند الحمیدی: ١١٥٩، وسندہ حسن)

٣٤) عَنْ مَطَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((حَائِطُ الْجَنَّةِ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کی دیوار میں ایک اینٹ چاندی اور ایک اینٹ سونے کی ہو گی۔''

---

٣٤) سنده حسن.

أخرجه أبو بكر الشافعي فى الغيلانيات (٧٣٢) وابن مسلمة فى المشيخة البغدادية (٧) وابن عساكر في تاريخ دمشق (٥/ ٤٠٤) من حديث إبراهيم ابن طهمان به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں پہلے ''ولبنة'' کے اوپر ''مؤخر'' اور دوسرے ''لبنة'' کے اوپر ''مقدم'' لکھا ہے۔

فائدہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((بناء الجنة لبنة من ذهب، ولبنة من فضة))

''جنت کی عمارتیں اس طرح بنی ہوئی ہیں کہ ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے۔''

(مسند الحمیدی: ۱۱۹۵، وسندہ حسن)

٣٥) عَنْ مَطَرٍ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّهُ لِيُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ الْحُلَلِ وَإِنَّ عَلَيْهَا سَبْعِينَ حُلَّةً)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اس (جنت کی حور) کی پنڈلی کا گودا پردوں کے پیچھے سے بھی نظر آئے گا اور بے شک اُس کی پنڈلی پر ستر پردے ہوں گے۔''

٣٦) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: رُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فِيْ صَدْرِهِ - أَوْ قَالَ - فِيْ حَلْقِهِ فَأُدْرِجَ فِي ثِيَابِهِ - كَمَا هُوَ [قَالَ] - وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ایک آدمی کو سینے میں تیر مارا گیا۔ یا فرمایا: اُس (آدمی) کے حلق میں تیر مارا گیا (تو وہ مر گیا) تو اُسے اُسی طرح (بطور کفن) اُس کے کپڑوں میں لپیٹ دیا گیا اور فرمایا: اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

---

٣٥) سندہ حسن.
أخرجه أبو الشيخ الأصبهاني في طبقات المحدثين بأصبهان (٤/ ٤٠ ح ٨١٠) من حديث إبراهيم بن طهمان به.
قلت: مطر بن طهمان وثقه الجمهور وأخطأ من ضعفه.
وأبو رافع نفيع بن رافع الصائغ المدني: ثقة.

٣٦) سندہ ضعیف.
أخرجه أبو داود (٣١٣٣) وأحمد (٣/ ٣٦٧ ح ١٤٩٥٢) من حديث إبراهيم بن طهمان به.
قلت: أبو الزبير مدلس ولم يصرح بالسماع.

مخطوط سے موازنہ:
مخطوط میں حاشیہ میں ''فمات'' کا اضافہ ہے۔

٣٧) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: أَفَاءَ اللّٰهُ خَيْبَرَ عَلٰى رَسُوْلِهِ فَأَقَرَّهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا كَانُوْا، وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، فَبَعَثَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ رضي الله عنه، فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ! أَنْتُمْ أَبْغَضُ الْخَلْقِ إِلَيَّ، قَتَلْتُمْ أَنْبِيَاءَ اللّٰهِ، وَكَذَبْتُمْ عَلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ يَحْمِلُنِي بُغْضِي إِيَّاكُمْ عَلٰى أَنْ أَحِيْفَ عَلَيْكُمْ، قَدْ خَرَصْتُ عِشْرِيْنَ أَلْفَ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ، فَإِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ، وَإِنْ شِئْتُمْ فَلِيَ. فَقَالُوْا: بِهٰذَا قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ، قَدْ أَخَذْنَاهَا، فَاخْرُجُوْا عَنَّا.

قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه إِنَّمَا أَخْرَجَهُمْ مِنْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا نُعَزُّ وَفِي جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ مَنْ لَيْسَ مِنَّا)). أَوْ قَالَ: ((مَنْ لَيْسَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے خیبر اپنے رسول ﷺ کو بطورِ مال فئے کے عنایت فرمایا تو آپ ﷺ نے اُن (یہودیوں) کو اُسی طرح (خیبر میں) برقرار رکھا جیسے وہ پہلے تھے۔ اور اس کو اپنے اور اُن (یہودیوں) کے درمیان تقسیم کیا تو رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو اُس نے ان پر خیبر کے لگان کا اندازہ لگایا پھر فرمایا: ''اے یہودیو! تم مجھے مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہو، تم نے اللہ کے انبیاء کو قتل کیا اور تم نے اللہ پر جھوٹ بولا، (لیکن) میرا تمھارے ساتھ بغض مجھے تم پر ظلم کرنے پر نہیں اُبھارتا۔ یقیناً میں

---

٣٧) سنده ضعيف.

أخرجه أحمد (٣/ ٣٦٧ ح ١٤٩٥٣) وأبو داود (٣٤١٤) والطحاوي في شرح معاني الآثار (ح٣٠٩٥) والدارقطني (٢/ ١٣٣ ح ٢٠٣١، نسخة أخرىٰ: ٢٠٥٠) والبيهقي (السنن الكبرىٰ: ٤/ ٢٠٧ ح ٧٤٣٩، نسخة أخرىٰ: ٤/ ١٢٣، الخلافيات: ٤/ ٣٤٨ ح ٣٢٧٢) من حديث إبراهيم بن طهمان به.

قلت: أبو الزبير مدلس ولم يصرح بالسماع في هذا اللفظ.

نے کھجور میں بیس ہزار وسق کا اندازہ لگایا ہے تو اگر تم چاہتے ہو تو یہ تمھارا ہے اور اگر تم چاہو تو میرا ہے۔ تو اُن (یہودیوں) نے کہا: اسی (انصاف) کی وجہ سے تو آسمان وزمین قائم ہیں۔ یقیناً ہم نے اسے لے لیا تو آپ یہ حصہ ہم سے نکال لیں۔"

ابوالزبیر (تابعی) رحمہ اللہ کہتے ہیں: بلاشبہ اس کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انھیں نکال دیا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: "ہم اس وقت تک ٹھاک بھاٹ سے نہیں رہ سکتے جب تک جزیرۃ العرب میں ہمارے سوا باقی لوگ جلاوطن نہ کر دیے جائیں۔" یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے تھے: "ان لوگوں کو جلاوطن نہ کر دیا جائے جو مسلمان نہیں۔"

=

فائدہ:

سیدنا جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "خرصها ابن رواحة أربعين ألف وسق، وزعم أن اليهود لما خيرهم ابن رواحة أخذوا الثمر وعليهم عشرون ألف وسق" سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار وسق کا اندازہ لگایا، پھر جب یہودیوں کو اختیار دیا تو اُنھوں نے پھل لے لیا اور ان کے ذمے (مسلمانوں کا) بیس ہزار وسق آگیا۔ (سنن ابی داود: ۳۴۱۵، وسندہ صحیح)

تنبیہ: ابوالزبیر محمد بن مسلم بن تدرس رحمہ اللہ (ثقہ مدلس، متوفی ۱۲۸ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "أراه عاش تسعين سنة فصاعدًا" (تاریخ الاسلام: ۸/۲۵۲)، جبکہ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ۲۳ھ کو شہید ہوئے، لہٰذا محمد بن مسلم بن تدرس کا سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے لقاء ممکن نہیں ہے۔ تاہم صحیح مسلم کی حدیث (۱۷۶۷) میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لأخرجن اليهود والنصارىٰ من جزيرة العرب، حتى لا أدع إلا مسلمًا)) میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا حتی کہ میں اس میں صرف مسلمانوں ہی کو رہنے دوں گا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کے اپنے دورِ خلافت میں تیماء اور اریحاء کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔

(صحیح بخاری: ۳۱۵۲، صحیح مسلم: ۱۵۵۱)

٣٨) عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاعَدْوَی وَلَا طَیَرَةَ وَلَا شُؤْمَ فَإِنْ یَکُنْ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الرَّبْعِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ کوئی بیماری متعدی ہوتی ہے، نہ کوئی نحوست ہے، نہ کوئی بد شگونی ہے۔ اگر یہ کسی چیز میں ہوتی تو گھر میں، گھوڑے اور عورت میں ہوتی۔''

---

٣٨) صحيح.

أخرجه الطحاوي في شرح مشكل الآثار (٢/ ٢٥٢ ح ٧٨٣) من حديث إبراهيم بن طهمان به مختصرًا. وأخرجه مسلم (٢٢٢٢ و ٢٢٢٧) وأحمد (٢/ ٣٣٣ ح ١٤٥٧٤ وسنده صحيح) من حديث أبى الزبير به.

وله بعض شواهد عند الروياني في مسنده (٩٣٢ وسنده صحيح) والمتفق والمفترق للخطيب (٢/ ٨٢٦ وسنده صحيح) من حديث حكيم بن معاوية النميري رضی اللہ عنہ به، وانظر سنن ابن ماجه (١٩٩٣) والترمذي (٢٨٢٤/ ٢) وغيرهما.

٣٩) عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ جَابِرٌ رضی اللہ عنہ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((لَا عَدْوَی وَمَنْ أَعْدَی الْأَوَّلَ وَلَا صَفَرَ وَلَا غُولَ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی ہے اور پہلے (مریض) کو کس نے بیماری لگائی؟ اور نہ صفر کا مہینہ (منحوس) ہے اور نہ کوئی بھوت پریت ہے۔'' (بعض دیہاتی علاقوں میں اسے شرل یا شڑل کہا جاتا ہے)

---

٣٩) سندہ صحیح.

أخرجه مسلم (٢٢٢٢) من حديث أبی الزبير به.

قلت: أبو الزبير صرح بالسماع عند مسلم.

دینِ اسلام میں بدشگونی اور نحوست کا کوئی تصور نہیں ہے۔ بعض ناسمجھ اور جاہل لوگوں کی مت ماری ہوئی ہے جو اپنے دل و دماغ میں بدشگونیوں اور نحوست کے جال بچھائے بیٹھے ہیں۔ توہمات کی دنیا میں رہنے والے کبھی یہ سمجھتے ہیں کہ آج فلاں منحوس آدمی ہمارے سامنے آگیا تھا لہٰذا آج کا دن بہت خراب رہے گا، کبھی یہ کہتے ہیں کہ اگر منگل یا بدھ کے دن کوئی سفر یا کام شروع کیا تو بہت نقصان ہوگا۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ صفر کے مہینے میں بڑی نحوست اور ''تیرہ تیزی'' ہوتی ہے جس کی وجہ سے چیزیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ بعض یہ سمجھتے ہیں کہ دو عیدوں کے درمیان شادی کرنا غلط ہے۔ ان وہمی لوگوں کی یہ ساری باتیں فضول ہیں اور قرآن و حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہیں۔ (دیکھئے تحقیقی و علمی مقالات: ٢/٤٨)

٤٠) عَنْ أَبِى الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَرِيْقُهُ مَعَ رِيقِيْ، دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ رضي الله عنهما وَفِيْ يَدَيْهِ سِوَاكٌ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُعْجِبُهُ أَنْ يَسْتَاكَ فَأَخَذْتُهُ فَطَيَّبْتُهُ ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَيْهِ فَاسْتَنَّ بِهِ فَمَا رَأَيْتُ مُسْتَنًّا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ. قَالَتْ: ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُنَاوِلَنِيْ فَلَمْ تَقُمْ يَدَهُ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ أَخَذْتُهُ مِنْ يَدِهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں فوت ہوئے اور میری باری کے دن فوت ہوئے اور میرے سینے اور گردن کے درمیان فوت ہوئے اور (اس دن) آپ ﷺ کا لعاب مبارک میرے لعاب کے ساتھ تھا، وہ ایسے کہ سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما اس حال میں ہمارے گھر میں داخل ہوئے اُن کے ہاتھوں میں مسواک تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کی طرف دیکھا تو میں جان گئی کہ رسول اللہ ﷺ مسواک کرنا چاہتے ہیں تو میں نے وہ (مسواک) لی اور اُسے چبا کر نرم کیا پھر میں نے وہ (مسواک) آپ ﷺ کو دے دی تو آپ ﷺ نے اُسے استعمال کیا، میں نے آپ ﷺ سے زیادہ اچھی مسواک کرتے ہوئے کبھی کسی کو نہیں دیکھا۔ اور فرمایا: پھر آپ ﷺ نے مجھے (مسواک) پکڑانے کا ارادہ کیا

---

٤٠) صحيح.

أخرجه أبو الشيخ الأصبهاني في جزء ما رواه أبو الزبير عن غير جابر (١٢٠) من حديث إبراهيم بن طهمان به.

قلت: أبو الزبير تابعه أيوب السختياني (ثقة ثبت) عند أحمد (٦/ ٤٨ ح ٢٤٢١٦ وسنده صحيح) ورواه البخاري (٣١٠٠، ٤٤٤٩، ٤٤٥١) نحو المعنى.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں "فلم تقم يده" ہے لیکن مطبوعہ کتاب کے محقق لفظ "تقم" کا تعین نہ کر پائے اور اسے "تقدر" کر دیا۔ یہی روایت امام ابو الشیخ الاصبہانی رحمہ اللہ کی کتاب "جزء ما رواه أبو الزبير عن غير جابر" میں امام ابراہیم بن طہمان رحمہ اللہ کی سند سے موجود ہے اور وہاں "تقم يده" ہے۔

لیکن آپ ﷺ اپنے ہاتھ مبارک نہ اٹھا پائے، تو جب میں نے یہ دیکھا تو میں نے مسواک کو اُن کے ہاتھوں سے لے لیا۔

٤١) عَنْ أَبِی الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: [...] رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرَّبَ نِسَائَهُ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ الزِّحَامِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو مزدلفہ کی رات (یعنی ۹ ذوالحجہ کو، جس کی صبح عید الاضحیٰ ہوتی ہے) ہی بھیج دیا تاکہ لوگوں کے زحام (بھیڑ/رش) سے بچ جائیں۔''

---

٤١) سندہ ضعیف.

أخرجه أبو يعلى الموصلي (٤/ ٤٦٥ ح ٢٥٩٦) وابن الأعرابي (٢/ ٦١٢ ح ١٢٠٨) والطبراني (١١/ ١٣٦ ح١١٢٧٩) والخطيب في تاريخ بغداد (١٠/ ٢٥٨ رقم: ٥٣٧٤) من حديث إبراهيم بن طهمان به بلفظ: "إن النبي ﷺ سرب نساءه ليلة جمع قبل الزحام".

قلت: أبو الزبير مدلس ولم يصرح بالسماع، وانظر المراسيل لابن أبي حاتم الرازي (٧٠٨، ٧١٠).

فائدہ:

کمزور لوگوں اور عورتوں کے لئے آدھی رات کے بعد مزدلفہ سے منیٰ کی طرف جانا جائز ہے۔ بہتر یہ ہے کہ وہ آدھی رات کے بعد روانہ ہوں۔ (دیکھئے حاجی کے شب و روز: ص ۵۴)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''استأذنت سودة النبي ﷺ ليلة جمع، وكانت ثقيلة ثبطة، فأذن لها'' سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے مزدلفہ کی رات اجازت طلب کی اور وہ بھاری جسم والی تھیں، تو آپ ﷺ نے انھیں اجازت دے دی۔ (صحیح بخاری: ۱۶۸۰)

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''رسول اللہ ﷺ سرب نساءہ'' ہے جبکہ دائیں طرف حاشیہ میں ''مقدم'' لکھا ہے، مطبوعہ کتاب کے محقق نے اسی کو بنیاد بنا کر ''سرب رسول اللہ ﷺ نساءہ'' کیا ہے۔ نیز مخطوط میں ''عن ابن عباس قال'' کے بعد والا لفظ واضح نہیں ہے۔

٤٢) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيْ لَيْلَى الْحَارِثِيِّ عَنِ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

((مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ وَلَا كَانَتْ خِلَافَةٌ قَطُّ إِلَّا تَبِعَهَا مُلْكٌ وَلَا كَانَتْ صَدَقَةٌ قَطُّ إِلَّا صَارَتْ مَكْسًا)).

سیدنا عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی نبوت ایسی نہیں ہوتی کہ اس کے پیچھے خلافت نہ آئی ہو اور نہ ہی کوئی خلافت ایسی رہی کہ اس کے

---

٤٢) سندہ ضعیف.

أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق (٣٤/ ٤٢١) من حديث ابن طهمان به. وأخرجه ابن شاهين وابن مندة من طرق عن عباد بن إسحاق كما قال الحافظ ابن حجر العسقلاني في الإصابة (٤/ ٢٦٥)

قلت: عبد الملك بن عبد الله بن أسيد أو ابن أبي أسيد: وثقه ابن حبان وحده فيما أعلم (الثقات: ٧/ ١٠٥، ١٠٦) وعبد الله بن ميسرة الحارثي، أبو ليلى. قال الهيثمي فيه: "وهو ضعيف عند الجمهور" (مجمع الزوائد: ٥/ ٢١٣) وقال: "وضعفه الجمهور" (مجمع الزوائد: ٨/ ٢٨٠)

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''عبد الملك بن عبد الله بن أسعد'' ہے جن کا ترجمہ التاریخ الکبیر للبخاری (۴۲۱/۵) اور الجرح والتعدیل (۳۵۴/۵) میں موجود ہے۔ ان کتب میں ''ابن أسيد'' لکھا ہے۔
مخطوط میں ''صدقة قط'' ہے لیکن مطبوعہ کتاب میں لفظ ''قط'' رہ گیا ہے۔

فائدہ:

درج ذیل حدیثیں اس روایت سے بے نیاز کرتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إنكم في نبوة ورحمة، وستكون خلافة ورحمة، ثم يكون كذا وكذا، ثم يكون ملكا عضوضاً، يشربون الخمور، ويلبسون الحرير، وفي ذلك ينصرون إلى أن تقوم الساعة)).

بعد بادشاہت نہ آئی ہو، اور نہ ہی کوئی صدقہ ایسا ہوا ہے کہ اس نے مال نہ بڑھایا ہو۔"

=

بے شک تم نبوت ورحمت میں ہو، پھر عنقریب خلافت ورحمت ہوگی، پھر ایسے ایسے ہوگا، پھر کاٹ دینے والی بادشاہت ہوگی، (لوگ) شراب پئیں گے اور ریشم پہنیں گے، وہ مدد دیئے جائیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی: ۷/۳۰۱ح ۶۵۷۷، نسخہ اخریٰ: ۶۵۸۱، قال ابی رحمہ اللہ: سندہ حسن)

یہ امام ابو بکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ کی (کتاب سے) روایت ہے، مثلاً دیکھئے عبدالحق الاشبیلی رحمہ اللہ کی کتاب الاحکام الکبریٰ (۴/۵۴۴) اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی کتاب المطالب العالیہ (۱۷/۵۵۹ح ۴۳۳۷) اور بوصیری رحمہ اللہ کی کتاب اتحاف الخیرۃ المہرۃ (۵/۲۰ح ۴۱۶۴)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((ما نقصت صدقة من مال)) صدقہ مال سے کوئی کمی نہیں کرتا۔
(صحیح مسلم: ۲۵۸۸)

٤٣) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ يَثْرِبَ مَرَّةً فَلْيَقُلْ: الْمَدِينَةَ عَشْرَ مَرَّاتٍ)).

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو ایک مرتبہ مدینہ کو یثرب کہہ دے تو اُسے چاہیے کہ دس مرتبہ مدینہ کہے۔“

---

٤٣) سنده ضعيف.

أخرجه العقيلي فى الضعفاء الكبير (٣/ ١٩٨ رقم: ١١٩٧) من حديث إبراهيم بن طهمان به. وانظر التمهيد لابن عبد البر (٢٠/ ٨١).

قلت: وأخرجه البخارى معلقًا وقال: "ولا يتابع عليه" (التاريخ الكبير: ٦/ ٢١٧ رقم: ٢٢١١) وقال: "عثمان بن حفص بن خلدة الزرقى المدينى روى [عنه] عباد بن إسحاق، في إسناده نظر" (الضعفاء الكبير للعقيلي: ٣/ ١٩٨ رقم: ١١٩٧ وسنده صحيح). وقال ابن عدى: "لا يتابع في حديثه" (الكامل: ٦/ ٢٩٨ رقم: ١٣٣٢).

وله شاهد ضعيف عند أحمد (٤/ ٢٨٥ ح ١٨٥١٩) ولفظه: "من سمى المدينة يثرب، فليستغفر الله عز وجل، هي طابة هي طابة"، فيه يزيد بن أبي زياد: ضعيف مدلس، ضعفه الجمهور.

٤٤) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ سَعْدٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَوْقَ صَوْتِهِ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَ عُمَرَ تَبَادَرْنَ الْحُجُبَ أَوِ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ رضي الله عنه وَرَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ. فَقَالَ: أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مِمَّا تَضْحَكُ؟ فَقَالَ: ((عَجِبْتُ لِهَؤُلَاءِ يَسْأَلْنَنِي وَيَسْتَكْثِرْنَنِي عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَوْقَ صَوْتِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ)). فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ! أَتَهَبْنَنِي وَتَجْتَرِئْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقُلْنَ: نَعَمْ! أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَهْ)). ثُمَّ قَالَ: ((إِنْ يَفْعَلْنَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَمْ يَسْمَعْ صَوْتَكَ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَهُ)).

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی اور آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں، وہ آپ ﷺ سے اپنے نان نفقے کا سوال کر رہی تھیں اور آپ سے اضافے کا مطالبہ کر رہی تھیں اور ان کی آوازیں رسول اللہ ﷺ کی آواز سے بلند ہو رہی تھیں تو جب اُنھوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو وہ جلدی سے ایک پردے یا بہت سے پردوں کے پیچھے چھپ گئیں۔ سو عمر رضی اللہ عنہ اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ ﷺ ہنس رہے تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ آپ کو مسکراتا

---

٤٤) سنده حسن.

أخرجه البخاري (٣٢٩٤، ٣٦٨٣، ٦٠٨٥) ومسلم (٢٣٩٦) من حديث ابن شهاب الزهري به.

قلت: ابن شهاب الزهري صرح بالسماع عند البخاري ومسلم.

رکھے، اے اللہ کے رسول! آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے۔ یہ مجھ سے سوال کر رہی تھیں اور زیادہ نان نفقے کا مطالبہ کر رہی تھیں، ان کی آوازیں میری آواز سے بلند ہو رہی تھیں، جب انھوں نے تمھاری آواز سنی تو جلدی سے پردوں کے پیچھے چھپ گئیں''۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اپنی جان کی دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈر گئیں اور رسول اللہ ﷺ پر جرأت دکھا رہی تھیں۔ تو انھوں نے کہا: جی ہاں! آپ بہت زیادہ سخت مزاج اور رعب والے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اے عمر) چھوڑ دو۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ان (عورتوں) نے پھر ایسا کیا تو (دیکھا جائے گا)، بے شک شیطان کسی راستے پر چلتے ہوئے تیری آواز سن لے تو دوسرے راستے پر چلا جاتا ہے۔''

٤٥) عَنْ يَحْيَى التَّيْمِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِى الْجَعْدِ أَنَّهُ قَالَ: أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما رَجُلٌ بَعْدَ مَا كُفَّ بَصَرُهُ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ! مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا؟ قَالَ: جَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا أَبَدًا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا اَلِيْمًا. قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى؟ قَالَ: وَأَنَّى لَهُ ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ الْهُدَى وَالَّذِيْ نَفْسُ عَبْدِ اللّٰهِ بِيَدِهِ! لَقَدْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صلى الله عليه وسلم

٤٥) صحيح.

أخرجه أحمد (١/ ٢٤٠ ح ٢١٤٢، ١/ ٢٩٤ ح ٢٦٨٣) وابن أبي شيبة (/ ٤٣٣ ح ٢٧٧٣١) وابن جرير الطبري في تفسيره (٧/ ٣٤٢) والضياء المقدسي فى المختارة (١٠/ ٤٧ ح ٤١، ٤٢) من حديث يحيي الجابر به.

وأخرجه الحميدي في مسنده (٤٨٨) والواحدي في تفسيره الوسيط (٢٤٢ وسنده صحيح) من حديث عمار الدهني عن سالم بن أبي الجعد به.

قلت: يحيى الجابر هو يحيى بن عبد الله أبو الحارث التيمي: ضعفه ابن معين وأبو حاتم الرازي والنسائي والعجلي والدارقطني وابن حبان والعقيلي والجوزجاني والبيهقي وابن حجر العسقلاني والجمهور وقال الذهبي: "ضعفه النسائي وجماعة" (المغنى فى الضعفاء: ٧٠٠١) وقال الهيثمى: "وهو ضعيف عند الجمهور" (مجمع الزوائد: ٥/ ٦٣ ح ٨١٤٣) وقال: "وقد ضعفه الجمهور" (مجمع الزوائد: ٥/ ٦٦ ح ٨١٥٧) وقال البوصيرى: "لاتفاقهم على ضعف يحيى بن عبيدالله" (مصباح الزجاجة: ٢/ ٥٢ ح ٥٩)

لكن لم يتفرد، بل تابعه عمار الدهني عند الحميدي (٤٨٨) والواحدي (٢٤٢) وغيرهما، وطريق الواحدي سنده صحيح، وهو بها صحيح.

وله شواهد عند البخاري (٤٥٩٠) ومسلم (٣٠٢٣) (٢٩/دسمبر٢٠٢٥ء بروز سوموار)

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں "عذابًا أليمًا" ہے جبکہ بائیں جانب حاشیہ میں "عظیمًا" لکھا ہے۔

مخطوط میں "نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم یقول" میں لفظ "یقول" دائیں جانب حاشیہ میں لکھا ہے۔

نیز "لقد نزلت هذه الآية" سے پہلے مخطوط میں "والذي نفسي بيده" ہے جبکہ اس لائن کے اوپر حاشیہ میں "عبد اللہ" لکھا ہے۔

يَقُوْلُ: ((ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ قَاتِلَ الْمُؤْمِنِ مُتَعَمِّدًا يَجِئُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَعَلِّقًا رَأْسُهُ بِيَمِيْنِهِ أَوْ بِشِمَالِهِ قَدْ لَزِمَ قَاتِلَهُ بِيَدِهِ الْأُخْرَى تَشْخُبُ أَوْدَاجُهُ دَمًا فِيْ قِبَلِ عَرْشِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ: رَبِّ! سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ؟)) وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! لَقَدْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَا نَسَخَتْهَا مِنْ آيَةٍ حَتّٰى قُبِضَ نَبِيُّكُمْ ﷺ فَمَا نَزَلَ بَعْدَهُ مِنْ بُرْهَانٍ.

سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ نے فرمایا: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی اس وقت آیا جب کہ اس کی نظر ختم ہو گئی تھی، تو اس نے کہا: اے عبداللہ! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے کہ جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس کا بدلہ جہنم ہے۔ وہ (قاتل) اس میں ہمیشہ رہے گا اور اللہ اُس پر غصہ ہوا اور اللہ کی اس پر لعنت ہوئی۔ اور اللہ نے اِس عمل پر اُس کے لیے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔ تو اُس شخص نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے، اگر وہ توبہ کر لے اور نیک عمل کرے پھر وہ ہدایت یافتہ ہو جائے؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اپنی جان گم پائے اُسے کیسے ہدایت مل سکتی ہے۔ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں عبداللہ کی جان ہے! تحقیق میں نے تمھارے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اُس کی جان اُسے گم پائے اُس نے ایک مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا ہے۔ وہ (مقتول) قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اُس نے اپنا سر دائیں یا بائیں ہاتھ مضبوطی سے پکڑا ہو گا اور اُس نے اپنے قاتل کو اپنے دوسرے ہاتھ کے ساتھ پکڑا ہو گا۔ اور اس کی رگیں خون بہا رہی ہوں گیں اور رحمن کے عرش کے سامنے آکر کہے گا: اے میرے رب! اس سے پوچھ اس نے مجھے کیوں قتل کیا ہے؟'' اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں عبداللہ کی جان ہے! تحقیق یہ آیت (﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ﴾ النساء: ۹۳) نازل ہوئی۔ تو اس کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا تو اس

کے بعد کوئی دلیل بھی نازل نہیں ہوئی۔

فائدہ:

درج ذیل حدیثیں درج بالا روایت سے کفایت کرتی ہیں:

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فلاں شخص نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((يجيء المقتول بقاتله يوم القيامة فيقول: سل هذا فيم قتلني. فيقول: قتلته على ملك فلان))

''روز قیامت مقتول اپنے قاتل کو لے کر آئے گا اور وہ کہے گا: (اے میرے رب!) اس سے پوچھیں کہ اس نے مجھے قتل کیوں کیا؟ تو وہ کہے گا: میں نے اسے فلاں کی حکومت کی خاطر قتل کیا تھا۔''

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے بچو۔

(السنن الصغریٰ للنسائی: ۴۰۰۳ وسندہ صحیح، فلان لعلۃ صحابی بدلیل روایۃ جندب الصحابی عنہ)

امام سعید بن جبیر (تابعی رحمہ اللہ) نے فرمایا: ''اختلف فيها أهل الكوفة، فرحلت فيها إلى ابن عباس فسألته عنها، فقال: نزلت هذه الآية: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ هي آخر ما نزل، وما نسخها شيء'' کوفہ کے علماء کا اس آیت کے بارے میں اختلاف ہوا تو میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سفر کیا اور اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: یہ اس باب کی آخری آیت ہے جو نازل ہوئی اور اسے کسی چیز نے منسوخ نہیں کیا۔

(صحیح بخاری: ۴۵۹۰ واللفظ لہ، صحیح مسلم: ۳۰۲۳)

٤٦) عَنْ نَصْرٍ أَبِيْ جُزَيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِنَّ لِلّٰهِ ضَنَائِنَ مِنْ عِبَادِهِ يَضِنُّ بِهِمْ مِنَ الْقَتْلِ وَالْأَمْرَاضِ يُعَيِّشُهُمْ فِيْ عَافِيَةٍ وَيُمِيْتُهُمْ فِيْ عَافِيَةٍ)).

سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ کے لیے اپنے بندوں میں سے کئی خصوصیات ہیں، وہ ان کے ساتھ قتل اور بیماریاں خاص کرتا ہے، وہ ان کو زندگی میں بھی عافیت دیتا ہے اور موت میں بھی عافیت دے دیتا ہے۔''

---

٤٦) سندہ موضوع.

نصر بن طريف أبو جزى القصاب: قال يحيى بن معين: "ومن المعروفين بالكذب وبوضع الحديث أبو جزى نصر بن طريف" (الكامل لابن عدي: ٨/ ٢٧٥ وسنده صحيح) وجرحه أحمد بن حنبل والبخارى والنسائى وغيرهم، وقال ابن عدى: "وقد أجمعوا على ضعفه" (الكامل: ٨/ ٢٨٢)

وفيه علة أخرى، وللحديث شواهد كلها ضعيفة.

٤٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

قَالَ: فَبَلَغَنِيْ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ — يَقُوْلُ نَافِعٌ — أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَتْ بِذَلِكَ ذَكَرَتِ النِّسَاءَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَتَّخِذْنَ ذِيُولَهُنَّ شِبْرًا)). قَالَتْ: إِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((فَذِرَاعٌ لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنا کپڑا تکبر کرتے ہوئے لٹکایا قیامت کے دن اللہ اُسے (رحمت کی) نظر سے نہیں دیکھے گا۔''

نافع (تابعی) رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ پس مجھے پتا چلا کہ بے شک نبی ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے

---

٤٧) صحيح.

عبد الله بن عمر العمري: وثقه ابن معين في روايته عن نافع، وتابعه جويرة بن أسماء عند أبي يعلى الموصلي في مسنده (٥٨٢٥ وسنده صحيح).

الجزء الأول: أخرجه مسلم (٢٠٨٥) من حديث نافع به.

قلت: ورواية أم سلمة رضی اللہ عنہا بلفظ ((فَذِرَاعٌ لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ)) أخرجه أحمد (٦/ ٣١٥ ح ٢٦٦٨١) من طريق عبيد الله عن نافع عن سليمان بن يسار عن أم سلمة رضی اللہ عنہا به وسنده صحيح.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''قال: فبلغني أن أم سلمة يقول نافع أن أم سلمة زوج النبي ﷺ'' ہے۔

فائدہ:

رسول اللہ ﷺ نے ابو جُرَی جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((وإياك و اسبال الإزار فإنها من المخيلة و إن الله لا يحب المخيلة))

ازار لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر سے ہے اور اللہ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔

(سنن ابی داود: ۴۰۸۴ وسندہ صحیح)

جب یہ حدیث سنی تو انھوں نے عورتوں کا ذکر کیا (یعنی عورتوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ عورتیں اپنی چادریں ایک بالشت تک نیچے لٹکا لیں۔'' تو اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''تب تو وہ (یعنی اُن کی پنڈلیاں) بے پردہ ہو جائیں گی۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر ایک ذراع نیچے تک لٹکا لیں، اس سے زیادہ نہ کریں۔''

٤٨) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُقْتُلُوا الْفُوَيْسِقَ يَعْنِي الْوَزَغَ)).

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم فویسق کو قتل کر دو یعنی چھپکلی (وغیرہ) کو۔''

---

٤٨) صحيح.
أخرجه السراج في حديثه (٢٤١٦) من حديث ابن طهمان به، وأخرجه أبو يعلٰى الموصلي (٢/ ٤٤ ح ٨٣١) من حديث عبد الرحمن بن إسحاق به.
وأخرجه مسلم (٢٢٣٨) وأبو داود (٥٢٦٢) من حديث الزهري به.

فائدہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((من قتل وزغا في أول ضربة كتبت له مائة حسنة، وفي الثانية دون ذلك، وفي الثالثة دون ذلك)) جس نے پہلی ضرب میں چھپکلی کو قتل کیا تو اس کے لیے سو (١٠٠) نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جس نے دوسری ضرب میں مارا تو اس کے لیے اس سے کم نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جس نے تیسری ضرب میں مارا تو اس کے لیے اس سے بھی کم نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (صحیح مسلم: ٢٢٤٠)
نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ((كان ينفخ على إبراهيم عليه السلام)) یہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر (آگ) پھونکتی تھی۔
(صحیح بخاری: ٣٣٥٩)

٤٩) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ فِيْ مَجْلِسٍ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ فَقَالُوا: مَنْ يَسْأَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَذَلِكَ صَبِيْحَةَ إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ. قَالَ: فَخَرَجْتُ فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قُمْتُ بِبَابِ بَيْتِهِ فَمَرَّ بِيْ فَقَالَ: ((ادْخُلْ)). فَدَخَلْتُ فَأُتِيَ بِعَشَائِهِ فَرَآنِيْ أَكُفُّ عَنْهُ مِنْ قِلَّتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((نَاوِلْنِيْ نَعْلِيْ)). فَقَامَ فَقُمْتُ مَعَهُ فَقَالَ: ((كَانَ لَكَ حَاجَةٌ؟)) فَقُلْتُ: أَجَلْ! أَرْسَلَنِيْ إِلَيْكَ رَهْطٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يَسْأَلُوْنَكَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: ((كَمِ اللَّيْلَةُ؟)) فَقُلْتُ: اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ. فَقَالَ: ((هِيَ اللَّيْلَةُ)). ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: ((أَوِ الْقَابِلَةُ)). يُرِيْدُ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ.

ضمرہ بن عبداللہ بن انیس اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ بے شک میں بنی سلمہ کی ایک مجلس میں بیٹھا تھا اور اُن میں سب سے چھوٹا میں ہی تھا، تو انھوں نے کہا: کون ہے جو رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کرے؟ اور یہ رمضان کی اکیسویں رات کی صبح تھی۔ فرمایا: تو میں نکلا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں پایا، پھر میں آپ ﷺ کے گھر کے دروازے پر کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: داخل ہو جاؤ تو میں داخل ہو گیا۔ تو آپ ﷺ کے پاس رات کا کھانا لایا گیا، تو آپ نے مجھے دیکھا کہ میں کھانے کے کم ہونے کی وجہ سے اس

---

٤٩) سنده ضعيف.

أخرجه أبو داود (١٣٧٩) والنسائي فى الكبرىٰ (٣/ ٣٩٩ ح ٣٣٨٧) من حديث إبراهيم بن طهمان به.

قلت: رواه النسائي فى الكبرىٰ (٣/ ٣٩٩ ح ٣٣٨٨)، فيه موسى بن يعقوب: صدوق حسن الحديث وثقه الجمهور، فالسند حسن وهو يغني عنه وفيه: "بل القابلة ثلاث وعشرين".

سے رک رہا تھا، جب آپ ﷺ کھانا تناول فرما چکے تو فرمایا: مجھے میرے جوتے پکڑاؤ، تو آپ کھڑے ہوئے، میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں کوئی ضرورت تھی (یعنی کوئی سوال تھا؟) تو میں نے کہا: جی ہاں! مجھے بنی سلمہ کے ایک گروہ نے آپ کی طرف بھیجا ہے وہ آپ سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: آج کونسی رات ہے؟ میں نے کہا: بائیسویں رات۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی رات ہے۔ پھر آپ ﷺ واپس چلے گئے۔ یعنی اُن کی مراد تئیسویں کی رات تھی۔

٥٠) عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَسَلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَ لَهَا: ((اجْلِسِيْ)). فَجَلَسَتْ سَاعَةً. فَقَالَ: ((اجْلِسِيْ، بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكِ! أَمَّا نَحْنُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيكِ وَلٰكِنْ تُمَلِّكِينِيْ أَمْرَكِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ. فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ وُجُوْهِ أَصْحَابِهِ الْقَوْمِ فَدَعَا رَجُلًا مِنْهُمْ فَقَالَ: ((إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُزَوِّجَكَ هٰذِهِ إِنْ رَضِيْتَ)). فَقَالَتْ: مَا رَضِيْتَ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ رَضِيتُ. ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ: ((هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟)) فَقَالَ: لَا، وَاللّٰهِ. قَالَ: ((فَقُمْ إِلَى النِّسَاءِ)). فَقَامَ إِلَيْهِنَّ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا. فَقَالَ: ((مَا تَحْفَظُ مِنَ الْقُرْآنِ؟)) قَالَ: سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ أَوِ الَّتِيْ تَلِيهَا. قَالَ: ((فَقُمْ فَعَلِّمْهَا عِشْرِيْنَ آيَةً وَهِيَ امْرَأَتُكَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک عورت اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئی اور اُس نے اپنے آپ کو نبی ﷺ (کے ساتھ نکاح و عقد) کے لیے پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جا۔ تو وہ کچھ دیر بیٹھی رہی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو بیٹھی رہ، اللہ تجھے برکت دے۔ مجھے تو تجھ میں کوئی حاجت نہیں۔ البتہ تُو اپنے (نکاح کا معاملہ) میرے سپرد کر دے۔ تو اُس نے

---

٥٠) سندہ ضعيف.

أخرجه النسائي في الكبرىٰ (٥/ ٢١٧ ح٥٤٨٠) والبيهقي في الخلافيات (٦/ ١٦٦ ح ٤٢٣٠) من حديث إبراهيم بن طهمان به.

قلت: عسل بن سفيان التميمي البصري أبو قرة: ضعيف، قال الهيثمي: "وضعفه جمهور الأئمة" (مجمع الزوائد: ٢/ ٢٦٧ ح ٣٦٠٧) وقال ابن الملقن: "وقد ضعفوه" (البدر المنير: ٧/ ٤٣)

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں "في وجوه أصحابه القوم" ہے جبکہ مطبوعہ کتاب میں "في وجوه القوم" لکھا ہے۔

کہا: ٹھیک ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دیکھا تو ان میں سے ایک آدمی کو بلایا اور فرمایا: بے شک میں تیری اس سے شادی کراتا ہوں۔ اگر تُو راضی ہو۔ تو اُس عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ جو میرے لیے پسند کریں تو وہ مجھے بھی پسند ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اُس آدمی سے کہا: کیا تیرے پاس کچھ ہے؟ تو اُس نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے فرمایا: تُو کھڑا ہو اور عورتوں کے پاس جا، تو وہ اُن کی طرف گیا لیکن ان عورتوں نے بھی اپنے ہاں کچھ نہ پایا۔ پھر آپ فرمایا: تجھے قرآن میں سے کیا یاد ہے؟ تو اُس نے کہا: سورۃ البقرۃ یا وہ سورۃ جو اس کے ساتھ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تُو کھڑا ہو جا اور اس (عورت) کو بیس آیتیں سکھا دے اور یہ تیری بیوی ہے۔"

=

فائدہ:

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں دوسرے لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا کہ آپ کے پاس ایک عورت نے آکر کہا: یا رسول اللہ! میں نے خود کو آپ کے حوالے کر دیا ہے لہٰذا آپ اپنی رائے دیکھیں۔ تو ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میرا اس سے نکاح کر دیں، اگر آپ کو ضرورت نہ ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ پھر اس عورت نے اٹھ کر دوبارہ وہی بات کہی تو رسول اللہ ﷺ نے (اس آدمی سے) فرمایا: "کیا تمھارے پاس کوئی چیز ہے جو اسے (حق مہر میں) دے دو؟" اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: "جا کر تلاش کرو۔" وہ آدمی گئے پھر آکر کہا: یا رسول اللہ! مجھے کچھ بھی نہیں ملا۔ آپ نے فرمایا: "جاؤ اور تلاش کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔" وہ گئے پھر آکر کہا: یا رسول اللہ! مجھے کچھ بھی نہیں ملا، نہ لوہے کی انگوٹھی ملی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تجھے قرآن کا کچھ حصہ یاد ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں! فلاں فلاں سورت یاد ہے۔ آپ نے فرمایا: "جاؤ میں نے اس قرآن (سکھانے) کے بدلے میں اس عورت کا تیرے ساتھ نکاح کر دیا ہے۔"

(مسند الحمیدی: ۹۳۴ وسندہ صحیح واللفظ لہ، صحیح بخاری: ۵۱۲۱، ۵۱۳۲، ۵۱۳۵، صحیح مسلم: ۱۴۲۵)

٥١) عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ حَسَّانَ الْأَعْرَجِ عَنِ الْأَشْتَرِ أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّاسَ قَدْ تَفَسَّحَ بِهِمْ مَا يَسْمَعُوْنَ مِنْكَ فَإِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيْكَ فَحَدِّثْنَا بِهِ؟ فَقَالَ: مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ غَيْرَ أَنَّ فِي قِرَابِ سَيْفِيْ صَحِيْفَةً فَإِذَا فِيهَا إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام حَرَّمَ مَكَّةَ وَأَنَا أُحَرِّمُ الْمَدِيْنَةَ وَأَنَّهَا حَرَامٌ مَا بَيْنَ حَرَّتَيْهَا لَا يُقْطَعُ مِنْهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلَفٍ وَلَا يُحْمَلُ مِنْهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰى نَفْسِهِ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. وَالْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهِ.

(مالک بن الحارث) الاشتر (النخعی) سے روایت ہے کہ انھوں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا: بلاشبہ بعض لوگ شک و خلجان میں مبتلاء ہیں اس بات کے حوالہ سے جو وہ آپ کے بارے میں سنتے ہیں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے حکومت و خلافت کے حوالہ سے کوئی خفیہ عہد و پیمان لیا تھا)۔ تو اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کوئی وعدہ کیا تو ہمیں وہ بیان کر دیں۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ کوئی ایسا (خاص) عہد نہیں کیا جو لوگوں نے نہ کیا ہو (یعنی چھپا ہوا عہد)۔ سوائے اس بات کے کہ

٥١) سندہ ضعیف.

أخرجه النسائی فی الکبری (٨/ ٥٦ ح ٨٦٢٨) من حدیث إبراهیم بن طهمان به.

قلت: قتادة مدلس ولم یصرح بالسماع بهذا اللفظ.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں حاشیہ میں "وأنا أحرم المدینة" لکھا ہے۔

مخطوط میں "ولا یحمل منها سلاح" ہے جبکہ مطبوعہ کتاب میں "فیها سلاح" لکھا ہے۔

میری تلوار کی نیام میں ایک چٹھی ہے۔ تو اس (چٹھی) میں دیکھا کہ اس میں یہ بات لکھی تھی: بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا بنایا اور میں مدینے کو حرمت والا بناتا ہوں اور جو بھی اس (مدینے) کے دونوں کناروں کے درمیان ہے۔ اس میں سے کوئی درخت نہ کاٹا جائے سوائے (جانوروں کے) چارے کے اور نہ ہی لڑائی کے لیے اس میں اسلحہ اُٹھایا جائے اور جس نے کوئی بدعت (ایجاد) کی تو اُس کا وبال اُس پر ہے۔ اور جس نے بدعت اختیار کی یا کسی بدعتی کو جگہ (پناہ) دی تو اُس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اور اس سے نہ فرض عبادت قبول کی جائے گی اور نہ نفل۔ اور تمام مومنوں کے خون برابر ہیں جس طرح اعلیٰ کا ذمہ ہے اسی طرح مومنوں کے ادنیٰ کا ذمہ بھی ہے (یعنی جس جس کسی اعلیٰ کی امان میں کسی کافر کو قتل نہیں کیا جائے گا، ایسے ہی اگر ادنیٰ درجے کا مومن بھی کسی کو امان دے تو اسے بھی قتل نہیں کیا جائے گا) اور وہ تمام (مومن) اپنے غیروں پر یکجا و متحد ہیں۔ کسی مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے گا اور نہ کسی ذمی کو اُس کے ذمہ (عہد) کی مدت میں قتل کیا جائے گا۔"

=

فائدہ:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس کتاب اللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس صحیفہ کے سوا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالہ سے ہے اور کوئی چیز (شرعی احکام سے متعلق) لکھی ہوئی صورت میں نہیں ہے۔ اس صحیفہ میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مدینہ عائر پہاڑی سے لے کر فلاں مقام تک حرم ہے، جس نے اس حد میں کوئی بدعت نکالی یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے، نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل۔" اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تمام مسلمانوں میں سے کسی کا بھی عہد (ذمہ) کافی ہے اس لیے اگر کسی مسلمان کی (دی ہوئی امان میں دوسرے مسلمان نے) بدعہدی کی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے۔ نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل، اور جو کوئی اپنے مالک کو چھوڑ کر اس کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو مالک بنائے، اس پر اللہ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے، نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل۔" (صحیح بخاری: ۱۸۷۰ واللفظ لہ، صحیح مسلم: ۱۳۷۰)

٥٢) عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا تَلَاعَنُوْا بِغَضَبِ اللّٰهِ وَلَا تَدْعُوْا بِجَهَنَّمَ أَوْ قَالَ بِالنَّارِ)).

سیدنا سمرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کسی کو یہ مت کہو کہ تجھ پر اللہ کی لعنت ہو اور نہ کسی کو یہ کہہ کر لعنت زدہ کرو کہ تجھ پر اللہ کا غضب ہو اور نہ یہ کہہ کر کہ اللہ تمھیں جہنم میں داخل کرے یا آگ میں ڈالے۔''

= نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فتح مکہ کے عالی شان خطبے میں یہ الفاظ بھی تھے: ((من أحدث حدثًا أو آوى محدثًا فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين، لا يقبل منه صرف ولا عدل))
جو شخص کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ نہ تو اس سے فرض عباد قبول کی جاتی ہے اور نہ ہی نفلی۔
(مسند مسدد بحوالہ اتحاف الخیرۃ المہرۃ: ٥/٥٣٩ ح ٦٨٥٠ وسندہ حسن، تہذیب الآثار/مسند علی: ٣٣٦ وسندہ صحیح)

٥٢) سنده ضعيف.
أخرجه أبو داود (٤٩٠٦) والترمذي (١٩٧٦) من حديث قتادة به.
قلت: قتادة مدلس ولم يصرح بالسماع.
وله أسانيد كلها ضعيفة.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں حاشیہ میں ''مدرج على شيوخ الحجاج'' لکھا ہے۔ یعنی حدیث ٥٢ سے لے کر ٦٩ تک ساری روایتیں حجاج بن الحجاج کے واسطے سے ہیں کیونکہ حدیث ٦٩ کے تحت حاشیہ میں لکھا ہے کہ ''إلى هنا عن شيوخ الحجاج''۔

فائدہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((إن اللعانين لايكونون شهداء ولا شفعاء، يوم القيامة)) لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ شہداء ہوں گے اور نہ سفارش کرنے والے ہوں گے۔ (صحیح مسلم: ٢٥٩٨)

٥٣) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے دو دو مینڈھے عقیقہ کیے۔

---

٥٣) حسن.

أخرجه النسائی (٤٢٢٤) والضياء المقدسي فی المختارة (١٢/ ٢٢٤ ح ٢٤٥) من حديث إبراهيم بن طهمان عن الحجاج عن قتادة به.

قلت: قتادة مدلس ولم يصرح بالسماع بهذا اللفظ، تابعه معمر عند ابن سعد في الطبقات (٦/ ٣٥٣، طبع الخانجي) وهو مرسل.

وقال أبو حاتم الرازي: "هذا وهم ... ورواه وهيب وابن علية عن أيوب عن عكرمة عن النبي ﷺ مرسل .... وهذا مرسل أصح" (العلل لابن أبي حاتم: ١٦٣١)

وقال ابن الجارود: "رواه الثوري وابن عيينة وحماد بن زيد وغيرهم عن أيوب، لم يجاوزوا به عكرمة" (المنتقى: ٩٨١)

ابن حزم اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "وقد روينا أيضًا خبرًا لو ظفروا بمثله لاستبشروا" اگر مخالفین اس حدیث کو پاتے تو خوشی سے نہال ہو جاتے۔ (المحلی: ٦/ ٢٤٣ مسئلہ: ١١١٤)

فائدہ:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"أن النبي ﷺ عق عن الحسن والحسين رضی اللہ عنہما عن كل واحد منهما كبشين اثنين مثلين متكافئين"

نبی کریم ﷺ نے سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما، ہر ایک کے لیے دو دو مینڈھے عقیقہ کیے، دنوں ایک جیسے اور برابر تھے۔ (مستدرک حاکم: ٤/ ٢٣٧ ح ٧٥٩٠ وسندہ حسن)

اس روایت کے ساتھ مشیخہ ابن طہمان والی روایت بھی حسن بن جاتی ہے۔ والحمد للہ

اصل مسئلہ بھی صحیح احادیث سے ثابت ہے، سیدہ ام کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "لڑکے کی طرف سے دو بکریاں (عقیقہ) ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے، چاہے مذکر ہوں یا مونث کوئی نقصان نہیں۔" (مسند الحمیدی: ٣٤٦، ٣٤٧)

نیز سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک ایک مینڈھا عقیقہ کیا۔ (سنن ابی داود: ٢٨٤١ وسندہ صحیح)

٥٤) عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَدْعُوا بِالْمَوْتِ وَلَا تَتَمَنَّوْهُ فَمَنْ كَانَ دَاعِيًا لَا بُدَّ فَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا وَتَوَفَّنِي مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم موت کی دعا نہ کرو اور نہ تم اُس کی تمنا کرو۔ سو اگر کوئی ضرور ہی (تمنا کرے) تو اُسے چاہیے کہ وہ (یہ الفاظ) کہے: اے میرے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک کہ زندگی بہتر ہو۔ اور مجھے اُس وقت تک فوت کر جب موت میرے لیے بہتر ہو۔''

---

٥٤) صحيح.

أخرجه النسائی (١٨٢٣ وفی الكبرىٰ: ٢/ ٣٧٨ ح ١٩٦١) والطبراني فی الأوسط (٨/ ٧٨ ح ٨٠١٩) من حديث ابراهيم بن طهمان عن الحجاج عن يونس به.
وأخرجه البخاري (٥٦٧١) ومسلم (٢٦٨٠) من حديث ثابت البناني به.

فائدہ:

سیدنا حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ولو لا أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نهانا ـ أو نهى ـ أن نتمنى الموت لتمنيت'' اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موت کی تمنا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں موت کی تمنا کرتا۔
(سنن الترمذی: ٩٧٠ وسندہ صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک کوئی آدمی کسی آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے اور یہ نہ کہے: ہائے افسوس! میں اس کی جگہ ہوتا۔'' (صحیح بخاری: ٧١١٥، صحیح مسلم: ١٥٧)

تنبیہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا دورانِ سفر کجاوہ بدلنا اور پھر یہ دعا کرنا کہ اے اللہ! بچھو یا سانپ مجھے کاٹ لے، یہ موت کی تمنا کی قبیل میں سے نہیں تھا بلکہ صرف اس لیے تھا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک میری محبت کی انتہاء اور بے چینی پہنچ جائے۔ واللہ اعلم (دیکھئے صحیح بخاری: ٥٢١١ و صحیح مسلم: ٢٤٤٥)

٥٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے۔

---

٥٥) صحيح.

أخرجه البيهقي (١/ ٢٨) والضياء المقدسي (٤/ ٣٨٣ ح ١٥٥٠، ١٥٥١) من حديث إبراهيم بن طهمان عن الحجاج عن أنس بن سيرين به.

وقال الضياء المقدسي: "له شاهد في الصحيح من حديث حذيفة رضی اللہ عنہ".

قلت: أخرجه البخاري (٥٤٢٦) ومسلم (٢٠٦٧) من حديث حذيفة رضی اللہ عنہ به.

تنبیہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص چاندی کے برتنوں میں پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔" (صحیح بخاری: ۵۶۳۴، صحیح مسلم: ۱۰۶۵)

٥٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ:

قَدْ كَانَ ذٰلِكَ يُفْعَلُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ تَكُوْنُ لَهُ الْمَرْأَةُ تُرْضِعُ وَلَدَهَا فَيَعْزِلُ عَنْهَا كَرَاهِيَةَ أَنْ تَحْمِلَ وَتَكُوْنُ لَهُ الْأَمَةُ فَيَعْزِلُ فَيُصِيْبُ مِنْهَا وَيَعْزِلُ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ)).

معبد بن سیرین (تابعی) رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے عزل کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: تحقیق یہ کام رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کیا جاتا تھا۔ تو نبی ﷺ سے اُس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس کی بیوی اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہے۔ تو وہ (مرد) اُس سے عزل کرتا ہے کیونکہ وہ اُس کے حمل کو ناپسند کرتا ہے اور اُس کی لونڈی ہے تو وہ اس سے مباشرت کرتا ہے۔ کیا وہ اُس سے عزل کرتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر کوئی (گناہ) نہیں، تم نہ کرو، پس بے شک وہ تو تقدیر ہے۔''

---

٥٦) صحيح.

أخرجه مسلم (١٤٣٨) من حديث أنس بن سيرين به مختصرًا.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''فيعزل فيصيب منها ويعزل عنها'' لکھا ہے جبکہ مطبوعہ کتاب سے ''فيعزل'' رہ گیا ہے۔

٥٧) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَبْدِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ قَبْلَ صَوْمِ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی رمضان کے روزے سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے۔ مگر وہ روزہ جو وہ مستقل طور پر پہلے سے رکھتا تھا۔''

---

٥٧) صحيح.

أخرجه البخاري (١٩١٤) ومسلم (١٠٨٢) من حديث يحيى بن أبي كثير به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''بصوم'' حاشیہ میں لکھا ہے۔

٥٨) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ ثَلَاثُوْنَ زَوْجَةً)). فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوَ لَهُ قُوَّةُ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((إِنَّهُ يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے لیے جنت میں تیس بیویاں ہوں گی''۔ تو ہم نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! کیا اس کے لیے مومن کے پاس طاقت وقوت ہو گی؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اُس کو سو آدمیوں کے برابر طاقت دی جائے گی۔''

---

٥٨) سندہ ضعیف.

أخرجه أبو نعيم الأصبهاني في صفة الجنة (٣٧٢) والثعلبي في تفسيره (٣/ ١٨٢ ح ٢٥٢) من حديث ابن طهمان عن حجاج عن قتادة به. وأخرجه الترمذي (٢٥٣٦) من حديث قتادة به بدون اللفظ: "للمومن فى الجنة ... زوجة".

قلت: قتادة مدلس ولم يصرح بالسماع بهذا اللفظ.

وزعم ابن القيم أن الحجاج هو ابن أرطاة.

(حادي الأرواح إلى بلاد الأفراح: ص ٢٣١)

اگرچہ اس قول میں نظر ہے تاہم یاد رہے کہ حجاج بن ارطاۃ ضعیف مدلس ہے۔

تنبیہ:

یہ روایت ضعیف ہی نہیں ہے بلکہ اس حسن لذاتہ روایت کے خلاف ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إن أدنى أهل الجنة منزلة الذي له ثمانون ألف خادم واثنان وسبعون زوجا، وينصب له قبة من لؤلؤ وزبرجد وياقوت كما بين الجابية إلى صنعاء)) سب سے ادنیٰ درجے کے جنتی کے اسی ہزار (۸۰۰۰۰) خادم اور بہتر (۷۲) حوریں (بیویاں) ہوں گی اور اس کے لیے موتی، نگینے اور یاقوت کا خیمہ نصب کیا جائے گا جو اتنا وسیع و عریض ہو گا جتنا کہ جابیہ اور صنعا کے درمیان فاصلہ ہے۔

(صحیح ابن حبان، الاحسان: ۱۶/ ۴۱۴ ح ۷۴۰۱، وسندہ حسن)

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''ثلاثین'' ہے۔ جبکہ امام ابو نعیم الاصبہانی رحمہ اللہ کی کتاب میں ''ثلاث وسبعون زوجة'' ہے۔

٥٩) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعَا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ وَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أُقْرِئَكَ الْقُرْآنَ)) فَقَالَ أُبَيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! سَمَّانِيْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).قَالَ: فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِيْ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں۔'' تو سیدنا اُبی رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! (اللہ تعالیٰ نے) میرا نام لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' یہ سن کر اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

---

٥٩) صحيح.
أخرجه البخارى (٤٩٦٠، ٤٩٦١) ومسلم (٧٩٩) من حديث قتادة به.

٦٠) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ: ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے: ''اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور ہمیشہ قائم رہنے والے (رب)۔''

٦٠) سنده ضعيف.

أخرجه النسائی فی الكبرىٰ (٧/ ١٣٣ ح ٧٦٣٥) والطبراني فی الأوسط (٨/ ٧٩ ح ٨٠٢١) من حديث إبراهيم به طهمان عن الحجاج عن قتادة به.

قلت: قتادة مدلس ولم يصرح بالسماع.

فائدہ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ((**ما يمنعك أن تسمعي ما أوصيك به، أن تقولي إذا أصبحت وإذا أمسيت: يا حي يا قيوم برحمتك أستغيث، أصلح لي شأني كله، ولا تكلني إلى نفسي طرفة عين**)) کس چیز نے تجھے روک رکھا ہے کہ تم وہ بات غور سے سنو جس کی میں تمھیں وصیت کروں گا، یہ کہ تم صبح و شام یوں کہو: اے زندہ رہنے والے اور قائم رکھنے والے! میں تجھ سے تیری رحمت کے ساتھ مدد طلب کرتا/کرتی ہوں، تُو میرے تمام معاملات کو ہر طرح سے درست فرما اور مجھے میرے نفس کے سپرد آنکھ جھپکنے تک بھی نہ کر۔

(عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۵۷۰، السنن الکبریٰ: ۹/۲۱۲ ح ۱۰۳۳۰، وسندہ حسن)

٦١) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِيْ صُفْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُبْعَثُ نَارٌ عَلَى أَهْلِ الْمَشْرِقِ فَتَحْشُرُهُمْ إِلَى الْمَغْرِبِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا يَكُوْنُ لَهَا مَا سَقَطَ مِنْهُمْ وَتَخَلَّفَ تَسُوْقُهُمْ سُوْقَ الْجَمَلِ الْكَسِيْرِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مشرق والوں پر آگ بھڑک اُٹھے گی تو وہ اُنھیں مغرب کی طرف (دھکیل کر) اکٹھا کر دے گی۔ وہ (آگ) اُن کے ساتھ وہیں رات گزارے گی جہاں وہ رات بسر کریں گے اور وہیں قیلولہ کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے۔ جو ان (لوگوں) میں سے گر گیا اور پیچھے رہ گیا وہ اِس (آگ) کا حصہ بن جائے گا، وہ ان (لوگوں) کو ایسے ہانکے گی جیسے باندھے اور جکڑے ہوئے اونٹ کو ہانکا جاتا ہے۔''

---

٦١) سندہ ضعیف.

قتادة عنعن بهذا اللفظ، وفيه علة أخرىٰ.

فائدہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ تین طریقوں (گروہوں) میں جمع کیے جائیں گے، رغبت کرنے اور ڈرنے والے ایک اونٹ پر دو (سوار) ہوں گے، ایک اونٹ پر تین ہوں گے، ایک اونٹ پر چار ہوں گے اور ایک اونٹ پر دس ہوں گے، جبکہ باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی، جہاں وہ قیلولہ کریں گے تو وہ ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی، جہاں وہ رات گزاریں گے تو وہ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی، جہاں وہ صبح کریں گے وہ صبح کرے گی اور جہاں وہ شام کریں گے وہ (شام کے وقت) ان کے ساتھ شام کرے گی۔''

(صحیح بخاری: ٦٥٢٢، صحیح مسلم: ٢٨٦١)

٦٢) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِى الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَذَاكَرْنَا وَنَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ: أَمَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَمْ بَيْتُ الْمَقْدِسِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِى أَفْضَلُ مِنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ فِيْهِ وَلَنِعْمَ الْمُصَلَّى هُوَ وَلَيُوشِكَنَّ لِأَنْ يَكُوْنَ لِلرَّجُلِ مِثْلُ بَسْطِ قَوْسِهِ مِنَ الْأَرْضِ خَيْرًا لَهُ مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ يَرَى مِنْهُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ خَيْرًا لَهُ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا)) قَالَ: أَوْ قَالَ: ((خَيْرٌ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)).

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اور ہم نے آپس میں یہ تذکرہ کیا کہ بیت المقدس یا مسجد نبوی میں سے کون سی جگہ زیادہ فضیلت والی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مسجد میں ایک نماز اُس (بیت المقدس) میں چار نمازوں سے بھی زیادہ افضل ہے اور وہ نماز پڑھنے والے کے کیا کہنے اور البتہ قریب ہے یہ بات کہ کسی آدمی کے لیے اس کی کمان (پھیلانے) کے برابر جگہ ہو تو وہ (باقی) زمین سے بہتر ہے،

---

٦٢) سندہ ضعیف.
أخرجه الطبراني فى الأوسط (٧/ ١٠٣ ح ٦٩٨٣، ٨٢٣٠) والحاكم (٤/ ٥٠٩ ح ٨٥٥٣) من حديث إبراهيم بن طهمان عن الحجاج بن الحجاج عن قتادة به.
وأخرجه الطحاوي في شرح مشكل الآثار (٢/ ٦٧ ح ٦٠٨) وابن عساكر في تاريخ دمشق (١/ ١٧٥، ٥/ ٣٧٩) من طريق سعيد بن بشير عن قتادة به.
قلت: قتادة مدلس ولم يصرح بالسماع.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''لا يكون للرجل'' ہے جبکہ مخطوط کے حاشیہ میں ''لعله لأن'' لکھا ہے اور طبرانی اور مستدرک میں ''أن يكون للرجل'' ہے۔
مخطوط میں ''مثل بسط قوسه من الأرض، خير له من الأرض'' ہے جبکہ مشیخہ ابن طہمان کی مطبوعہ کتاب میں ''مثل شطن فرسه من الأرض'' ہے، طبرانی میں ''مثل سية قوسه'' ہے جبکہ ابن رجب حنبلی نے طبرانی اور حاکم کے حوالے سے ''ولبسطة قوسه'' نقل کیا ہے۔ (دیکھئے فضائل الشام: ص ۲۳۳)

جہاں سے وہ بیت المقدس دیکھ سکے۔ تو یہ اُس کے لیے ساری کی ساری دنیا سے بہتر ہو گا۔"
راوی کہتے ہیں: یا آپ ﷺ نے یہ الفاظ کہے: "اُس کے لیے دنیا اور جو کچھ اُس میں ہے اُس سے بہتر ہو گا۔"

٦٣) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِى الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ عَنْ أَبِيْ كَبْشَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمَّتِيْ أَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَجَعَلَهُ فِيْ سُبُلِهِ الَّتِيْ فَرَضَ اللّٰهُ وَرَضِيَ فَرَآهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ: لَيْتَ لِيْ مِثْلَ مَالِ فُلَانٍ فَأَعْمَلَ فِيْهِ كَعَمَلِهِ فَهُمَا فِي الْأَجْرِ مُسْتَوِيَانِ، وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَجَعَلَهُ فِيْ مُلَاعَبَتِهِ وَشَهْوَتِهِ وَلَذَّاتِهِ فَرَآهُ رَجُلٌ فَقَالَ: لَيْتَ لِيْ مِثْلَ مَالِ فُلَانٍ فَأَعْمَلَ فِيْهِ كَمَا عَمِلَ فِيْهِ فَهُمَا فِي الْوِزْرِ مُسْتَوِيَانِ)).

معدان بن ابی طلحہ رحمہ اللہ سیدنا ثوبان سے یا سیدنا ابو کبشہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اُمت میں چار طرح کے لوگ ہیں: ایک وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا تو اِس مال کو اُس (اللہ) کے اس راستے میں لگاتا ہے جس کو اللہ نے فرض کیا اور اس سے راضی ہوا۔ تو اُس (شخص) کو مسلمانوں میں سے ایک بندہ دیکھتا ہے تو کہتا ہے: ہائے کاش! میرے پاس بھی فلاں بندے کی طرح مال ہوتا کہ میں اس مال میں سے اس کی طرح عمل کروں، تو وہ دونوں آدمی اَجر میں برابر ہیں، اور ایک آدمی جس کو اللہ نے مال دیا ہے تو وہ اُس (مال) کو اپنے کھیل کود، خواہشات اور لذتوں میں لگاتا ہے تو اُسے ایک آدمی دیکھتا ہے تو کہتا ہے: ہائے کاش! میرے پاس فلاں بندے کی طرح مال ہوتا تو میں بھی اس (بندے) کی طرح عمل کرتا، تو وہ دونوں آدمی بوجھ (گناہ) میں برابر ہیں۔''

---

٦٣) صحيح.

أخرجه الطبراني (٢٢/ ٣٤٤ ح ٨٦٦) من حديث إبراهيم بن طهمان به.

وأخرجه أحمد (٤/ ٢٣٠، ٢٣١ ح ١٨٠٢٥، ٨٠٢٧ وسنده صحيح) من حديث أبي كبشة الأنماري رضی اللہ عنہ نحو المعنٰى.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''أمتي أربعة'' ہے جبکہ مطبوعہ کتاب میں ''مثل'' کا اضافہ ہے۔

مخطوط میں ''أفرض الله'' ہے۔

٦٤) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه أُصِيْبَ بَصَرُهُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ لَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ فِيْ مَسْجِدِكَ فَإِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ تُصَلِّيَ مَعِيْ فِيْ مَسْجِدِيْ فَأَتَمَّ بِصَلَاتِكَ. فَأَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم، فَذَكَرُوْا مَالِكَ بْنَ الدُّخْشُمِ فَقَالُوا: ذَاكَ كَهْفُ الْمُنَافِقِيْنَ وَأَهْلُ النِّفَاقِ وَمَلْجَؤُهُمُ الَّذِيْنَ يَلْجَئُوْنَ إِلَيْهِ وَمَعْقِلُهُمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ؟)) قَالُوْا: بَلٰى وَلَا خَيْرَ فِيْ شِهَادَتِهِ. فَقَالَ: ((لَا يَشْهَدُ بِهَا عَبْدٌ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ فَيَمُوْتُ إِلَّا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ)).

محمود بن عمیر بن سعد فرماتے ہیں کہ بے شک عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ جن کی نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں چلی گئی تھی۔ اُنھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک میں آپ کے ساتھ آپ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا تو میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ (میرے گھر میں) میری نمازوں ولای جگہ میں نماز پڑھیں تو میں آپ کی اقتداء کروں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس آئے تو اُن سب (صحابہ) نے مالک بن دخشم کا ذکر کیا، تو اُنھوں نے کہا: وہ تو منافقین کا سرغنا ہے اور اُن کی جائے پناہ ہے جس کی طرف وہ پناہ

---

٦٤) سنده ضعيف.

أخرجه النسائي في الكبرىٰ (٩/ ٤٠٤ ح ١٠٨٧٦) والطبراني (١٨/ ٢٧ ح ٤٦) من حديث إبراهيم بن طهمان عن الحجاج بن الحجاج عن قتادة به.

قلت: قتادة مدلس ولم يصرح بالسماع بهذا اللفظ، وقال ابن رجب الحنبلي: "وقوله: (محمود بن عمير بن سعد)، الظاهر أنه وهم" (فتح الباري: ٣/ ١٧٧)

فائدہ:

اس حدیث کی اصل صحیح بخاری (۴۲۵، ۱۱۸۶، ۵۴۰۱) اور صحیح مسلم (۳۳) میں موجود ہے، جو درج بالا روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

پکڑتے ہیں اور اُن کا ٹھکانا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ اُس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اُس (اللہ) کے بندے اور رسول ہیں؟'' تو اُن سب (صحابہ) نے کہا: کیوں نہیں، لیکن اُس کی گواہی میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی بندہ ایسا نہیں جو اس (کلمہ توحید) کی گواہی اپنے دل کی سچائی سے دے تو اُس بندے کو آگ پر حرام کر دیا جاتا ہے۔''

=

سیدنا عتبان رضی اللہ عنہ نے کہا: میری نظر کمزور ہو گئی، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس پیغام بھجوایا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ میرے مکان پر تشریف لا کر کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو مصلیٰ بنالوں، تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور جن کو اللہ نے چاہا اپنے اصحاب میں سے ساتھ لائے۔ آپ ﷺ اندر آئے اور نماز پڑھنے لگے اور آپ کے اصحاب آپس میں باتیں کر رہے تھے پھر انھوں نے بڑے منافق مالک بن دخشم کا ذکر کیا اور چاہا کہ رسول اللہ ﷺ اس کے لیے بد عا کریں وہ مر جائے اور اس پر کوئی آفت اترے، اتنے میں رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا: ''کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟'' صحابہ نے عرض کیا: وہ تو اس بات کو زبان سے کہتا ہے لیکن دل میں اس کے یقین نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو گواہی دے لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی پھر وہ جہنم میں نہ جائے گا یا اس کو انگارے نہ کھائیں گے۔'' (صحیح مسلم: ۳۳)

٦٥) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ مَيْمُونَةَ أَوْ عَنْ أَبِيْ مَيْمُونٍ [عن أبي هريرة] قَالَ: خَرَجَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ لَتَقِرُّ عَيْنِيْ وَتَطِيْبُ نَفْسِيْ إِذَا رَأَيْتُكَ نَبِّئْنِيْ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ. فَقَالَ: ((كُلُّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ)). فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِيْ أَوْ قَالَ: ((أَوْصِنِيْ بِشَيْءٍ إِذَا أَخَذْتُ بِهِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ: أَلِنِ الْكَلَامَ وَأَفْشِ السَّلَامَ وَأَطْعِمِ الطَّعَامَ وَصِلِ الْأَرْحَامَ وَصَلِّ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)).

(سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میری آنکھوں کو

---

٦٥) سندہ ضعيف.

أخرجه أحمد (٢/ ٣٢٤ ح ٨٢٩٥) وإسحاق بن راهويه (١٣٣) وابن أبي حاتم الرازي في تفسيره (١٣٦٤٢) وابن حبان (الاحسان: ٢٥٥٩) والطبراني في مسند الشاميين (٢٧٣٠) والحاكم (٤/ ١٢٩ ح ٧١٧٤) وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء (٩/ ٥٩) والبيهقي (شعب الإيمان: ٨٠٥١، الأسماء والصفات: ٨٠٨) من حديث قتادة به.

قلت: قتادة مدلس ولم يصرح بالسماع.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ رہ گیا ہے جبکہ ایک جماعت نے اسے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے روایت کیا ہے۔

فائدہ:

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو لوگ آپ کی طرف دوڑ پڑے اور کہنے لگے: اللہ کے رسول آگئے، اللہ کے رسول آگئے، اللہ کے رسول آگئے۔ چنانچہ میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تاکہ آپ کو دیکھوں، پھر جب میں نے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک اچھی طرح دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا، اور سب سے پہلی بات جو آپ نے کہی وہ یہ تھی: ''لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور رات میں جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو، تم لوگ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔''

(سنن الترمذی: ۲۴۸۵، وسندہ صحیح)

ٹھنڈک ملتی ہے اور میرا دل خوش ہوتا ہے، آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔'' تو میں نے کہا: مجھے خبر دیں یا کہا: مجھے ایسی چیز کی نصیحت کریں کہ جب میں اُسے لازم پکڑوں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تُو نرم کلام کر اور سلام عام کر اور کھانا کھلا اور رشتہ داریوں کو ملا اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھ، تو تُو جنت میں سلامتی سے داخل ہو جائے گا۔''

=

امام قتادہ بن دعامہ البصری رحمہ اللہ سے آیت مبارکہ ﴿مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ﴾ (۲۱/الانبیاء: ۳۰) کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: ''كل شيء حي خلق من الماء'' ہر زندہ چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔
(تفسیر عبدالرزاق: ۱۸۵۷، وسندہ صحیح)

٦٦) عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ زَرْوَانَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَبَنٰى بِهَا حَلَالًا، وَتَزَوَّجَهَا بِسَرِفَ، وَبَنٰى بِهَا تَحْتَ التَنْضُبَةَ.

یزید بن الاصم (تابعی) رحمہ اللہ اپنی خالہ سیدہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے اُن سے حلال کی حالت میں نکاح کیا اور آپ ﷺ نے اِن (میمونہ رضی اللہ عنہا) سے خلوت بھی حلال کی حالت میں کی اور انھوں (آپ ﷺ) نے اُن سے سرف (ایک جگہ) پر نکاح کیا اور آپ ﷺ نے اِن سے تنضب (ایک خاردار پودے) کے نیچے خلوت اختیار کی تھی۔"

---

٦٦) حسن.

أخرجه النسائي فی الكبرىٰ (٥/ ١٨٣ ح ٥٣٨٣ وسنده حسن) من حديث إبراهيم بن طهمان عن الحجاج بن الحجاج عن الوليد بن زروان به.

وأخرجه مسلم (١٤١٠، ١٤١١) وابن سعد فی الطبقات (٨/ ١٣٤و ٨/ ١٣٩- ١٤٠ وسندهما صحيح) وابن حبان فی الإحسان (٩/ ٤٤٢ ح ٤١٣٤) من حديث يزيد بن الأصم به مختصرًا.

قلت: وله شاهد عند البخاري (٤٢٥٨) بدون اللفظ: "وبنى بها تحت التنضبة".

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں "تحت التنضبة" ہے لیکن مطبوعہ کتاب میں الطبقات لابن سعد کے حوالے سے "تحت السقيفة" کر دیا گیا ہے جو کہ خطا ہے کیونکہ ابن سعد کا سیاق علیحدہ ہے، ابن سعد میں ہے کہ "وذاك قبرها تحت السقيفة"۔ نیز امام نسائی رحمہ اللہ کی السنن الکبریٰ (٥/ ١٨٣ ح ٥٣٨٣) میں یہی روایت امام ابراہیم بن طہمان رحمہ اللہ کی سند سے موجود ہے اور وہاں "تحت التنضبة" ہے۔

٦٧) عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رضي الله عنه عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: كَانَ عَاشِرَ عَشَرَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى حِرَاءٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ)). فَقَالَ سَعِيْدٌ رضي الله عنه: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بَعْدَ ذَلِكَ: ((أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ)) فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ لِسَعِيْدٍ رضي الله عنهما: أُذَكِّرُكَ اللّٰهَ مَنِ التَّاسِعُ؟ فَقَالَ: دَعْنِيْ. فَقَالَ: أُذَكِّرُكَ اللّٰهَ مَنِ التَّاسِعُ؟ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى قَالَ: أَنَا التَّاسِعُ. يَقُوْلُ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ رضي الله عنه ذَلِكَ لِنَفْسِهِ.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: ''دس (جنتی عشرہ مبشرہ) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے حراء! ٹھہر جا، کیونکہ بے شک تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور شہید کے علاوہ کوئی بھی نہیں۔'' تو سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ اس کے بعد فرمایا کرتے تھے: ابو بکر صدیق جنت میں ہیں، عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہیں۔ (رضی اللہ عنہم)'' تو مغیرہ رضی اللہ عنہ نے سعید رضی اللہ عنہ سے کہا: ''میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں، بتاؤ! نواں کون ہے؟'' تو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: ''مجھے چھوڑ دو۔'' تو مغیرہ رضی اللہ عنہ نے پھر کہا: ''میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ! نواں (جنتی) کون ہے؟'' تو وہ مغیرہ رضی اللہ عنہ اسی طرح کہتے رہے حتیٰ کہ سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نواں ہوں۔'' سعید بن زید رضی اللہ عنہ اپنے لیے کہہ رہے تھے۔

---

٦٧) حسن.

أخرجه الترمذی (٣٧٥٧ وسنده حسن) من حديث سعيد بن زيد رضي الله عنه به.

٦٨) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک دنیا بہت لذیذ، سرسبز و شاداب ہے اور بے شک اللہ اس میں تمھیں قائد بنانے والا ہے اور وہ دیکھنے والا ہے کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو۔ تو تم دنیا اور عورتوں (کے فتنے) سے بچو۔''

---

٦٨) صحيح.

أخرجه البيهقي في شعب الإيمان (٧/ ٢٧٨ ح ١٠٣٠١) من حديث إبراهيم بن طهمان به.

وأخرجه مسلم (٢٧٤٢) من حديث أبي سعيد الخدري رضي الله عنه به.

٦٩) عَنْ أَبِی التَّیَّاحِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَقَلُّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں سب سے کم رہائش رکھنے والی عورتیں ہوں گی۔“

---

٦٩) صحیح.
أخرجه مسلم (٢٧٣٨) من حدیث أبی التیاح به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں دائیں جانب حاشیہ میں لکھا ہے کہ ”إلى هنا عن شيوخ الحجاج“۔ یعنی حدیث ۵۲ سے لے کر ۶۹ تک ساری روایتیں حجاج بن الحجاج کے واسطے سے ہیں کیونکہ حدیث ۵۲ کے تحت حاشیہ میں لکھا ہے کہ ”مدرج على شيوخ الحجاج“۔

فائدہ:

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید الاضحی یا عید الفطر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید گاہ تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! صدقے کرو، کیونکہ میں نے تمھاری اکثریت کو (جہنم کی) آگ میں دیکھا ہے۔ وہ کہنے لگیں: یارسول اللہ! کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لعن (وطعن) بہت کرتی ہو اور اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے تم سے زیادہ کوئی نہیں دیکھا جو عقل و دین کے نقصان (کمی) کے باوجود عقل مند مرد کی عقل کو اُچک کر پاگل کر دے۔ انھوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہماری عقل اور دین کا نقصان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا عورت کی گواہی مرد کے مقابلے میں آدھی نہیں ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: یہ اس کی عقل کا نقصان ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا جب عورت کو حیض ہو تو وہ نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ اس کے دین کا نقصان ہے۔ (صحیح البخاری: 304، صحیح مسلم: 80)

٧٠) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُجَمِّعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَبِيْهِ سَعْدٍ رضي الله عنه فَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَلَامًا ثُمَّ ذَكَرَ حَاجَتَهُ إِلَى أَبِيْهِ فَقَالَ سَعْدٌ رضي الله عنه: مَا كُنْتُ قَطُّ أَزْهَدَ فِيْكَ مِنِّي السَّاعَةَ وَلَا كُنْتَ قَطُّ أَبْعَدَ مِنْ حَاجَتِكَ مِنْكَ السَّاعَةَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((إِنَّهُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرُ بِأَلْسِنَتِهَا مِنَ الْأَرْضِ)).

عمر بن سعد بن مالک فرماتے ہیں کہ اُن کی اپنے باپ سعد رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ ضرورت تھی۔ تو انھوں نے اپنے باپ کے سامنے کوئی کلام کیا پھر اپنی بات کے بعد اپنے باپ کے سامنے اپنی ضرورت پیش کی۔ تو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کبھی کسی بھی وقت تجھ میں اپنے سے زیادہ بے رغبت نہیں ہوں، اور تُو کبھی کسی وقت اپنی ضرورت سے زیادہ دور نہیں ہے۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک عنقریب ایسی قوم آئے گی جو اپنی زبانوں کی بدولت کھائیں گے (یعنی چرب زبان ہوں گے) جیسے گائے اپنی زبان کے ذریعے زمین سے (چارہ) کھاتی ہے۔“ (جس طرح کہ موجودہ زمانے میں وکلاء اور اینکرز وغیرہ ہیں)

---

٧٠) ضعيف.

أخرجه الشاشي في مسنده (١٢٧) وأبو الشيخ الأصبهاني في أمثال الحديث (٢٩٢) والبيهقي في شعب الإيمان (٤٩٧٦) من حديث مجمع به.

وأخرجه أحمد (١/ ١٧٦ ح ١٥١٧) والبزار (٤/ ١٧) والضياء المقدسي (٣/ ٢٢٠ ح ١٠٢٥) من حديث عمر بن سعد به.

قلت: حديث أبي داود (٥٠٠٥) والترمذي (٢٨٥٣) وأحمد (٢/ ١٦٥ ح ٦٥٤٣) وسنده حسن يغني عنه ولفظه: ((إن الله يبغض البليغ من الرجال الذي يتخلل بلسانه تخلل الباقرة بلسانه)). رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”تحقیق اللہ عزوجل ایسے آدمی سے غصے ہوتا ہے جو (ناحق) زبان آور ہو (بہت باتیں بنائے) اپنی زبان کو ایسے چلائے جیسے گائے چلاتی ہے (اور لپیٹ لپیٹ کر گھاس کھاتی ہے)۔“

٧١) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ سَمْنٍ سَقَطَتْ فِيْهِ فَأْرَةٌ؟ فَقَالَ: ((خُذُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا مِنَ السَّمْنِ فَاطْرَحُوْهُ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس گھی کے بارے میں پوچھا گیا جس میں چوہیا گر جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اُس چوہیا اور اس کے ارد گرد جو گھی ہے اسے پھینک دو اور باقی گھی لے لو۔''

---

٧١) صحيح.

أخرجه مالك (٢/ ٩٧١ ح ١٨٨١) وعنه البخاري (٥٥٤٠) من حديث مالك به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''وقعت'' کو کاٹ کر ''سقطت'' کیا گیا ہے۔

٧٢) عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَلَمْ تَرَى أَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ؟**)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَلَا تَرُدَّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ؟ فَقَالَ: ((**لَوْلَا حُدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ**)). قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: حِيْنَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، مَا أَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَتِمَّ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ.

عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر رحمہ اللہ نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو خبر دی کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اُن (عائشہ) سے فرمایا: ''کیا تُو نہیں دیکھتی کہ بے شک تیری قوم نے جب کعبہ بنایا تو اُنھوں نے ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر کے بنایا؟'' تو میں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ اس کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر نہیں لوٹاتے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تیری قوم نئی نئی کفر سے مسلمان نہ ہوئی ہوتی تو میں ایسا کر گزرتا۔'' سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو فرمایا: اگر یہ حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو تو میں نہیں سمجھتا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں رکنوں کا استلام چھوڑ دیا جو پتھر (حطیم) سے ملتے ہیں، کیونکہ بیت اللہ کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر مکمل نہیں کیا گیا۔'' (اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں رکنوں کا استلام چھوڑ دیا جو حطیم سے ملتے ہیں)

---

٧٢) صحيح.
أخرجه مالك (١/ ٣٦٣ ح ٨٢٤) وعنه البخاري (٤٤٨٤) ومسلم (١٣٣٣) من حديث مالك به.

٧٣) حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَبْهَانَ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا [فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبِيْهِ أَلْفَا دِرْهَمٍ فَذَكَرَ حَدِيْثًا فِيْهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا] أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيْنَا إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ إِحْدَاكُنَّ وَفَاءٌ لِمَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ فَاضْرِبْنَ دُوْنَهُ الْحِجَابَ.

نبہان مولیٰ اُم سلمہ سے روایت ہے کہ وہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مکہ کے رستے میں چل رہے تھے اور اِس حال میں کہ اُس (نبہان) اس کے مکاتبت (یعنی جس آقا سے آزادی کے لیے قیمت طے پاجائے) میں سے دو ہزار درہم باقی تھے تو انھوں نے اس بارے میں سیدہ اُم

---

٧٣) سندہ ضعیف.

أخرجه الطحاوي في شرح مشكل الآثار (١/ ٢٧٣ ح ٢٩٩) من حديث مالك به.
وأخرجه الترمذي (١٢٦١) والنسائي في الكبرىٰ (٥٠١٣_٥٠١٦) مختصرًا من حديث الزهري به.
قلت: الزهري عنعن ولم يصرح بالسماع بهذا اللفظ.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں بائیں جانب حاشیہ میں درج ذیل اضافہ ہے: "في طريق مكة وقد بقي عليه من مكاتبيه ألفًا درهم، فذكر حديثًا فيه عن أم سلمة رضی اللہ عنہا"۔

فائدہ:

نبہان (مولی ام سلمہ) نے کہا: میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خچر کو لے جا رہا تھا اور وہ خچر پر موجود تھیں تو انھوں نے فرمایا: اے نبہان! تمھارے لین دین کی کتنی رقم باقی ہے؟ میں نے کہا: ایک ہزار درہم، تو انھوں نے پوچھا: کیا تیرے پاس اتنا مال موجود ہے کہ تم یہ رقم ادا کر دو؟ میں نے کہا: جی ہاں! انھوں نے فرمایا: یہ خچر فلاں میرے بھائی یا بھتیجے کے حوالے کر دو اور انھوں نے پردہ ڈال لیا اور کہا: اے نبہان! تجھ پر سلام ہو، یہ آخری موقع تھا جو تو نے مجھے دیکھا ہے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: "اگر تم میں کسی کی ملکیت میں کوئی غلام ہو جس کے ساتھ آزادی کی تحریر و کتابت ہو چکی ہو اور اگر اس غلام کے پاس اتنا مال موجود ہو جس سے وہ آزاد ہو سکتا ہے تو اس سے پردہ کرنا چاہیے۔" تو میں (نبہان) نے کہا: میرے پاس نہ ادا کرنے کے لیے کچھ رقم ہے اور نہ میں ادا کرنے والا ہوں۔ (مسند الحمیدی: ۲۸۹ وسندہ حسن، نیز دیکھئے السنن الکبریٰ للنسائی: ۵۰۱۶ مختصراً وسندہ صحیح)

سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم (عورتوں) سے عہد لیا تھا کہ جب تم سے کسی ایک کے مکاتب غلام کے پاس اتنا مال ہو جو وہ مکاتبت کی رقم سے پورا دے گا تو تم اُس سے پردہ کرو۔" (کیونکہ اب وہ آزادہ ہو جائے گا تو اُس سے اس کی آقا عورت کو پردہ کرنا لازم ہو گا)

٧٤) عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها حَدَّثَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَتْ: مَا مَسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ امْرَأَةً قَطُّ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ قَالَ: ((اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكِ)).

عروہ (بن الزبیر، تابعی) رحمہ اللہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے عورتوں کی بیعت کے بارے میں فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی عورت کو نہیں چھوا، مگر آپ اُس عورت سے زبانی اقرار لیتے۔ توجب آپ (زبانی) بیعت لیتے تو وہ عورت بیعت دے دیتی، تو آپ ﷺ فرماتے: ''تُو چلی جا، تحقیق ہم نے تجھے بیعت کر لیا ہے۔''

٧٥) عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ؟ فَقَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے شہد سے بنی ہوئی شراب کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

---

٧٤) صحيح.
أخرجه مسلم (١٨٦٦) من حديث مالك به.
٧٥) صحيح.
أخرجه البخاري (٥٥٨٥) ومسلم (٢٠٠١) من حديث عائشة رضي الله عنها به.

٧٦) عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر وہ مشروب جو نشہ دے وہ حرام ہے۔''

---

٧٦) صحيح.

أخرجه ابن المقرئ فى المعجم (٩٨٩) من حديث إبراهيم بن طهمان به.

وأخرجه البخاري (٥٥٨٥) ومسلم (٢٠٠١) من حديث الزهري به.

٧٧) عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ [رَجُلٌ] مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَاهُ عُمَرُ رضي الله عنه: أَيُّ سَاعَةٍ هَذِهِ؟ قَالَ: إِنِّيْ شُغِلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ أَنقَلِبْ إِلَى أَهْلِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ التَّأْذِينَ فَلَمْ - يَعْنِيْ: أَزِدْ - أَنْ تَوَضَّأْتُ. فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: الْوُضُوءُ، وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْغُسْلِ.

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک ایک دفعہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے، اسی دوران رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں ایک صحابی مسجد میں داخل ہوا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: یہ آنے کا کون سا وقت ہے؟ تو اُس نے کہا: میں آج (گھر سے باہر کے کام میں) ایسا مشغول ہوا کہ اپنے گھر بھی نہیں لوٹ سکا، یہاں تک کہ میں نے اذان سن لی، سو میں نے وضو سے زیادہ کچھ نہ کیا (اور سیدھا مسجد میں آ گیا)۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وضو ہی (اچھا ہے)، حالانکہ میں جانتا ہوں کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ ہمیں غسل کا حکم دیتے تھے۔

---

٧٧) سنده صحيح.

أخرجه البخاري (٨٧٨) ومسلم (٨٤٥) من حديث الزهري به.

قلت: الزهري صرح بالسماع عند مسلم.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں بائیں جانب حاشیہ میں "رجل" کا اضافہ ہے، یعنی "إذ دخل رجل"۔

٧٨) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِلْمَمْلُوكِ [طَعَامُهُ وَ] كِسْوَتُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا يُطِيْقُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غلام کا کھانا اور اس کے کپڑے اچھے طریقے کے ساتھ اس کے آقا کے ذمہ ہیں اور غلام کو ایسا کام نہ سونپا جائے جس کی وہ طاقت ہی نہیں رکھتا۔''

---

٧٨) صَحِيح.
أخرجه أبو عوانة (١٣/ ١٦٩ ح ٦٥٠٩) والحاكم في معرفة علوم الحديث (ص ٣٧) وابن عبد البر فى التمهيد (٢٤/ ٣٨٣) من حديث إبراهيم بن طهمان به.
وأخرجه مسلم (١٦٦٢) من حديث العجلان به. وانظر الحديث الآتي (١٣٣)
قلت: وهو مقطوع فى الموطأ رواية أبي مصعب الزهري (٢٠٦٤)

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں دائیں جانب حاشیہ میں ''طعامہ'' کا اضافہ ہے۔

فائدہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((ما خففت عن خادمك من عمله كان لك أجرا في موازينك)) تم اپنے خادم سے تھوڑا کام لو گے تو یہ تمھارے میزان میں باعثِ اجر ہوگا۔(المتفق والمفترق: ۳/۱۶۹۲ رقم: ۱۲۰۱ وسندہ صحیح وصححہ ابن حبان، الاحسان: ۴۳۱۴)

٧٩) عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّمَا دَارٍ [أَوْ أَرْضٍ] قُسِّمَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهِيَ عَلٰى قَسْمِ الْجَاهِلِيَّةِ وَأَيُّمَا دَارٍ أَوْ أَرْضٍ قُسِّمَتْ فِي الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى مَا قَسَمَ الْإِسْلَامُ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس گھر یا زمین کی تقسیم جاہلیت میں کی گئی تو وہ جاہلیت کی تقسیم پر ہی رہے گا اور جس گھر یا زمین کی تقسیم اسلام میں کی گئی تو وہ اسلام کی تقسیم پر ہی رہے گا۔''

---

٧٩) سنده صحيح.

أخرجه مالك (٢/ ٧٤٦ ح ١٥٠٤) عن ثور بن زيد مرسلاً.

وأخرجه البيهقي (٩/ ١٢٢) من حديث ابن طهمان به متصلاً.

قال ابن عبد البر: "ورواه إبراهيم بن طهمان عن مالك عن ثور بن زيد عن عكرمة عن ابن عباس. تفرد به عن مالك بهذا الإسناد، وهو ثقة" (التمهيد: ٢/ ٤٨) فيه دليل أن الزيادة من الثقة مقبولة.

قلت: وله شاهد عند أبي داود (٢٩١٤) وغيره.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں دائیں جانب حاشیہ میں "أو أرض" کا اضافہ ہے یعنی "أو أرض قسمت فی الجاهلية"۔

٨٠) عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ؟ اَلْيَوْمُ أُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّيْ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ عزوجل فرمائے گا: میری (عزت و) جلال کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں اُن کو اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دوں گا کہ جس دن میرے (عرش کے) سائے کے علاوہ کسی کا سایہ نہیں۔''

---

٨٠) سندہ صحیح.

أخرجه مالك (٢/ ٩٥٢ ح ١٨٤٠) وعنه مسلم (٢٥٦٦) وغيره.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سات لوگ ایسے ہیں جن کو اللہ عزوجل اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا، جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا سوائے اللہ تعالیٰ کے سائے کے۔

١: انصاف کرنے والا حکمران۔

٢: ایسا نوجوان جس نے اللہ کی عبادت میں پرورش پائی ہو۔

٣: اور ایسا آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے۔

٤: وہ دو آدمی جو اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور اسی (اللہ کی محبت) پہ ہی جمع ہوتے ہیں اور اسی (اللہ کی محبت) پہ جدا ہوتے ہیں۔

٥: وہ آدمی جس کو ایک خوبصورت اور مالدار عورت (برائی کی) دعوت دے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

٦: اور وہ آدمی جس نے ایسا صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

٧: وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھیں (خوف الٰہی سے) بہہ گئیں۔''

(صحیح مسلم: ١٠٣١)

٨١) عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَرْهَدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَجَاءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ مَعَنَا وَقَدِ انْكَشَفَ ثَوْبِيْ عَنْ فَخِذِيْ قَالَ: فَغَمَزَنِيْ وَقَالَ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ؟)).

---

٨١) حسن.

أخرجه أبو داود (٤٠١٤) من حديث مالك به.

وأخرجه الترمذي (٢٧٩٥) من حديث أبي النضر به.

قلت: وله شاهد حسن عند أحمد (٥/ ٢٩٠ ح ٢٢٤٩٤، ٢٢٤٩٥).

تنبیہ:

اس روایت سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو محض کچھا پہنے ہوئے سڑکوں اور پارکوں میں دھندناتے پھرتے ہیں، ان لوگوں کو بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے جو سومنگ پولوں وغیرہ میں نہاتے ہیں، ثقہ تابعی عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں اور ایک آدمی غسل کر رہے تھے اور ہم ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اور ہمیں سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ ہمارے بعد ایسے لوگ ہوں گے جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا: ''پھر ان کے بعد ایسے نالائق جانشین ان کی جگہ آئے جنھوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے تو وہ عنقریب گمراہی کو ملیں گے۔'' (۱۹/ مریم: ۵۹)

(شعب الایمان للبیہقی: ۶/ ۱۶۳ ح ۷۷۸۰ وسندہ حسن)

سیدنا عبداللہ بن جزء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ قریش کے چند بچے اپنی شلواریں اُتار کر کوکلا چھپاکی کھیل رہے تھے، جب ہم ان کے قریب سے گزرے تو انھوں نے (یہ کہہ کر ہمارا مذاق اُڑایا کہ) یہ تو مولوی اور نیکوکار لوگ ہیں، پھر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے تو وہ بچے یونہی کھیل رہے تھے اور تھوڑا اِدھر اُدھر ہوئے، نبی کریم ﷺ غصے کی حالت میں گھر تشریف لے گئے اور فرمایا: ''تعجب ہے! نہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کا حیا کیا اور نہ اس کے رسول ﷺ سے پردہ کیا۔''

سیدنا عبداللہ بن جزء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حجرہ کی دیوار کی پیچھے سے یہ باتیں سن رہا تھا، سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ! ان کے لیے مغفرت کی دعا کیجیے۔

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیسے مغفرت کی دعا کروں؟'' (مسند ابی یعلی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے لیے مغفرت کی دعا نہیں کی)۔

(زوائد مسند احمد: ۴/ ۱۹۱ ح ۱۷۷۱۱ وسندہ صحیح، مسند ابی یعلی الموصلی: ۱۵۴۰، شعب الایمان للبیہقی: ۶/ ۱۵۴ ح ۷۷۶۳)

زرعہ بن عبد الرحمن بن جرہد اپنے والد (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: میں اصحاب صفہ میں سے تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے اور میری رانوں سے میرا کپڑا ہٹا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نے انھیں ڈھانپا اور فرمایا: ''کیا تُو نہیں جانتا کہ بے شک ران ستر (پردے) کا حصہ ہے؟''

٨٢) عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: ((إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ)) الْحَدِيثَ.

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور آپ کی تصدیق کی گئی ہے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ''بے شک تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس حال میں ہوتی ہے کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک بحالتِ نطفہ رہتا ہے، پھر وہ جما ہوا خون بنتا ہے، پھر وہ لوتھڑا بنتا ہے۔'' (راوی نے اس طرح مکمل) حدیث بیان کی۔

---

٨٢) صحيح.
أخرجه البخاري (٣٣٣٢) ومسلم (٢٦٤٣) من حديث الأعمش به.
قلت: الأعمش صرح بالسماع عند البخاري وغيره.

٨٣) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ إِلَى بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ شَيْءٌ يَنْكُتُ بِهِ الْأَرْضَ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيْدَةً)) الْحَدِيثَ أَيْضًا.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں بقیع الغرقد کی طرف نکلے تو آپ ﷺ بیٹھ گئے تو ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے اور آپ ﷺ کے پاس کوئی چھیڑی تھی جس کے ساتھ آپ ﷺ کچھ دیر زمین کریدتے رہے پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور فرمایا: ''کوئی بھی (مکلفین میں سے) سانس لینے والی جان نہیں مگر اُس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں لکھ دیا جاتا ہے اور مگر بلاشبہ (اُس کے لیے) بد بختی یا خوش بختی لکھ دی جاتی ہے۔'' (راوی نے) اسی طرح حدیث بیان کی۔

---

٨٣) سنده صحيح.
أخرجه البخاري (١٣٦٢) ومسلم (٢٦٤٧) من حديث منصور بن المعتمر به.

٨٤) عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه [عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما] قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ طَيِّبُ الرِّيحِ جَيِّدُ الثِّيَابِ فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ)). قَالَ: ادْنُ . فَدَنَا. ثُمَّ قَامَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: بِاللّٰهِ إِنْ رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ رَجُلًا أَحْسَنَ قَامَةً وَلَا أَحْسَنَ وَجْهًا وَلَا أَطْيَبَ رِيحًا وَلَا أَجْوَدَ ثِيَابًا وَلَا أَشَدَّ تَوْقِيرًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُ. ثُمَّ قَالَ: ادْنُ؟ قَالَ: ((ادْنُ)) . فَدَنَا. ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: لَنَا مِثْلَ مَا قَالَ لَنَا، ثُمَّ قَالَ: ادْنُ؟ فَقَالَ: ((ادْنُ)). فَدَنَا. حَتّٰى وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: ((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ)). فَذَكَرَهُ وَذَكَرَ فِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((هٰذَا جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک آپ ﷺ کے پاس ایک خوبصورت چہرے والا آدمی آیا، عمدہ خوشبو والا اور اس نے

---

٨٤) صحيح.
أخرجه ابن أبي شيبة (٦/ ١٧٠ ح ٣٠٤٢٩) من حديث عطاء بن السائب به.
وأخرجه مسلم (٨) من حديث ابن بريدة عن يحيي بن يعمر به.
وله شواهد عند البخاري (٤٧٧٧) ومسلم (١٠) وغيرهما.

مخطوط سے موازنہ:
مخطوط میں "عن أبيه" کو کاٹ کر بائیں جانب حاشیہ میں "عن ابن عمر" لکھا ہے۔
مخطوط میں "فقال: وعليك السلام. قال: ادن. فدنا" کے بعد درج ذیل عبارت کاٹی گئی ہے "حتى وضع يديه على ركبتيه ثم قال: ما الإيمان؟ قال: أن تومن بالله"۔
مخطوط میں دو مقامات پر "ادن" ہے لیکن مطبوعہ کتاب میں "ادنو" لکھا ہے۔

نئے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ تو اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ پر سلامتی ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر بھی سلامتی ہو'' اور فرمایا: ''قریب ہو جاؤ۔'' تو وہ آدمی قریب ہو گیا، پھر وہ کھڑا ہوا تو آپ ﷺ کے صحابہ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے آج کے دن تک اس سے اچھی قامت (خوبصورت جسم) والا کوئی آدمی نہیں دیکھا اور نہ ہی اُس سے خوبصورت چہرے والا اور نہ ہی بہترین خوشبو والا اور نہ ہی عمدہ کپڑوں والا اور نہ ہی سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی عزت کرنے والا۔ پھر اُس (آدمی) نے کہا: کیا میں قریب ہو جاؤں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں قریب ہو جاؤ'' تو وہ قریب ہو گیا۔ پھر وہ کھڑا ہوا اور ہمارے لیے وہی بات کی جو اُس نے ہمارے لیے کی۔ پھر اُس نے کہا: کیا میں قریب ہو جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں قریب ہو جاؤ'' تو وہ قریب ہو گیا۔ یہاں تک کہ اُس نے اپنے دونوں ہاتھ (نبی ﷺ کی) رانوں پر رکھ دیئے، پھر اُس نے کہا: ایمان کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہ تم اللہ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب پر اور نبیوں پر ایمان لاؤ۔'' تو (راوی نے) حدیث بیان کی اور اس میں ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ جبریل علیہ السلام تھے۔ تمھارے پاس تمھیں تمھارا دین سکھلانے آئے تھے۔''

=

فائدہ:

اس حدیث کی بعض سندوں میں الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إياك والبدع؛ والذي نفس محمد بيده، لايبتدع رجل فى الإسلام شيئًا ليس منه، ألا ما خلف خير مما ابتدع)) بدعت سے بچو! اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اسلام میں کوئی آدمی ایسی چیز ایجاد نہیں کرتا جو اس میں نہ ہو، خبردار! جو پہلے گزر چکا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو بدعت (بعد میں ایجاد کی گئی) ہے۔ (امالی ابن بشران: ۲/۱۶۳ ح ۱۲۶۷ وسندہ صحیح، ۱/۱۴۰ ح ۳۰۹)

٨٥) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ [عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنهما] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَا يُعْدِيْ شَيْءٌ شَيْئًا)). فَقَالُ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَإِنَّ النُّقْبَةَ لَتَكُوْنُ بِمِشْفَرِ الْبَعِيْرِ أَوْ بِذَنَبِهِ فَتَكُوْنُ فِي الْإِبِلِ الْعَظِيْمَةِ فَتَجْرَبُ مِنْ عِنْدِ آخِرِهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((فَمَنْ أَجْرَبَ الْأَوَّلَ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ، خَلَقَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ وَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَمُصِيبَتَهَا وَرِزْقَهَا)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی نہیں (یعنی ایک دوسرے کو نہیں لگتی)۔'' تو ایک دیہاتی نے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً خارش کا ایک پھوڑا اونٹ کے ہونٹ یا دُم پر ہوتا ہے۔ تو جب وہ اونٹ دوسرے اونٹوں کے بڑے ریوڑ میں داخل ہوتا ہے وہ سارے یہاں تک کہ آخری اونٹ تک خارش زدہ ہو جاتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ کوئی بیماری متعدی ہوتی ہے نہ ہی صفر کا مہینہ منحوس ہے اور نہ ہی بد فالی کوئی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر جان پیدا کی تو اس کی زندگی، اس کی مصیبت اور اُس کا رزق لکھ دیا۔''

---

٨٥) حسن.

أخرجه الترمذي (٢١٤٣) من حديث سفيان الثوري به.

قلت: سفيان الثوري تابع أبوه سعيد بن مسروق عند الطحاوي، أنظر معاني الآثار (٤/ ٣٠٨) من حديث سعيد بن مسروق عن عمارة عن أبي زرعة عن رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم، وسنده حسن. وله بعض شواهد عند البخاري (٥٧١٧، ٥٧٧٠) ومسلم (٢٢٢٠) وغيرهما.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں بائیں جانب حاشیہ میں ''عن ابن مسعود'' کا اضافہ ہے۔

مخطوط میں اس حدیث کے بعد لکھا ہے: ''تم الجزء الأول''۔

٨٦) وَبِهِ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ خُزَامَةَ [أَحَدُ بَنِى الْحَارِثِ بْنِ سَعْدٍ] عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ دَوَاءً نَتَدَاوَى [بِهِ] وَرُقًى نَسْتَرْقِى بِهَا وَتُقَاةً نَتَّقِى بِهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ ذَلِكَ الْقَدَرُ)).

بنو حارث بن سعد قبیلہ کے رہائشی ابو خزامہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ (ﷺ) کا دوا کے بارے میں کیا خیال ہے جس کے ذریعے ہم علاج کرتے ہیں اور دم جس کے ذریعے ہم علاج کرتے ہیں۔ اور بچاؤ کی وہ چیزیں جن کے ذریعے ہم بچاؤ کرتے ہیں؟ آپ (ﷺ) کا ان کے متعلق کیا خیال ہے؟ کیا یہ تمام چیزیں اللہ کی تقدیر سے کچھ لوٹاتی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک یہ سب بھی تقدیر میں سے ہیں۔“

---

٨٦) صحيح.

أخرجه الترمذي (٢٠٦٥) وابن ماجه (٣٤٣٧) من حديث الزهري به.

قلت: وله شاهد حسن عند ابن حبان (الاحسان: ١٣/ ٤٦٥ ح ٦١٠٠) وفيه يحيي بن محمد بن عمرو الفقيه: وثقه ابن حبان بتصحيح حديثه، وقال الذهبي فيه: ”وكان من كبار الشهود ..... وكان عاقلاً، كثير التلاوة، له جلالة فى النفوس“ (تاريخ الاسلام: ٢٣/ ٢٢٦) ونقل الذهبي قول ابن زولاق يعني الحسن بن إبراهيم بن زولاق (متوفى ٣٨٧ هـ) أنه قال: ”كان من كبار شهود مصر وقرائهم وعبادهم“.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں بائیں جانب حاشیہ میں ”أحد بني الحارث بن سعد“ کا اضافہ ہے۔

مخطوط میں ”نتداوى بها“ ہے اور لفظ ”بها“ کے اوپر علامت تصحیح ہے۔

٨٧) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الدَّهْرَ الطَّوِيْلَ [بِأَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يَخْتِمُ اللّٰهُ عَمَلَهُ بِأَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الدَّهْرَ الطَّوِيْلَ] بِأَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يَخْتِمُ اللّٰهُ عَمَلَهُ بِأَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَجْعَلُهُ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک انسان ایک لمبے عرصے تک جنت والوں کے عمل کرتا رہتا ہے، پھر اللہ اُس کا خاتمہ جہنم والوں کے اعمال کے ساتھ کرتا ہے اور بے شک انسان ایک لمبے عرصے تک جہنم والوں کے اعمال کرتا رہتا ہے، پھر بے شک اللہ اس کا خاتمہ جنت والوں کے اعمال کے ساتھ کرتا ہے تو اللہ اسے جنت والوں میں سے کر دیتا ہے۔“

---

٨٧) سندہ صحيح.

أخرجه مسلم (٢٦٥١) من حديث العلاء بن عبد الرحمٰن به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں دائیں جانب حاشیہ میں ”بأعمال أهل الجنة ثم يختم الله عمله بأعمال أهل النار وان الرجل ليعمل الدهر الطويل“ کا اضافہ ہے۔

٨٨) وَبِهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَنْذُرُوْا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا مِنَ الْقَدَرِ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ (مالی وغیرہ) نذر نہ مانو کیونکہ بے شک نذر تقدیر میں سے کچھ دُور نہیں کر سکتی اور ہاں البتہ اس کے ذریعے سے بخیل انسان سے مال نکالا جاتا ہے۔''

٨٩) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے مباحثہ کیا۔'' (اور سیدنا آدم علیہ السلام سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے)

---

٨٨) سنده صحيح.
أخرجه مسلم (١٦٤٠) من حديث العلاء به.
وانظر الحديث الآتي (٩٠)

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''يستخرج به من النخيل'' لکھا ہے۔

٨٩) صحيح.
أخرجه الترمذي (٢١٣٤) وأحمد (٢/ ٣٩٨ ح ٩١٧٦) من حديث الأعمش به.
قلت: وله شاهد صحيح فى كتاب التوحيد لابن خزيمة بتحقيقي (ح ٩).
وانظر الحديث الآتى (٩٣)

٩٠) عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ النَّذْرَ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَلٰكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيْلِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک نذر تقدیر سے کچھ بھی دُور نہیں کرتی اور لیکن یقیناً اس کے ذریعے بخیل انسان سے مال نکالا جاتا ہے۔"

---

٩٠) سنده صحيح.

أخرجه البخاري (٦٦٠٨) ومسلم (١٦٣٩) من حديث منصور به.

وانظر الحديث السابق (٨٨)

٩١) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ عَمَلَنَا هٰذَا لِمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ أَوْ لِمَا يُأْتَنَفُ؟ قَالَ: ((بَلْ لِمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ)). قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: فَفِيمَا الْعَمَلُ إِذَنْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اعْمَلُوا فَإِنَّ كُلًّا لَا يَنَالُ إِلَّا بِعَمَلٍ)). فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: ذَاكَ حِيْنَ نَجْتَهِدُ.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیں ہمارے اس عمل کے بارے میں کیا خیال ہے، کیا اسے پہلے سے لکھا جا چکا ہے یا از سرے نو اس کا آغاز ہو گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ پہلے سے ہی تقدیر میں سے لکھے جا چکے ہیں۔'' تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اب عمل کس کے لیے کریں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم عمل کرتے

٩١) سندہ ضعیف.
أخرجه الخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق (٢/ ٣٥٢، تحت ذكر محمد بن أبي حفصة) من حديث إبراهيم بن طهمان به. وأخرجه ابن أبي عاصم في السنة (١٦١) من حديث الزهري به.
قلت: الزهري مدلس وعنعن، وفيه علة أخرىٰ.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''أعمالنا'' کو کاٹ کر ''عملنا'' کیا گیا ہے۔

فائدہ:

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کے لیے اس کا جہنم والا ٹھکانا اور جنت والا ٹھکانا لکھ دیا گیا ہے۔''
لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ہم اپنے اس نوشتہ تقدیر پر ہی کیوں نہ توکل کر بیٹھیں اور عمل چھوڑ دیں؟
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عمل کرو، ہر ایک کے لئے وہی آسان کر دیا گیا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ جو نیک بختوں میں سے ہے، اس کے لئے نیک بختی والے اعمال آسان کر دیئے جائیں گے اور جو بد بختوں میں سے ہے، اس کے لئے بد بختی والے اعمال آسان کر دیئے جائیں گے۔''
(صحیح بخاری: ۱۳۶۲، ۴۹۴۹، صحیح مسلم: ۲۶۴۷، نیز دیکھئے اضواء المصابیح فی تحقیق مشکوۃ المصابیح: ۸۵)

رہو، کیونکہ ہر صرف عمل سے ہی حاصل ہوتی ہے۔'' تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس لیے تو ہم محنت و کوشش کرتے ہیں۔

٩٢) عَنْ هِشَامٍ – صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ – عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيْ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: إِنَّ لِيْ وَلِيْدَةً أَعْزِلُ عَنْهَا وَأَنَا أُرِيْدُ مَا يُرِيْدُ الرَّجُلُ وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ وَتَزْعُمُ يَهُوْدُ أَنَّ الْعَزْلَ [الْمَوْءُ وْدَةُ] الصُّغْرٰى؟ فَقَالَ: ((كَذَبَتْ يَهُوْدُ، لَوْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَصْرِفَهُ)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: بے شک میری ایک لونڈی ہے جس سے میں عزل کرتا ہوں اور میں وہی چاہتا ہوں جو ایک مرد چاہتا ہے (یعنی اسے بطور بیوی استعمال کرتا ہوں) اور میں پسند نہیں کرتا ہوں کہ وہ حاملہ ہو جائے۔ اور یہودی سمجھتے ہیں کہ عزل معمولی طریقے سے زندہ درگور کرنا ہے۔ تو

---

٩٢) **سندہ ضعیف.**

أخرجه النسائي فى الكبرىٰ (٨/ ٢٢٢ ح ٩٠٣١) من حديث يحيي بن أبي كثير به.

قلت: أبو رفاعة أو رفاعة وغيره: لم أجد من وثقه وقال ابن حجر العسقلاني: "مقبول". (تقريب التهذيب: ١٩٥١)

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں "المودة الصغرىٰ" لکھا ہے۔

فائدہ:

رواه النسائي فى الكبرىٰ (٨/ ٢٢٦ ح ٩٠٤٣) والبزار (البحر الزخار: ١٤/ ٣٢٢ ح ٧٩٧٩ واللفظ له) والبيهقي (٧/ ٢٣٠) بسند حسن من حديث أبي هريرة رضي الله عنه قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن العزل، قالوا: إن اليهود تزعم أن العزل هي الموءودة الصغرىٰ. قال: ((كذبت يهود)) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا، انھوں نے کہا: بلاشبہ یہودی یہ گمان کرتے ہیں کہ عزل موؤدۃ صغریٰ ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "یہود نے جھوٹ کہا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہودی جھوٹ بولتے ہیں اگر اللہ اُس (جان) کو پیدا کرنا چاہے تو تم اُس (جان) کو پھیرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔''

صحیح مسلم (۱۴۳۸) میں ہے کہ سئل رسول الله ﷺ عن العزل؟ فقال: ((ما من كل الماء يكون الولد، وإذا أراد الله خلق شيء لم يمنعه شيء)) رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا تمام پانی (منی) سے بچہ بنتا ہے؟ اور جب اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے کسی چیز کے پیدا کرنے کا (تو) اُسے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔

قلت: رواه الطحاوي (معاني الآثار: ٣/ ٣٢ ح ٤٣٥٠، مشكل الآثار: ٥/ ١٧٥) بسند صحيح عن عبيد الله بن عدي بن الخيار قال: تذاكر أصحاب النبي ﷺ عند عمر بن الخطاب رضي الله عنه العزل، فاختلفوا فيه، فقال عمر رضي الله عنه: قد اختلفتم وأنتم أهل بدر الخيار، فكيف بالناس بعدكم إذ تناجى رجلان؟ فقال عمر رضي الله عنه: ما هذه المناجاة؟ قال: إن اليهود تزعم أنها الموءودة الصغرى، فقال علي رضي الله عنه: إنها لا تكون موءودة حتى تمر بالتارات السبع ﴿ولقد خلقنا الإنسان من سلالة من طين﴾ إلى آخر الآية.

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس عزل کے بارے میں مذاکرہ کیا اور اس کے بارے میں اختلاف کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اختلاف کیا ہے حالانکہ تم اہل بدر (اور) بہترین لوگ ہو۔ سو تمھارے بعد کے لوگ کیسے ہوں گے؟ جبکہ دو آدمی آپس میں سرگوشی کر رہے تھے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سرگوشی کیسی ہے؟ فرمایا: یہودی یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ موؤدۃ صغریٰ ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ موؤدۃ نہیں یہاں تک کہ سات حالات سے نہ گزر جائے۔ (پھر یہ آیت تلاوت فرمائی): ﴿اور بلاشبہ یقیناً ہم نے انسان کو حقیر مٹی کے ایک خلاصے سے پیدا کیا﴾ آخر آیات تک۔ (۲۳/المومنون: ۱۲)

٩٣) عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسٰى فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے آپس میں مباحثہ کیا تو آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔''

---

٩٣) سنده صحيح.
أخرجه مسلم (٢٦٥٢) من حديث أبي هريرة رضی اللہ عنہ به.
وانظر الحديث السابق (٨٩)

٩٤) عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ [أَبِي] الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَكُنَّا نَعْزِلُ [عَنْهُنَّ]. فَقُلْنَا: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا لَا نَسْأَلُهُ عَنْ هٰذَا؟ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ وَمَا يُقَدَّرُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ)).

سیدنا ابو سعید (خدری) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حنین کے دن لونڈیوں کے ساتھ شب باشی کی تو ہم نے ان سے عزل کیا۔ تو ہم نے (آپس میں) کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان ہیں۔ ہم اس بارے میں آپ ﷺ سے پوچھ کیوں نہ لیں؟ تو ہم نے اس کے بارے میں سوال کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر پانی سے بچہ ہو ایسے نہیں ہوتا ہے اور تقدیر میں (بچہ پیدا) ہونا لکھا ہو تو وہ (پیدا) ہو کر ہی رہتا ہے۔''

---

٩٤) سنده صحيح.

أخرجه ابن مندة في التوحيد (٣٧٢، نسخة أخرىٰ: ٣٣٠) من حديث إبراهيم بن طهمان به. وأخرجه أحمد (٣/ ٤٩ ح ١١٤٦٢) وأبو داود الطيالسي (٢٢٨٩) والطحاوي في شرح مشكل الآثار (١٠/ ٦٦ ح ٣٩٢٣) من حديث أبي إسحاق الهمداني به.

قلت: أبو الوداك جبر بن نوف الهمداني صدوق ثقة.

وأبو إسحاق السبيعي الهمداني صرح بالسماع عند أبي داود الطيالسي والطحاوي في شرح مشكل الآثار وغيره، وتابعه علي بن أبي طلحة عند البخاري في التاريخ الكبير (٦/ ٢٨١ رقم: ٢٤٠٦) وسنده حسن.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''عن الوداك'' لکھا ہے اور ''عن'' کے اوپر حاشیہ (ا) کی طرف اشارہ ہے لیکن وہ حاشیہ نہیں ملا۔

التوحید لابن مندہ میں امام ابراہیم بن طہمان کی سند سے ''عن أبي الوداك جبر بن نوف'' ہے۔

مخطوط میں ''كنا نعزل عنهم'' لکھا ہے اور ''عنهم'' کے اوپر تصحیح کا اشارہ ہے، نیز التوحید لابن مندہ میں امام ابراہیم بن طہمان کی سند سے ''عنهن'' ہے۔

٩٥) عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ شَيْخٍ الْهُنَآئِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ دَخَلَ بَيْتًا فِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ رضی اللہ عنہما. فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ لِمُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ فَأَعْظَمَهُ [وَيُعَجِّبُهُ] فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: اجْلِسْ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الْعِبَادُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

ابو شیخ الہنائی سے روایت ہے کہ بے شک سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما ایک گھر میں داخل ہوئے جس میں سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے تو سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی تعظیم میں کھڑے ہو گئے، وہ انھیں پسند کرتے تھے۔ تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: ''بیٹھ جایئے! کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے لیے تعظیماً کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

---

٩٥) صحيح.

أخرجه الآجري في الشريعة (٥/ ٢٤٦٤ ح ١٩٥١) من حديث ابن طهمان به.

قلت: أبو شيخ الهنائي تابعه أبو مجلز لاحق بن حميد عند أبي داود (٥٢٢٩) والترمذي (٢٧٥٥) وابن سعد في الطبقات (متمم الصحابة: ٥١٧ وسنده صحيح، طبع مكتبة الخانجي: ٦/ ٤٧٧). وله شاهد حسن عند الطبراني (١٩/ ٣٦٢) وفيه سهل بن موسىٰ شيران القاضي الرامهرمزي: وله ترجمة في الأنساب للسمعاني (٦/ ٤٧ ت الرامهرمزي) والإكمال لابن ماكولا (١/ ٤٦١ ت البختري) وتكملة الإكمال لابن نقطة (٣/ ٤٦٤ ت شيران) وتوضيح المشتبة لابن ناصر الدين (٥/ ٣٨٤ ت حرف الشين) ووثقه أبونعيم الأصبهاني (المستخرج: ٢/ ٢٥٢ ح ١٤٦٧) والضياء المقدسي (٤/ ٢١٥ ح ١٤٣٠) بتصحيح حديثه وقال الهيثمي في حديثه: "رواه الطبراني ورجاله ثقات" (مجمع الزوائد: ٤/ ٣٣٥ ح ٧٧٦٤)

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''ویعجبہ'' واضح نہیں ہے اور الشریعہ للآجری میں امام ابن طہمان کی سند سے ''ویفخمہ'' ہے۔

٩٦) عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ قَرَأْتُ مُحْكَمَ الْقُرْآنِ وَأَنَا مَخْتُوْنٌ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے اور میں نے قرآن کے احکامات پڑھ لیے تھے اور میرا ختنہ ہو گیا تھا (یعنی بالغ تھا) اور میری عمر تقریباً دس سال تھی۔

٩٧) عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو میں پندرہ سال کا تھا۔

---

٩٦) **ضعيف.**
أخرجه أحمد (١/ ٣٥٧ ح ٣٣٥٧) من حديث شعبة به.
قلت: قال أحمد بن حنبل فيما رواه ابنه عبد الله عنه: "حديث أبى بشر عندي واه، قد روى أبو إسحاق عن سعيد فقال: خمس عشرة"
(سير أعلام النبلاء: ٣/ ٣٣٦)

فائدہ:
سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: جب نبی کریم ﷺ فوت ہوئے تو آپ کی عمر کیا تھی؟ تو انھوں نے فرمایا: ان دنوں میرا ختنہ ہو چکا تھا اور عرب ختنہ نہیں کرتے تھے جب تک لڑکا نوجوانی کی دہلیز کو نہ پہنچ جائے۔
(صحیح بخاری: ٦٢٩٩)

٩٧) **سنده صحيح.**
أخرجه أحمد (١/ ٣٧٣ ح ٣٥٤٣) من حديث شعبة به.
قلت: رواية شعبة عنِ المدلسين محمولة على السماع.

٩٨) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: أُتِيَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ بِإِدَاوَةٍ فَصُبَّ لَهُ لِيَشْرَبَ فَإِذَا هُوَ لَبَنٌ فَضَحِكَ فَقِيْلَ لَهُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرَنِيْ أَنَّ آخِرَ شَرَابٍ أَشْرَبُهُ لَبَنٌ حَتّٰى أَمُوْتَ.

ابو البختری (سعید بن فیروز رحمہ اللہ، تابعی) نے فرمایا: سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک برتن (پیالہ) لایا گیا تو اُس میں موجود چیز کو ایک پیالے میں انڈیلا گیا تاکہ آپ رضی اللہ عنہ اسے نوش فرمائیں۔ تو سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ (اُسے دیکھ کر) ہنسنے لگے۔ تو کہا گیا: آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ تو انھوں نے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر دی تھے کہ سب سے آخری چیز جو میں اپنی موت سے پہلے پیوں گا وہ دودھ ہو گا۔

---

٩٨) **سندہ ضعیف جدًا.**

أخرجه أحمد (٤/ ٣١٩ ح ١٨٨٨٠) وابن سعد في الطبقات (٣/ ٢٥٧) وابن أبي شيبة (٧/ ٥٥٢ ح٣٧٨٧٧) من حديث حبيب بن أبي ثابت به.

قلت: الحسن بن عمارة متروك ضعيف جدًا، وحبيب بن أبي ثابت مدلس ولم يصرح بالسماع، وفيه علة أخرىٰ.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں "بإداوة" کے بعد "فيها" لکھ کر کاٹ دیا گیا ہے۔

فائدہ:

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اليوم نلقي حبيبنا محمدًا ﷺ عهد إلي أن آخر زادك من الدنيا ضيح من لبن"

آج ہم اپنے حبیب محمد ﷺ سے ملاقات کریں گے، آپ ﷺ نے مجھ سے عہد لیا تھا (یعنی خبر دی تھی) کہ دنیا سے تمھارا آخری زادِ راہ ایسا پتلا دودھ ہو گا جس میں پانی کی آمیزش ہوتی ہے۔

(مستدرک حاکم: ۳/۳۸۹ ح ۵۶۶۸ وسندہ حسن)

٩٩) عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَمَدَحَ أَمِيْرًا مِنَ الْأُمَرَاءِ فَقَامَ إِلَيْهِ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ رضي الله عنه فَحَثَا فِيْ وَجْهِهِ التُّرَابَ ثُمَّ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَحْثِيَ فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ.

ابو معمر (تابعی) رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک شخص کھڑا ہوا اور امراء (حاکموں) میں سے کسی امیر کی تعریف کرنے لگا تو سیدنا مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ اُس کی طرف کھڑے ہوئے اور اُس کے منہ میں مٹی ڈالنے لگے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈال دیں۔

---

٩٩) صحيح.

أخرجه مسلم (٣٠٠٢) من حديث حبيب بن أبي ثابت به.

١٠٠) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى يَرَاهُمُ الَّذِيْنَ أَسْفَلُ مِنْهُمْ كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فِيْ أُفُقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک (جنت میں) بلند درجات والوں کو اُن سے نیچے درجات والے ایسے دیکھیں گے جیسے بلند ستارے کو آسمان کے اُفق (کناروں) میں دیکھا جاتا ہے۔ اور بے شک سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اُنھی (بلند درجات والوں) میں سے ہوں گے۔ اور یہ دونوں کس قدر مزے میں ہیں (یعنی خوش نصیب ہیں)۔''

---

١٠٠) **حسن.**

أخرجه أبو داود (٣٩٨٧) والترمذي (٣٦٥٨) وابن ماجه (٩٦) و ابن عدي فى الكامل (٧/ ٨٤) من حديث عطية العوفي به.

قلت: الحسن بن عمارة متروك ضعيف جدًا، وعطية العوفي: ضعيف مدلس.

لكن له شاهد حسن عند البزار (البحر الزخار: ١٧/ ٨٤ ح ٩٦١٩) والطبراني فى الأوسط (٦/ ١٣٢ ح ٦٠٠٦) وهو بها صحيح.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''عن أبي عطية بن سعد'' ہے اور لفظ ''أبي'' پر تصحیح کا اشارہ ہے۔

فائدہ:

امام ابن مندہ رحمہ اللہ (متوفی ۵۱۱ھ) فرماتے ہیں: ''حبهما إيمان وبغضهما نفاق'' سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے محبت ایمان (کی علامت) اور اُن سے بغض نفاق (منافقت) ہے۔

(جزء فیہ ذکر ابی القاسم الطبرانی: ص ۴۶)

١٠١) عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ قُلْتُ: أَنَا. فَقَالَ: إِنَّكَ لَجَرِيءٌ حَدِّثْنَا. فَقُلْتُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تَكُوْنُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ)) الْحَدِيْثَ.

سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جسے نبی کریم ﷺ کی فتنہ کے بارے میں مروی حدیث یاد ہے؟ تو میں نے کہا: مجھے یاد ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ فرمایا: آپ بہادر ہیں، ہمیں وہ حدیث بیان کیجئے۔ میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''آدمی کی آزمائش اُس کے گھر، اس کے مال، اس کی اولاد اور اس کی لونڈی میں ہے۔ تو نماز اُس کا کفارہ بنتی ہے۔'' (راوی نے) مکمل حدیث بیان کی۔

---

١٠١) صحيح.
أخرجه البخاري (٥٢٥) ومسلم (١٤٤) من حديث الأعمش به.

١٠٢) عَنْ أَبَانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِيْ كَرِبَ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِيْمَا يَذْكُرُ عَنْ رَبِّهِ:

((يَقُوْلُ اللّٰهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ أَغْفِرُ لَكَ كُلَّ مَا كَانَ فِيْكَ وَلَوْ لَقِيتَنِيْ بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيْئَةً لَقِيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً بَعْدَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا وَلَوْ أَذْنَبْتَ حَتّٰى تَبْلُغَ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِيْ)).

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (یعنی حدیث قدسی ہے): ''اے آدم کے بیٹے! جب تُو نے مجھے پکارا اور مجھ سے اُمید رکھی تو میں تیرے گناہ معاف کر دوں گا اور اگر تُو مجھے زمین کے برابر بھی گناہوں کے ساتھ ملا تو میں تجھے اسی (زمین) کے برابر مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تُو نے میرے ساتھ کوئی شریک نہ ٹھہرایا ہو۔ اور اگر تُو اتنے گناہ کرے گا کہ وہ آسمان کے کناروں کے برابر بھی ہو جائیں، پھر بھی اگر تُو مجھ سے بخشش مانگے تو میں تجھے معاف کر دوں گا اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔''

---

١٠٢) سندہ حسن.

أخرجه الطبري فی تهذيب الآثار (مسند عباس: ٩٤٢، ٩٤٣) وأبو عوانة (١٩/ ٤١٨ ح ١١٢٥٦، ١١٢٥٧) والبغوي في شرح السنة (٥/ ٧٥ ح ١٢٩٢) من حديث شهر بن حوشب به. وأخرجه الترمذي (٣٥٤٠) من حديث أنس رضي الله عنه به.

قلت: أبان بن صالح بن عمير بن عبيد: قال الحافظ ابن حجر العسقلاني: "وثقه الجمهور". (هدى السارى: ص ٤٥٦)

وشهر بن حوشب: وثقه الجمهور، وقال النووي عنه: "وقد جرحه جماعة لكن وثقه الأكثرون ....." (المجموع شرح المهذب: ١/ ٣٧٠)

ومعدي كرب الهمداني التابعي: ذكره ابن حبان فی الثقات وروى له أبو عوانة فی المستخرج على صحيح مسلم وقال الهيثمي في حديثه: "رواه أحمد ورجاله ثقات".

١٠٣) حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ فَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا وَأَشْرَكَ فِيْهِ غَيْرِي فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ وَهُوَ لِلَّذِيْ أَشْرَكَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں شرک کرنے والوں کے شرک سے بے پرواہ ہوں تو جس کسی نے بھی کوئی عمل کیا اور اُس (عمل) میں میرے علاوہ کسی دوسرے کو بھی شریک کیا تو میں اِس سے بَری ہوں اور وہ (عمل) اُسی (بندے) کے لیے ہے جسے میرا شریک ٹھہرایا گیا ہو۔''

---

١٠٣) سنده صحيح.
أخرجه مسلم (٢٩٨٥) من حديث العلاء بن عبد الرحمٰن به.

١٠٤) حَدَّثَنِيْ الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِحَسَنَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا: كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَإِنْ هَمَّ عَبْدِى بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ أَكْتُبْهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا: كَتَبْتُهَا لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتے ہیں: جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور اُس (نیکی) پر عمل نہیں کرتا تو میں اِس (ارادے) پر اُس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہوں۔ تو اگر وہ اُس پر عمل بھی کر لے تو اُس کے لیے دس سے لے کر سات سو گناہ تک نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ اور اگر میرا بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرے اور اُس (گناہ) پر عمل نہ کرے تو میں اِس (ارادے) کی وجہ سے اُس پر گناہ نہیں لکھتا اور وہ اس پر عمل بھی کر لے تو میں اُس کے لیے ایک گناہ لکھ دیتا ہوں۔''

---

١٠٤) سنده صحيح.
أخرجه مسلم (١٢٨) من حديث العلاء بن عبد الرحمٰن به.
وأخرجه البخاري (٧٥٠١) من حديث أبي هريرة رضي الله عنه به.

١٠٥) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اسْتَقْرَضْتُ عَبْدِيْ فَلَمْ يُقْرِضْنِيْ وَشَتَمَنِيْ عَبْدِيْ وَلَمْ يَنْبَغِيْ لَهُ شَتْمِيْ، يَقُوْلُ: وَادَهْرَاهُ وَأَنَا الدَّهْرُ)) ثَلَاثًا.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میں نے اپنے بندے سے قرضہ مانگا تو اُس نے مجھے قرضہ نہیں دیا، اور میرے بندے نے مجھے گالی دی حالانکہ مجھے گالی دینا اُسے زیب نہیں دیتا، وہ بندہ کہتا ہے: ہائے (بُرا) زمانہ! حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔'' تین مرتبہ ایسا فرمایا۔

---

١٠٥) سنده صحيح.
أخرجه أحمد (٢/ ٣٠٠ ح ٧٩٨٨، ١٦/ ٣٤٠ ح ١٠٥٧٨) وابن خزيمه (٢٤٧٩) والبزار (البحر الزخار: ١٥/٧٩ ح ٨٣٢١) وأبو يعلى الموصلي (١١/ ٣٥٣ ح ٦٤٦٦) والحاكم (١/ ٤١٨ ح ١٥٢٦ وقال: "صحيح على شرط مسلم" ووافقه الذهبي) من حديث العلاء بن عبد الرحمٰن به.

فائدہ:

اللہ عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں: ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ لَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ﴾ کون ہے وہ جو اللہ کو قرض دے، اچھا قرض، تو وہ اسے اس کے لیے کئی گنا کر دے اور اس کے لیے باعزت اجر ہو۔ (٥٧/الحدید: ١١)

١٠٦) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللّٰهُ أَشَدُّ غَيْرَةً)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن غیرت مند ہوتا ہے اور اللہ سب سے زیادہ غیرت مند ہے۔''

---

١٠٦) سنده صحيح.
أخرجه مسلم (٢٧٦١) من حديث العلاء بن عبد الرحمٰن به.
وأخرجه البخاري (٥٢٢٣) من حديث أبي هريرة رضی اللہ عنہ به.

تنبیہ:
مومن بھی غیرت مند ہوتا ہے، اللہ عزوجل سب سے زیادہ غیرت مند ہے، لیکن انگریزی دَور میں پیدا ہو جانے والے دیوبندی فرقے کے بانی محمد قاسم نانوتوی نے اپنے بارے میں گواہی دی: ''میں بے حیا ہوں، اس لیے وعظ کہہ لیتا ہوں'' (سوانح قاسمی ۱/۳۹۹، ۴۰۷)

١٠٧) عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَالصَّوْمُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ إِنَّهُ يَذَرُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ مِنْ أَجْلِيْ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ عزوجل فرماتے ہیں: ایک نیکی اپنے جیسی دس نیکیوں کے برابر ہے اور روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ بے شک وہ (بندہ) اپنا کھانا اور پینا میری خاطر چھوڑتا ہے۔ اور روزے دار کے منہ کی بدلی ہوئی سانس اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔"

---

١٠٧) صحيح.
أخرجه أحمد (٢/ ٢٣٤ ح ٧١٩٥) من حديث هشام بن حسان به.
وأخرجه البخاري (١٩٠٤، ٥٩٢٧) من حديث أبي هريرة رضي الله عنه به.
وانظر الحديث السابق (١٠٤)

فائدہ:

اللہ عزوجل فرماتے ہیں: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾
جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہوں گی۔ (٦/الانعام، الآیۃ: ١٦٠)
اور حدیث قدسی ہے کہ: "الحسنة بعشر أمثالها" ترجمہ مفہوماً: جس نے ایک نیکی کی تو اس کے لئے دس نیکیوں کا ثواب ہے۔ (مسند أحمد: ٥/ ١٤٨ ح ٢١٣١٥ وسنده حسن)

تنبیہ: یہ تب ہی ہے جب روزے دار، روزے کا تقاضا پورا کرے، ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((رب صائم ليس له من صيامه إلا الجوع، ورب قائم ليس له من قيامه إلا السهر)) کتنے ہی روزے دار ایسے ہیں جنھیں ان کے روزے میں سوائے بھوک (پیاس) کے کچھ نہیں ملتا، اور کتنے ہی قیام کرنے والے ایسے ہیں جنھیں ان کے قیام میں سوائے تھکاوٹ (اور رت جگا) کے اور کچھ نہیں ملتا۔"
(سنن ابن ماجہ: ١٦٩٠ وسندہ حسن)

١٠٨) وَبِهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ: فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم زمانے کو بُرا بھلا نہ کہو کیونکہ بے شک اللہ ہی زمانہ (بدلنے والا اور اسے کنٹرول کرنے والا) ہے۔''

١٠٩) وَبِهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ: يَا رَبِّ! مَا لَهَا يَدْخُلُهَا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسِقَاطُهُمْ)) الْحَدِيْثَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت اور جہنم نے آپس میں بحث مباحثہ کیا تو جنت نے کہا: اے میرے رب! اُس (جنت) کا کیا حال ہے جس میں صرف کمزور اور نادر و فقیر لوگ داخل ہوں گے۔'' (راوی نے مکمل) حدیث بیان کی۔

---

١٠٨) صحيح.
أخرجه مسلم (٢٢٤٦) من حديث هشام بن حسان به.
وانظر الحديث السابق (١٠٥)
١٠٩) صحيح.
أخرجه أحمد (٢/ ٥٠٧ ح ١٠٥٨٨) من حديث هشام بن حسان به.
وأخرجه مسلم (٢٨٤٦) من حديث ابن سيرين به، وأخرجه البخاري (٤٨٥٠، ٧٤٤٩، ٢٨٤٦) من حديث أبي هريرة رضي الله عنه به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''وسقاطهم'' کے بعد لفظ ''الحديث'' لائن سے اوپر لکھا ہے۔

١١٠) وَبِهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ اکیلا ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔“

١١١) إِبْرَاهِيْمُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ [قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ] يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔“

---

١١٠) صحيح.
أخرجه أحمد (٢/ ٢٩٠ ح ٧٨٩٦) وابن أبي شيبة (٢/ ٩٣ ح ٦٨٦٤) وابن خزيمة (١٠٧١) من حديث هشام بن حسان به.
وأخرجهُ البخاري (٦٤١٠) ومسلم (٢٦٧٧) من حديث أبي هريرة رضي الله عنه به.
١١١) صحيح.
أخرجه البخاري (٦٢٥٦) ومسلم (٢١٦٥) من حديث الزهري به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں اس طرح ہے: ”أن رسول الله ﷺ رفيق يحب الرفق فى الأمر كله“ اور لفظ ”رفيق“ کے اوپر تصحیح کا اشارہ ہے۔

فائدہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((من أعطي حظه من الرفق فقد أعطي حظه من الخير ومن حرم حظه من الرفق فقد حرم حظه من الخير)) جس شخص کو نرمی میں سے اپنا حصہ ملا ہے تو اسے خیر کا حصہ حاصل ہو گیا ہے اور جو شخص نرمی سے محروم ہے تو وہ خیر سے محروم ہے۔
(مسند الحمیدی: ۳۹۴، وسندہ حسن)

١١٢) عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْم عَنْ عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فِيْ كَفِّهِ كَالْمِرْآةِ الْبَيْضَاءِ فِيْهَا كَالنُّكْتَةِ السَّوْدَاءِ)). فَذَكَرَ حَدِيْثَ الْجُمُعَةِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ''سیدنا جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور اُن کی ہتھیلی میں سفید آئینہ کی طرح کوئی چیز تھی اور سیاہ نقطے جیسا کچھ تھا۔'' تو انھوں نے مکمل حدیث الجمعہ بیان کی۔

١١٣) عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِيْ تَمِيْمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَرَّ ثِيَابَهُ أَوْ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے کپڑوں یا اپنے کپڑے کو تکبر کرتے ہوئے لٹکایا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی طرف نظر (رحمت) سے نہیں دیکھے گا۔''

---

١١٢) **حسن.**
أخرجه ابن أبي شيبة (١/ ٤٧٧ ح ٥٥١٧) من حديث ليث بن أبي سليم به مطولاً.
قلت: وله شاهد حسن عند الطبراني في الأوسط (٣/ ٥٥ ح ٢١٠٥) وأبي يعلى الموصلي في مسنده (٧/ ٢٢٨ ح ٤٢٢٨) وصححه ضياء المقدسي في المختارة (٦/ ٢٧٢ ح ٢٢٩١).

١١٣) **سندہ صحیح.**
أخرجه أحمد (٢/ ٥٥ ح ٤٤٨٩ وسنده صحيح) من حديث أيوب السختياني به.
وله شواهد عند البخاري (٥٧٨٨) ومسلم (٢٠٨٥).

١١٤) عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ بَعْضِ بَنِى أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ النَّحْرِ: ((إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا)).

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوم نحر (قربانی والے دن) یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک زمانہ اُسی دن کی طرح اپنی (اصلی) حالت پر واپس گھوم کر آ گیا ہے جس دن اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا (اور) سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے۔''

١١٥) عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ بَعْضِ بَنِيْ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((أَلَا! لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا! فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)).

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! میرے بعد راستے سے بھٹک نہ جانا کہ تم میں سے بعض، بعض کی گردنیں مارنے لگو۔ خبردار! حاضرین کو چاہیے کہ وہ یہ باتیں ان تک پہنچا دے جو حاضر نہیں ہیں۔''

---

١١٤) صحيح.
أخرجه البخاري (٣١٩٧) ومسلم (١٦٧٩) من حديث محمد بن سيرين عن ابن أبي بكرة عن أبي بكرة رضي الله عنه به.

١١٥) صحيح.
أخرجه البخاري (٤٤٠٦، ٥٥٥٠، ٧٤٤٧) ومسلم (١٦٧٩) وأحمد (٥/ ٣٧ وسنده صحيح) من حديث ابن سيرين عن ابن أبي بكرة عن أبي بكرة رضي الله عنه به.

١١٦) حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ رَبُّكُمْ: كُلُّ الْعَمَلِ كَفَّارَةٌ وَالصَّوْمُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر عمل گناہگار کے گناہ کی تلافی کے لیے لیا جائے گا سوائے روزے کے، کیونکہ روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ یقیناً روزے دار کے منہ کی بدلی ہوئی سانس اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔''

---

١١٦) سنده صحيح.

أخرجه البخاري (٧٥٣٨) وأحمد بن حنبل (٢/ ٤٥٧) وأبو داود الطيالسي (٢٦٠٧) من حديث محمد بن زياد به.

قلت: إبراهيم الذي روى عن محمد بن زياد هو إبراهيم بن طهمان.

تنبیہ: صحیح بخاری (۵۲۵، ۱۴۳۵، ۱۸۹۵، ۳۵۸۶، ۷۰۹۶) وغیرہ میں ہے کہ ((فتنة الرجل في أهله ومآله وولده وجاره، تكفرها الصلاة والصوم والصدقة والأمر والنهي)) یعنی نماز و روزہ وغیرہ آدمی کا کفارہ بن جاتے ہیں اور درج بالا حدیث میں ہے کہ روزہ کفارہ نہیں بنے گا۔ اس میں تطبیق یہ ہے کہ دنیا میں روزہ مسلمان کے لیے کفارہ ہے اور آخرت میں کفارہ کے طور پر نہیں لیا جائے گا، واللہ اعلم۔ یا پھر اس سے مراد یہ ہے کہ بعض انسانوں سے کفارہ میں لیا جائے گا اور بعض سے نہیں لیا جائے گا۔

نیز دیکھئے فتح الباری لابن حجر العسقلانی (۴/۱۰۹، ۱۱۱)

١١٧) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ رَأىٰ رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَصَاحَ بِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَوَ مَا سَمِعْتَ مَا قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْظُرُ إِلىٰ مَنْ يَجُرُّ إِزَارَهُ)) أَوْ قَالَ: ((ثِيَابَهُ بَطَرًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی چادر (تہبند) کو زمین پر گھسیٹ رہا تھا۔ تو اُنھوں نے اسے آواز دے کر بلایا اور اُس سے کہا: کیا تُو نے وہ بات نہیں سنی جو ابو القاسم رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے؟ کہ بے شک اللہ تعالیٰ اُس شخص کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھتا جو اپنا ازار بند تکبر کرتے ہوئے لٹکاتا ہے۔ یا اُنھوں نے ثیاب (کپڑے) کا ذکر کیا۔

١١٨) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلىٰ خَيْرِ يَوْمٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَفِيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ خَرَجَ مِنْهَا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن کے علاوہ کوئی ایسا بہتر دن نہیں جس پر سورج طلوع ہوتا ہو، اسی میں اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی دن

---

١١٧) سنده صحيح.
أخرجه مسلم (٢٠٨٧) من حديث محمد بن زياد به.

١١٨) صحيح.
أخرجه مسلم (٨٥٤) من حديث الزهري به ولفظه: ((خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة، فيه خلق آدم وفيه أدخل الجنة وفيه أخرجه منها)) سب سے بہتر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن انھیں جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن انھیں جنت سے نکالا گیا (اور دنیا میں بسایا گیا)۔

وہ جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن وہ اُس (جنت) سے نکلے۔"

١١٩) [عَنْ] شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُفِعَتْ إِلَيَّ سِدْرَةُ [الْمُنْتَهَى] فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ وَأَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهَرَانِ فِي الْجَنَّةِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری طرف سدرۃ المنتہیٰ کو پیش کیا گیا تو وہاں چار نہریں تھیں، دو نہریں تو ظاہر ہیں اور دو نہریں چھپی ہوئی ہیں، جو دو ظاہر نہریں ہیں وہ دریائے نیل اور فرات ہیں اور دو خفیہ نہریں جنت میں ہیں۔"

---

١١٩) سندہ صحیح.

أخرجه البخاري معلقًا (٥٦٠٩) عن إبراهيم بن طهمان به. وأخرجه أبو عوانة (١٦/ ٢٨٣ ح ٨٥٧٨) والطبراني فى المعجم الصغير (٢/ ٢٦٤ ح ١١٣٩، نسخة أخرىٰ ص ١٢١ ح ١١٤٥) والحاكم فى المستدرك (١/ ٨٢ ح ٢٧٢) وأبو القاسم إسماعيل التيمي الأصبهاني في دلائل النبوة (٢٥١) وابن عساكر في تاريخ دمشق (٦/ ١٠٧، ١٠٨) من حديث إبراهيم بن طهمان به.

قلت: رواية شعبة عن المدلسين محمولة على السماع.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں "المنتهى" کے اوپر تصحیح کا اشارہ ہے، بعض نے ان الفاظ کو نقل کیا ہے (مثلاً دیکھئے المعجم الصغیر للطبرانی) اور بعض نے نقل نہیں کیا (مثلاً دیکھئے صحیح بخاری تعلیقاً، مستدرک حاکم، تغلیق التعلیق لابن حجر وغیرہ) نیز مخطوط میں شعبہ سے پہلے "عن" نہیں لکھا ہے۔

فائدہ:

اس مفہوم کی روایت صحیح بخاری (٣٨٨٧) اور صحیح مسلم (١٦٤) میں بھی موجود ہے۔

١٢٠) عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْإِزَارِ فَقَالَ: عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ)).

عبد الرحمن بن یعقوب (تابعی) رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے سیدنا ابو سعید (خدری رضی اللہ عنہ) سے ازار (تہبند) کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: تم نے ایک خبر رکھنے والے سے ملاقات کی ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا: ''مومن کا ازار (تہبند) آدھی پنڈلیوں تک ہے۔''

---

١٢٠) سنده صحيح.
أخرجه أحمد (٣/ ٥ ح ١١٠١٠) من حديث شعبة به. وأخرجه النسائي فى الكبرىٰ (٨/ ٤٣٨ ح ٩٦٣١) من حديث العلاء بن عبد الرحمٰن به.

١٢١) عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:
((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِيْ رَبَّهُ فَلَا يَتْفُلَنَّ عَنْ يَمِيْنِهِ وَلَا بَيْنَ يَدَيْهِ [وَلٰكِنْ] عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ قَدَمَيْهِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک اپنی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے، تو وہ اپنی دائیں جانب اور اپنے سامنے بالکل نہ تھوکے بلکہ اپنی بائیں جانب اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے۔''

---

١٢١) سنده صحيح.
أخرجه البخاري (٤١٣) ومسلم (٥٥١) من حديث شعبة به.
قلت: رواية شعبة عن المدلسين محمولة على السماع.

مخطوط سے موازنہ:
مخطوط میں ''ولا عن يساره'' لکھا ہے اور اوپر تصحیح کا اشارہ بھی ہے۔ الکامل لابن عدی (٥٩/٩ وسندہ حسن، نسخہ محققہ: ٥٧٠/١٠) میں بھی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند سے ''ولا عن يساره'' لکھا ہے۔

فائدہ:
سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''من صلى فبزق تجاه القبلة جاءت بزقته يوم القيامة في وجهه'' جس نے نماز پڑھی اور قبلے کی طرف تھوکا تو قیامت کے دن تھوک اس کے چہرے پر لگا ہوگا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ٢/١٤٣ ح ٧٤٥٦ وسندہ صحیح موقوف)

١٢٢) عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ الْكُوفِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: مَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ وَشَيْخٌ زَانٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ اُن سے کلام کرے گا اور نہ اُن کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا، اور نہ ہی انھیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔

(۱) جھوٹا بادشاہ

(۲) متکبر فقیر اور

(۳) بوڑھا زانی۔''

---

١٢٢) سنده صحيح.

أخرجه مسلم (١٠٧) من حديث أبي حازم به.

قلت: عمر بن سعيد بن مسروق الثوري الكوفي هو أخو سفيان الثوري وهو من رجال مسلم وقال أبو حاتم الرازي فيه: "ثقة لا بأس به".

(الجرح والتعديل: ٦/ ١١٠)

وسليمان هو أبو محمد سليمان بن بلال القرشي: ثقة.

١٢٣) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَرْضَعًا فِيْهِمْ - فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! أَنَا رَجُلٌ مِنْ أَخْوَالِكَ وَأَنَا رَسُوْلُ قَوْمِيْ وَوَافِدُهُمْ إِلَيْكَ وَأَنَا سَائِلُكَ وَمُشَدِّدٌ سُؤَالِي إِيَّاكَ وَمُنْشِدُكَ فَمُشْتَدٌّ إِنْشَادِيْ إِيَّاكَ فَلَا تَجِدَنَّ عَلَيَّ قَالَ: ((نَعَمْ)). قَالَ: أَخْبِرْنِيْ مَنْ خَالِقُكَ وَخَالِقُ مَنْ قَبْلَكَ وَخَالِقُ مَنْ بَعْدَكَ؟ قَالَ: ((اللّٰهُ)). الْحَدِيْثَ.

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی جو سعد بن بکر کی اولاد سے تھا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور رسول اللہ ﷺ نے اُنھی کے قبیلہ میں دودھ پیا تھا (یعنی آپ ﷺ کی رضاعی والدہ حلیمہ سعدیہ اسی خاندان سے تھیں) تو اُس شخص نے کہا: اے عبد المطلب کے بیٹے! میں آپ کے ننھال خاندان سے ہوں اور مجھے میری قوم نے آپ کی طرف اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا ہے تاکہ میں آپ سے سوال کروں۔ میرا آپ سے سوال سخت

---

١٢٣) **سندہ ضعیف.**

أخرجه الطبراني (٨/ ٣٦٦ ح ٨١٥٠) من حديث ابن طهمان به.

قلت: سفيان الثوري مدلس ولم يصرح بالسماع.

فائدہ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، (اتنے میں) ایک آدمی اونٹ پر (بیٹھا ہوا مسجد میں) داخل ہوا۔ اس نے اسے مسجد میں بٹھایا پھر باندھ دیا۔ پھر کہا: تم میں سے محمد ﷺ کون ہیں؟ نبی کریم ﷺ صحابہ کے درمیان تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ ہم نے کہا: تکیہ لگانے والے یہ سفید شخص محمد ﷺ ہیں تو اس آدمی نے کہا: عبد المطلب کے بیٹے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہو، میں تیری بات سن رہا ہوں۔ اس آدمی نے کہا: ''میں آپ سے سختی کے ساتھ کچھ سوالات کروں گا لہٰذا آپ مجھ سے ناراض نہ ہوں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو مرضی ہے پوچھو۔ اس نے کہا: میں آپ سے آپ کے اور آپ سے پہلوں کے رب کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا ہے؟

لہجے میں ہو گا اور میں بلند و عام آواز سے مخاطب کروں گا سو آپ مجھ سے ناراض نہ ہونا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' تو اُس شخص نے کہا: آپ مجھے بتائیں آپ کا اور آپ سے پہلے اور بعد والوں کا خالق (پیدا کرنے والا) کون ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ''۔ (راوی نے اسی طرح مکمل) حدیث بیان کی۔

=

آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اللہ کی قسم۔ اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ کو اللہ نے حکم دیا ہے کہ دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنی چاہئیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اللہ کی قسم۔ اس نے کہا: آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے امیروں سے یہ صدقہ (زکوٰۃ) لے کر ہمارے غریبوں پر تقسیم کر دیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ پھر اس آدمی نے کہا: آپ جو دین لے کر آئے ہیں میں اس پر ایمان لایا۔ میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے اور میں اپنی قوم کا ایلچی ہوں۔ بنو سعد بن بکر کا بھائی ہوں۔ (صحیح بخاری: 63)

١٢٤) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَرَأىٰ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَتَّهَا ثُمَّ نَهَى النَّاسَ أَنْ يَتَنَخَّمَ أَحَدُهُمْ إِذَا كَانَ فِى الصَّلَاةِ قِبَلَ وَجْهِهِ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ قِبَلُ وَجْهِ أَحَدِكُمْ إِذَا كَانَ فِى الصَّلَاةِ فَلَا يَتَنَخَّمْ أَحَدُكُمْ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا كَانَ فِى الصَّلَاةِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ ﷺ نے مسجد کے سامنے قبلہ والی دیوار پر تھوک دیکھا۔ تو آپ ﷺ نے اُسے (چھڑی کے ساتھ) صاف کر دیا، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز کے دوران اپنے سامنے تھوکنے سے منع فرمایا اور کہا: ”بے شک اللہ تم میں سے ہر ایک کے سامنے (یعنی متوجہ) ہوتا ہے جب وہ بندہ نماز میں ہوتا ہے، تو جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں ہو تو اپنے سامنے ہر گز نہ تھوکے۔“

---

١٢٤) سنده صحيح.
أخرجه مسلم (٥٤٧) وأحمد (٢/ ٢٩ ح ٤٨٤١) من حديث عبيد الله بن عمر العمري به. وأخرجه البخاري (١٢١٣) من حديث نافع به.

١٢٥) عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيْلَ [عِنْدَ أَحْجَارِ الْمَرَائِيْ] فَقَالَ لَهُ: إِنَّكَ بُعِثْتَ إِلٰى أُمَّةٍ أُمِّيِّيْنَ فِيْهِمُ الصَّغِيْرُ وَالشَّيْخُ الْفَانِيْ وَالْعَجُوْزُ فَلْيَقْرَؤُا الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ.

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سیدنا جبریل علیہ السلام کو احجار المرائی (قباء کے قریب ایک جگہ) کے پاس ملے تو جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے کہا: بے شک آپ کو اَن پڑھ لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ ان میں چھوٹے بھی ہیں اور بہت بوڑھے بھی ہیں اور بوڑھی عورتیں بھی ہیں، سو وہ قرآن کو (آسانی کے لیے) سات حروف (قرأتوں) میں پڑھ سکتے ہیں۔

---

١٢٥) سنده حسن.
أخرجه الترمذي (٢٩٤٤) وأحمد (٥/ ١٣٢ ح ٢١٢٠٤) وأبو داود الطيالسي (٥٤٥) والبزار (٧/ ٣١٠ ح ٢٩٠٩) والطبري في تفسيره (١/ ٣١) من حديث عاصم بن أبي النجود به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں "عن أحجار المري" لکھا ہے۔

فائدہ:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((فَلْيَقْرَؤُا الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ)).
(صحيح البخاري: ٢٤١٩، صحيح مسلم: ٨١٨)

١٢٦) عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((رَأَيْتُ جِبْرِيْلَ وَاقِفًا عَلَى السِّدْرَةِ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ تَسُدُّ أَجْنِحَتُهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے جبریل علیہ السلام کو سدرۃ (المنتہیٰ) کے پاس دیکھا، اُن کے چھ سو (٦٠٠) پَر تھے۔ اُن کے پروں نے مشرق تا مغرب کے درمیان ساری جگہ کو ڈھانپا ہوا تھا۔''

---

١٢٦) سنده حسن.

أخرجه البخاري (٤٨٥٧) ومسلم (١٧٤) من حديث زر بن حبيش به.
وأخرجه أحمد (١/ ٤٠٧ ح ٣٨٦٢) من حديث عاصم بن بهدلة عن شقيق بن سلمة به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''إلى المغرب'' لکھا ہے۔

١٢٧) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: عَبْدِيْ عِنْدَ ظَنِّهِ بِيْ وَأَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِيْ إِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ وَإِنْ ذَكَرَنِيْ وَحْدَهُ ذَكَرْتُهُ وَحْدِيْ وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میرا بندہ اپنے اس گمان پر ہے جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے اور جب وہ میرا ذِکر کرتا ہے تو میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اُسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے اکیلے میں یاد کرے تو میں بھی اُسے اکیلے میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرے تو میں اُسے اُس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ میری طرف ایک بالشت قریب ہو تو میں اُس کی طرف ایک ذراع (بازو جتنا) قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک ذراع قریب ہو تو میں اُس کی طرف دو ذراع قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اُس کی دوڑ کر آتا ہوں۔''

---

١٢٧) صحيح.
أخرجه أحمد (٢/ ٤٨٠ ح ١٠٢٢٤) وابن خزيمة فى التوحيد بتحقيقي (٣) من حديث أبي هريرة رضي الله عنه به، وسندهما صحيح.

١٢٨) عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِيْ تَمِيْمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باجماعت نماز اکیلے کی نماز کے مقابلے میں ستائیس درجے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔''

---

١٢٨) سنده صحيح.
أخرجه البخاري (٦٤٥) ومسلم (٦٥٠) من حديث نافع به.

١٢٩) عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ تُكْتَبُ لَهُ حَسَنَةٌ وَتُمْحٰى عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةٌ)) قَالَ: أَوْ قَالَ: ((تُكْتَبُ لَهُ حَسَنَةٌ أَوْ تُمْحَى عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةٌ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر وہ قدم جو تم میں سے کوئی ایک نماز کی طرف اُٹھاتا ہے اُس کے بدلے میں اُس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اُس کے ذریعے اُس سے ایک بُرائی مٹا دی جاتی ہے۔'' راوی نے کہا کہ یا یہ الفاظ کہے: ''اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی یا اُس کے بدلے ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔''

---

١٢٩) صحيح.

أخرجه أحمد (٢/ ٢٨٣ ح ٧٨٠١ بدون واسطة عباد بن أوس) والبزار (١٥/ ٣٠٠ ح ٨٨١٤) والسراج (١٢٤٩) من حديث يحيي بن أبي كثير به.

قلت: يحيي بن أبي كثير صرح بالسماع عند السراج في مسنده لكن فيه علة أخرىٰ: عباد بن أوس: وثقه ابن حبان وحده فيما أعلم.

وأخرجه البخاري (٤٧٧، ٦٤٧، ٢١١٩) ومسلم (٦٤٩ بعد ح ٦١١، وانظر ح ٦٦٦) من حديث أبي هريرة رضي الله عنه نحو المعنى وهو بها صحيح.

فائدہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((من توضأ فجمع ثيابه، ثم خرج إلى المسجد، كتب له كاتبه بكل خطوة عشر حسنات، والمرء في صلاة ما كان ينتظر الصلاة، ويكتب من المصلين من حيث يخرج من بيته حتى يرجع)) جس نے وضو کیا اور اپنے کپڑوں کو اکٹھا کیا، پھر وہ مسجد کی طرف نکلا، تو کاتب اس کے ہر قدم کے بدلے میں دس نیکیاں لکھ لیتا ہے، اور جب تک آدمی نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو وہ حالتِ نماز میں ہی ہوتا ہے، اور وہ نمازیوں میں لکھ دیا جاتا ہے جب سے وہ اپنے گھر سے (نماز کے لیے) نکلتا ہے یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔ (المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ٣٠١ ح ٨٣١ وسندہ حسن، یحیی بن ایوب الغافقی ویحیی بن عثمان بن صالح: وثقهما الجمهور)

١٣٠) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ لَا يَقْطَعُهَا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے، ایک سوار اس کے سائے میں سو سال چلے تب بھی اُسے طے نہیں کر سکتا۔''

١٣١) وَبِهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَخَلَتِ امْرَأَةُ النَّارَ مِنْ أَجْلِ هِرَّةٍ لَهَا؛ أَوْثَقَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت اپنی بلی کی وجہ سے آگ میں داخل کی گئی جسے اُس نے باندھ رکھا تھا، نہ ہی اُسے کھانا کھلاتی اور نہ ہی اُس نے اُسے آزاد کیا۔ تاکہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے میں سے کھائے یہاں تک کہ وہ بلی تڑپتی ہوئی مر گئی۔''

---

١٣٠) سنده صحيح.
أخرجه البخاري (٤٨٨١) ومسلم (٢٨٢٦) من حديث أبي هريرة رضي الله عنه به.
١٣١) سنده صحيح.
أخرجه مسلم (٢٦١٩، ٢٢٤٣) من حديث أبي هريرة رضي الله عنه به.
وأخرجه البخاري (٢٣٦٥، ٣٣١٨، ٣٤٨٢) من حديث ابن عمر رضي الله عنهما به.

١٣٢) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ اللّٰهُ فِيْ حَاجَةِ أَحَدِكُمْ مَا كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ وَإِنَّمَا امْرُؤٌ فَكَّ عَنِ امْرِئٍ حَلْقَةً فَكَّ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَاجَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہمیشہ تم میں سے ہر ایک کی حاجت (پوری کرنے) میں لگا رہتا ہے جب تک کہ وہ (بندہ) اپنے بھائی کی حاجت میں رہتا ہے (یعنی تعاون کرتا رہتا ہے) اور جس نے کسی آدمی کو تکلیف سے آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس سے اُس کی تکلیف دُور کرے گا۔''

---

١٣٢) سندہ ضعيف.

أخرجه ابن عدي في الكامل (٥/ ٤٥٢) وابن أبي الدنيا في اصطناع المعروف (١٠٢) وقضاء الحوائج (٤٥) وابن الأعرابي في المعجم (٢٢٥٨) من حديث عبدالرحمٰن بن أبي الزناد به.

قلت: يزيد بن أبان الرقاشي أبو عمرو البصري القاص: قال الهيثمي: "وقد ضعفه الأكثر" (مجمع الزوائد ١/ ١٠٧) وقال: "ضعفه الجمهور" (مجمع الزوائد ٦/ ٢٢٦، وانظر: ١٠/ ١٠٥)

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں "فك الله بها عنه حاجته" لکھا ہے جبکہ مطبوعہ کتاب میں "فك الله" رہ گیا ہے۔

فائدہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((المسلم أخو المسلم، لا يظلمه ولا يسلمه، ومن كان في حاجة أخيه كان الله في حاجته ومن فرّج عن مسلم كربة فرّج الله عنه كربة من كربات يوم القيامة، ومن ستر مسلماً ستره الله يوم القيامة)) مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ وہ اس پر ظلم ہونے دیتا ہے، جو آدمی اپنے بھائی کی (جائز) ضرورت پوری کرے گا، اللہ اس کی ضرورت پوری کرے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی مصیبت دور کرنے میں مدد کی، اللہ اس کی مصیبت دور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان (کی غلطی) پر پردہ ڈالا، اللہ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔

(صحیح بخاری: ۲۴۴۲، صحیح مسلم: ۲۵۸۰)

١٣٣) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا يُطِيْقُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غلام کا کھانا اور اس کے کپڑے اچھے طریقے کے ساتھ اس کے آقا کے ذمہ ہیں اور غلام کو ایسا کام نہ سونپا جائے جس کی وہ طاقت ہی نہیں رکھتا۔''

---

١٣٣) صحيح.
وانظر الحديث السابق (٧٨)

١٣٤) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَرِقَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: ((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ)) . قَالَتْ: إِذْ سَمِعْتُ صَوْتَ السِّلَاحِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ هٰذَا؟)) فَقَالَ: سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! جِئْتُ أَحْرُسُكَ. قَالَتْ: فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا: ''کاش! کوئی نیک آدمی آج میرا پہرہ دے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اچانک میں نے اسلحہ کی آواز سنی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' تو اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں سعد بن ابی وقاص ہوں۔ میں آج آپ کا پہرہ دوں گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے خراٹوں کی آواز سنی۔

---

١٣٤) سندہ صحیح.

أخرجه البخاري (٢٨٨٥) ومسلم (٢٤١٠) من حديث يحيي بن سعيد به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''جئت أحرسك الليلة'' میں سے لفظ ''الليلة'' کو کاٹا گیا ہے۔

١٣٥) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه - فِيْمَا أَعْلَمُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَشْجَعَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ حُلَفَاءُ مَوَالِي لَيْسَ لَهُمْ دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ مَوْلًى)).

سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریش اور انصار اور اسلم اور غفار اور جو بھی اشجع (قبیلے) اور جہینہ یا جہینہ اور اشجع سے میرے مددگار ہیں، اور ان کا اللہ اور اس کے رسول کے علاوہ کوئی سب سے زیادہ محبوب نہیں۔''

---

١٣٥) صحيح.

وله شاهد عند البخاري (٣٥١٢) ومسلم (٢٥٢٠) من حديث أبي هريرة رضي الله عنه به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''ومن كان من جهينة'' میں سے لفظ ''جهينة'' کو کاٹا گیا ہے۔

١٣٦) عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((رَأَيْتُ كَأَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوْا فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا وَفِيْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَمَا رَأَيْتُ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِى فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسَ بِعَطَنٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ لوگ اکٹھے ہیں۔ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کھڑے ہوئے اور انھوں نے ایک ڈھول نکالا اور ان کے ڈھول کھینچنے میں کچھ کمزوری تھی۔ پھر عمر (رضی اللہ عنہ) کھڑے ہوئے تو اُن کا ڈھول اچانک ایک بڑے ڈھول میں تبدیل ہو گیا۔ میں نے کسی طاقتور شخص کو نہیں دیکھا جو اُن کی طرح طاقت و قوت سے عمدہ و حیرت انگیز ڈھول کھینچتا ہو۔ یہاں تک کہ انھوں نے لوگوں کے اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہ بٹھا دیا۔''

---

١٣٦) سنده صحيح.

أخرجه البخاري (٣٦٣٤) ومسلم (٢٣٩٣) من حديث موسى بن عقبة به.

١٣٧) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ)). فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه ثُمَّ قَالَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ فَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ رَبُّهُ وَهٰذَا يَقُوْلُ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه أَعْلَمَنَا بِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ [صُحْبَتِهِ] وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ)). ثُمَّ قَالَ: ((لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِيْ بَكْرٍ)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''بے شک ایک بندے کو اس کے رب نے اختیار دیا ہے کہ اللہ اسے دنیا کی زیب وزینت دے یا وہ نعمتیں دے جو اُس اللہ کے پاس ہیں۔ تو جو اللہ کے پاس ہیں اُس بندے نے اُسے پسند کیا۔ یہ سن کر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ دیکھ کر ہمیں تعجب ہوا، اور لوگوں نے کہا: اس بوڑھے کی طرف دیکھو، اللہ کے رسول ﷺ ایک بندے کے بارے میں خبر دے رہے ہیں جسے اُس کے رب نے اختیار دیا ہے اور یہ کہہ

---

١٣٧) سنده صحيح.
أخرجه البخاري (٣٩٠٤) ومسلم (٢٣٨٢) من حديث مالك به.

مخطوط سے موازنہ:
مخطوط میں ''صحبتي'' لکھا ہے اور اوپر تصحیح کا اشارہ بھی ہے۔

رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ جب کہ اصل بات یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ ہی وہ بندے تھے جنھیں یہ اختیار دیا گیا تھا۔ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم میں سے سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک سب میں سے بڑھ کر مجھ پر اپنی صحبت کا حق ادا کرنے والے اور اپنا مال خرچ کرنے والے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ اور اگر میں کسی کو اپنا ولی (دلی جگری دوست) بناتا تو ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو بناتا، لیکن اب اسلامی بھائی چارہ ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ کوئی دروازہ باقی نہ رہے۔''

١٣٨) عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ – قَالَ: حِيْنَ أَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رضي الله عنه فَبَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ عَابُوْا إِمَارَتَهُ فَطَعَنُوْا فِيْهَا – فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ [فَقَالَ:] ((أَلَا! إِنَّكُمْ تَعِيْبُوْنَ أُسَامَةَ وَتَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمَارَتِهِ وَقَدْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ بِأَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَإِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّ النَّاسِ كُلِّهِمْ إِلَيَّ وَإِنَّ ابْنَهُ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَاسْتَوْصُوْا بِهِ خَيْرًا فَإِنَّهُ مِنْ خِيَارِكُمْ)).

فَقَالَ سَالِمٌ: مَا سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رضي الله عنه يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَطُّ إِلَّا قَالَ: وَاللّٰهِ مَا حَاشَا فَاطِمَةَ رضي الله عنها.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت بیان کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ نے سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو امیر (لشکر) بنایا تو آپ ﷺ کو یہ بات پہنچی کہ (کچھ) لوگوں نے (اُسامہ رضی اللہ عنہ) کی امارت پر نکتہ چینی کی ہے اور اس پر عیب جوئی کی ہے تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے (اور فرمایا:) ''خبردار! بے شک تم اُسامہ (رضی اللہ عنہ) میں عیب نکالتے ہو اور اُس کی امارت میں طعن کرتے ہو اور اس سے پہلے یہ سلوک تم اس کے باپ کے ساتھ بھی کر چکے ہو۔ حالانکہ وہ (اُسامہ کا والد) امارت کے لیے سب سے زیادہ لائق تھا اور بے شک وہ لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ پسند تھا، تو تم اُسامہ (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ خیر و بھلائی والا معاملہ اور اچھا سلوک کرو، کیونکہ بے شک اُسامہ (رضی اللہ عنہ) تمھارے بہترین لوگوں میں سے ہیں۔''

---

١٣٨) سنده صحيح.

أخرجه أحمد (٢/ ٨٩ ح ٥٦٣٠، ١٠/ ٩٦ ح ٥٨٤٨) والنسائي في الكبرى (٧/ ٣٢٤ ح ٨١٣٠) من حديث موسى بن عقبة به.

وأخرجه مسلم (٢٤٢٦) من حديث سالم بن عبد الله به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''فقام رسول اللہ ﷺ'' کے بعد ''فقال'' نہیں ہے لیکن تصحیح کا اشارہ موجود ہے۔

(سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پوتے) سالم (تابعی، رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ میں نے جب بھی (اپنے والد) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا تو وہ اس کے ساتھ یہ بھی کہتے تھے: اللہ کی قسم! ماسوائے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے۔ (یعنی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بعد سیدنا زید رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسند تھے)

١٣٩) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا رضي الله عنه يَقُوْلُ: أُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقُرْآنُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَقُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ. فَقَالَ: ثُمَّ اسْتَكْمَلَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه فِيْ خِلَافَتِهِ سِنَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ [فَتُوُفِّيَ وَهُوَ فِيْ سِنِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.]

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر تینتالیس (۴۳) سال کی عمر میں قرآن نازل ہوا، آپ ﷺ دس سال مکہ میں رہے، اور دس سال مدینہ میں رہے اور آپ ﷺ تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں وہ عمر مکمل کی جس میں رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تھے، تو (سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ) اس عمر میں فوت ہوئے جس میں رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تھی۔

---

١٣٩) سنده صحيح.

أخرجه ابن سعد مرسلًا (١/ ٢٢٤) من حديث سعيد بن المسيب به.

قلت: إنفرد به ابن طهمان بهذا اللفظ: "وهو ابن ثلاث وأربعين سنة".

والصحيح كما في البخاري (٣٥٤٧) ولفظه: "أنزل عليه وهو ابن أربعين"

ومسلم (٢٣٤٧) ولفظه: "بعثه الله على رأس أربعين سنة".

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں "ثم استكمل" ہے جبکہ مطبوعہ کتاب میں "ثم" کے الفاظ رہ گئے ہیں۔

مخطوط میں بائیں جانب حاشیہ میں درج ذیل اضافہ ہے: "فتوفي وهو في سن رسول الله ﷺ"۔

١٤٠) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہ) کی موت پر (اللہ کا) عرش جھوم اُٹھا۔'' (یعنی لرز اُٹھا)

١٤١) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِيْ صَالِحٍ.

حسن بن عمارہ نے اعمش سے روایت کی، انھوں نے ابو سفیان سے روایت کی، وہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے ابو صالح (ذکوان) کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

---

١٤٠) صحيح.

أخرجه البخاري (٣٨٠٣) ومسلم (٢٤٦٦) من حديث الأعمش به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں حاشیہ میں ''اهتز العرش'' لکھا ہے، متن میں بھی اسی طرح ہی لکھا ہے۔

١٤١) صحيح.

انظر الحديث السابق (١٤٠)

١٤٢) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُوسَى [بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ يَزِيْدَ] عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ [جَرِيْرِ] بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ [عَنْ] رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالطُّلَقَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْعُتَقَاءُ مِنْ ثَقِيفٍ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ)).

---

١٤٢) حسن.
أخرجه أحمد (٤/ ٣٦٣ ح ١٩٢١٥) من طريق الأعمش عن تميم بن سلمة عن عبد الرحمن بن هلال عن جرير به. وأخرجه ابن وهب فى الجامع (٣٣) وابن أبي حاتم في تفسيره (١٠٢٢٢، سورة التوبة الآية: ٩) والحاكم (٤/ ٩١ ح ٦٩٧٨) والطبراني (٢/ ٣٤٣ ح ٢٤٣٨) وأبو نعيم الأصبهاني في تاريخ أصبهان (١/ ١٨٢) من حديث الأعمش به.
وأخرجه البزار (٥/ ١٣٧ ح ١٧٢٦) من طريق إسرائيل عن عاصم عن أبي وائل عن عبد الله رضی اللہ عنہ به وقال: "وهذا الحديث أحسب أن إسرائيل أخطأ فيه إذ رواه عن عاصم عن أبي وائل عن عبد الله لأن أصحاب عاصم يروونه عن عاصم عن أبي وائل عن جرير".
فائدہ:
اس روایت کو عاصم بن ابی النجود، زر بن حبیش سے بھی بیان کرتے ہیں، لہٰذا "عاصم بن أبي النجود عن زر بن حبيش عن جرير بن عبد الله البجلي" والی سند حسن ہے۔
أخرجه ابن حبان (الإحسان: ١٦/ ٢٥٠ ح ٧٢٦٠) والآجري فى الشريعة (٤/ ١٦٤٠ ح ١١١٥) وابن المقرئ فى معجمه (٥٨٤) بإسناد حسن من طريق أبي بكر ابن عياش عن عاصم بن بهدلة عن زر بن حبيش وأبي وائل شقيق بن سلمة عن جرير بن عبد الله البجلي رضی اللہ عنہ به. وصححه ابن حبان والحاكم ووافقه الذهبي وقال الدارقطني: "والصواب عن عاصم عن أبي وائل عن جرير بن عبد الله" (العلل: ٥/ ١٠٣) وقال في موضع: "والصواب جرير" (العلل: ١٣/ ٤٤٢)
اسرائیل بن یونس کی متابعت ثقہ وصدوق راوی عمرو بن ابی قیس نے بھی کی ہے۔
(دیکھئے المعجم الکبیر للطبرانی ۲/۳۱۵ ح ۲۳۱۱ وسندہ حسن)

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مہاجرین اور انصار، یہ ایک دوسرے کے دنیا وآخرت میں ولی (مددگار، دوست) ہیں، اور وہ قریشی جنھیں (فتح مکہ والے دن) معاف کیا گیا اور ثقیف (قبیلے) کے وہ لوگ جنھیں آزاد کیا گیا، یہ ایک دوسرے کے ولی (مددگار، دوست) ہیں۔''

=

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''عن موسی بن مسعود'' ہے جبکہ معجم الکبیر للطبرانی، معجم ابن المقرئ اور مستدرک حاکم میں ''عن موسی بن عبد اللہ بن یزید'' ہے۔

مخطوط میں ''عن جابر بن عبد اللہ'' ہے جبکہ مسند احمد اور معجم الکبیر للطبرانی میں ''عن جریر'' ہے۔

مخطوط میں ''قال قال رسول اللہ ﷺ'' کو کاٹ کر ''عن رسول اللہ ﷺ'' کیا گیا ہے۔

مخطوط میں بائیں جانب حاشیہ میں ''المهاجر والأنصار'' لکھا ہے۔

١٤٣) [وَبِهِ] عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ رضي الله عنه عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها فَقَالَ: يَا أُمَّتَاهُ! إِنِّيْ قَدْ خَشِيْتُ أَنْ أَكُوْنَ قَدْ هَلَكْتُ، أَنَا أَكْثَرُ قُرَيْشٍ مَالًا وَقَدْ بِعْتُ أَرْضًا لِيْ بِأَرْبَعِيْنَ أَلْفَ دِيْنَارٍ؟ فَقَالَتْ: أَنْفِقْ يَا بُنَيَّ! فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مِنْ أَصْحَابِيْ مَنْ لَا يَرَانِيْ بَعْدَ أَنْ أُفَارِقَهُ أَبَدًا)).

شقیق بن سلمہ (تابعی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو فرمایا: اے اماں جان! مجھے تو ڈر ہے کہ میں ہلاک ہو جاؤں گا، (کیونکہ) میں قریش میں سب سے زیادہ مالدار ہوں، اور میں نے اپنی ایک زمین چالیس ہزار دینار میں فروخت کی ہے۔ تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بچے! خرچ کر، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''میرے ساتھیوں میں ایسے بھی ہوں گے جنھیں میں کبھی نہیں دیکھ سکوں گا، اُن سے علیحدگی اختیار کرنے کے بعد۔''

---

١٤٣) **سنده ضعيف جدًا.**

أخرجه أحمد (٦/ ٢٩٠ ح ٢٦٤٨٩) وإسحاق بن راهويه في مسنده (١٩١٣) من حديث الأعمش به.

قلت: الحسن بن عمارة متروك ضعيف جدًا.

والأعمش مدلس وعنعن.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''وبہ'' لائن سے اوپر لکھا ہے یعنی ''وبه عن الأعمش''۔

مخطوط میں ''من أصحابي'' ہے جبکہ مطبوعہ کتاب میں ''إن'' کا اضافہ ہے۔

١٤٤) عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ وَلَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ مِنْ ذِيْ لَهْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِيْ ذَرٍّ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمین نے کسی ایسے شخص کا بوجھ نہیں اور نہ ہی آسمان کسی ایسے شخص پر سایہ فگن ہوا جو بات کرنے میں (سیدنا) ابوذر (رضی اللہ عنہ) سے زیادہ سچا ہو۔''

---

١٤٤) حسن.

أخرجه الترمذي (٣٨٠٢) بسند حسن من حديث مرثد بن عبد الله الزماني عن أبي ذر رضي الله عنه به، وفيه مرثد الزماني: قال العجلي: "تابعي ثقة" (تاريخ الثقات: ١٥٥٢) وذكره ابن حبان في الثقات (٥/ ٤٤٠) وروى له في صحيحه (الاحسان: ٣٦٨٣) وحسن له الترمذي (٣٨٠٢) وصحح له ابن خزيمة (٢١٦٩) فهو صدوق حسن الحديث.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں "وبه" نہیں ہے یعنی "وبه عن الأعمش"۔

مخطوط میں بائیں جانب حاشیہ میں "فضل أبي ذر" لکھا ہے۔

١٤٥) وَبِهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: انْسَبَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رضي الله عنهما فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِيْ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ)).

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا خالد بن الولید اور سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما نے آپس میں تلخ کلامی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے صحابہ کو بُرا مت کہو، کیونکہ بے شک تم میں سے اگر کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کرے تو وہ ان صحابہ کے صدقہ کیے ہوئے ایک مُد یا آدھے مُد مال کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔''

---

١٤٥) صحيح.

أخرجه البخاري (٣٦٧٣) ومسلم (٢٥٤١) من حديث الأعمش به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''أبي هريرة'' لکھا تھا پھر ''هريرة'' لفظ کاٹا گیا ہے۔

مخطوط میں بائیں جانب حاشیہ میں ''فضل الصحابة'' لکھا ہے۔

١٤٦) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَّ حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ جِبْرِيْلُ عليه السلام فَقَالَ جِبْرِيْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). قَالَ جِبْرِيْلُ: أَمَا أَنَّهُ أَحَدُ الثَّمَانِيْنَ الَّذِيْنَ ثَبَتُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ تَكَفَّلَ اللّٰهُ بِأَرْزَاقِهِمْ وَأَرْزَاقِ عِيَالَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے اور سیدنا جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس موجود تھے، تو جبریل علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ حارثہ بن نعمان ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں!'' تو جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ اُن اسی (۸۰) لوگوں میں سے ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (غزوہ) حنین کے دن ثابت قدم رہے، اللہ تعالیٰ ان (ثابت قدم رہنے والوں) کے اور ان کے خاندانوں کے رزق کا جنت میں کفیل ہے۔

---

١٤٦) سنده ضعيف جدًا.
أخرجه البزار (كشف الاستار: ٣/ ٢٦٢ ح ٢٧١٠، ٢٧١١) وأبو نعيم الأصبهاني في معرفة الصحابة (٢/ ٧٣٦ ح ١٩٦٢) من حديث الحكم به.
قلت: الحسن بن عمارة متروك ضعيف جدًا، وفيه علة أخرىٰ.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں دائیں جانب حاشیہ میں ''فضل حارثة'' لکھا ہے۔

١٤٧) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ [عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُوتِيتُ بِقَدَحٍ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ حَتّٰى رَأَيْتُ الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظَافِيرِيْ ثُمَّ نَاوَلْتُهُ عُمَرَ فَشَرِبَ)). فَقِيْلَ: مَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الْعِلْمُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا، مجھے ایک پیالہ دیا گیا جس میں دودھ تھا، تو میں نے (اسے) پی لیا، حتی کہ میں نے دیکھا کہ چکناہٹ و سیرابی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے، پھر میں نے (بچا ہوا) پیالہ (سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ) کو پکڑایا تو انھوں نے بھی پی لیا۔'' آپ ﷺ سے کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ (اس خواب کی) کیا تعبیر ارشاد فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''علم''۔ (یعنی بچا ہوا دودھ میرا علم ہے جو میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیا)

---

١٤٧) صحيح. م
أخرجه أبو عبد الله محمد بن مخلد الدوري العطار في جزئه (٣١) من حديث إبراهيم بن طهمان به. وأخرجه البخاري (٣٦٨١) ومسلم (٢٣٩١) من حديث الزهري به.
قلت: الزهري صرح بالسماع عند البخاري.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''ناولته عمر فشرب'' ہے جبکہ مطبوعہ کتاب میں ''ناولت فضلي عمر فشرب'' لکھا ہے۔ نیز جزء ابی عبداللہ العطار میں ''ناولت عمر فشرب'' ہے۔
مخطوط میں دائیں جانب حاشیہ میں ''عن ابن عمر'' لکھا ہے۔
مخطوط میں دائیں جانب حاشیہ میں ''فضل عمر'' لکھا ہے۔

١٤٨) وَبِهِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُ أَنِّيْ فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا قَصْرٌ مَبْنِيٌّ إِلٰى جَانِبِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ قَالَتْ: لِعُمَرَ. فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا لِعِلْمِيْ غَيْرَتَهُ)). وَعُمَرُ رضي الله عنه جَالِسٌ حَتّٰى يُحَدِّثَ بِهٰذَا قَالَ: فَبَكٰى. فَقَالَ: بِأَبِيْ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَعَلَيْكَ أَغَارُ؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا، مجھے دکھایا گیا کہ میں جنت میں ہوں، تو اچانک ایک خوبصورت محل بنا ہوا ہے، اور اس کے ایک کونے میں ایک لڑکی (یعنی حور) بیٹھی ہوئی ہے، میں نے کہا: یہ (محل) کس کا ہے؟ تو اس (لڑکی) نے کہا: عمر (رضی اللہ عنہ) کا۔ تو میں لوٹ آیا کیونکہ میں اس (عمر رضی اللہ عنہ) کی غیرت جانتا تھا۔'' اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وہیں بیٹھے ہوئے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو رو دیئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا میں آپ پر غیرت کھاؤں گا؟

---

١٤٨) سنده صحيح.
أخرجه أبو عبد الله محمد بن مخلد الدوري العطار في جزئه (٣٣) من حديث إبراهيم بن طهمان به. وأخرجه البخاري (٣٢٤٢) ومسلم (٢٣٩٥) من حديث الزهري به.
قلت: الزهري صرح بالسماع عند البخاري.

مخطوط سے موازنہ:
مخطوط میں ''لمن هذا؟'' ہے جبکہ مطبوعہ کتاب میں ''لمن هذا القصر؟'' لکھا ہے۔ نیز جزء ابی عبد اللہ العطار میں بھی ''لمن هذا؟'' ہی ہے۔
مخطوط میں دائیں جانب حاشیہ میں ''فضل عمر'' لکھا ہے۔

١٤٩) وَبِهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ كَأَنَّ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهِمْ قُمُصٌ إِلٰى ذَيْلِهِمْ وَأَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ عَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ)). قِيْلَ: مَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الدِّيْنُ)).

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا، میں نے دیکھا کہ لوگوں کو پیش کیا جارہا ہے، اُن پر اُن کے نیچے تک قمیصیں ہیں، اور اُن میں سے بعض کی بہت زیادہ نیچے تک (قمیصیں) ہیں، اور مجھ پر عمر (رضی اللہ عنہ) پیش کیے گئے اور اُن پر (اتنی لمبی) قمیص تھی کہ وہ اسے کھینچ رہے تھے۔'' کہا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ اس کی کیا تاویل ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے مراد دین ہے۔''

---

١٤٩) سنده صحيح.

أخرجه أبو عبد الله محمد بن مخلد الدوري العطار في جزئه (٣٢) من حديث إبراهيم بن طهمان به. وأخرجه البخاري (٣٦٩١) ومسلم (٢٣٩٠) من حديث الزهري به.

قلت: الزهري صرح بالسماع عند البخاري ومسلم.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''ذیلھم'' کے اوپر تصحیح کا اشارہ ہے جبکہ جزء ابی عبد اللہ العطار میں ''ثدیھم'' لکھا ہے۔

١٥٠) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ ذِئبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ ابْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَائِشَةَ رضي الله عنهما أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه اسْتَأْذَنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَلٰى فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَأَذِنَ لَهُ فَكَلَّمَهُ بِحَاجَتِهِ ثُمَّ خَرَجَ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ رضي الله عنه. الْحَدِيثَ.

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں سے روایت ہے کہ بے شک سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چارپائی پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر پر لیٹے ہوئے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اجازت دے دی اور اُن کی جو بھی ضرورت تھی اس بارے میں اُن سے کلام کیا، پھر وہ (ابو بکر رضی اللہ عنہ) نکل گئے، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ (راوی نے مکمل) حدیث بیان کی۔

---

١٥٠) سنده صحيح.
أخرجه مسلم (٢٤٠٢) وأحمد (١/ ٧١ ح ٥١٥) من حديث الزهري به.
قلت: الزهري صرح بالسماع عند مسلم وأحمد.

١٥١) عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا أُحِلَّ لَهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کے لیے گلے میں ڈالنے والی تار (رسی، پٹہ) بٹتی تھی تو نبی ﷺ ان کو بھیج دیتے تھے، پھر کسی ایسی چیز سے نہیں رُکتے تھے جو آپ کے لیے حلال کی گئی تھی۔

١٥٢) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَبْعَثُ بِهَا وَهُوَ مُقِيْمٌ عِنْدَنَا ثُمَّ لَا يُحَرِّمُ عَلٰى نَفْسِهِ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کے لیے تار بٹتی تھی تو آپ ﷺ انھیں بھیج دیتے تھے، پھر آپ ﷺ اپنے آپ پر کوئی ایسی چیز حرام نہیں قرار دیتے تھے جس سے محرم اجتناب کرتا ہے۔

---

١٥١) سندہ صحيح.
أخرجه مسلم (١٣٢١) من حديث عبد الرحمٰن بن القاسم به.
وأخرجه البخاري (١٦٩٦) من حديث القاسم بن محمد به.
وانظر الحديث الآتي (١٥٢)

١٥٢) سندہ صحيح.
أخرجه أحمد (٦/ ١٩١ ح ٢٥٥٨٠) من حديث هشام بن عروة به.
وأخرجه البخاري (١٦٩٨) ومسلم (١٣٢١) من حديث عروة بن الزبير به.
وانظر الحديث السابق (١٥١)

١٥٣) عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: مَا تَرَكْتُ أَنْ أَمْسَحَهُ كُلَّمَا أَتَيْتُ عَلَيْهِ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُهُ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے اس (رُکن) پر ہاتھ پھیرنا کبھی ترک نہیں کیا، جب بھی میں اس (رُکن) کے پاس آتا ہوں، جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس (رُکن) پر ہاتھ پھیرتے دیکھا ہے۔

---

١٥٣) سنده صحيح.
أخرجه أحمد (٢/ ٤٠ ح ٤٩٨٦) من حديث أيوب به.
وأخرجه البخاري (١٦٠٦) ومسلم (١٢٦٨) من حديث نافع به نحو المعنٰى.

١٥٤) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلَاةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ)) وَصَلَّاهَا أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُمَرُ رضي الله عنه رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُثْمَانُ رضي الله عنه رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا بَعْدَ ذَلِكَ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسافر کی نماز دو رکعتیں ہیں''۔ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی دو رکعتیں ہی پڑھی ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے بھی دو رکعتیں ہی پڑھی ہیں، عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے دورِ خلافت کے شروع میں دو رکعتیں ہی پڑھی ہیں، پھر انھوں نے اس کے بعد اسے مکمل پڑھا۔

---

١٥٤) صحيح.

أخرجه البخاري (١٦٥٥ مختصرًا) ومسلم (٦٩٤) من حديث الزهري به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''صلاة المسافر'' کے بعد ''ركعتين'' کے اوپر تصحیح کا اشارہ ہے۔

فائدہ:

اس کا تعلق دورانِ حج منیٰ میں دو رکعتیں پڑھنے سے ہے۔

ثقہ تابعی حمید بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں نماز پوری ادا کی اور پھر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: ''لوگو! اصل سنت رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں رفقاء (ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما) کی سنت ہے، لیکن (میں نے اس لیے نماز قصر نہیں کی کہ) اس سال کچھ نئے لوگ آئے ہیں، سو میں ڈرا کہ وہ اسے سنت ہی نہ سمجھ لیں۔'' (السنن الکبریٰ للبیہقی: ۳/۱۴۴ ح ۵۶۴۵ وسندہ حسن)

یاد رہے کہ سفر میں نماز قصر کرنا افضل و بہتر ہے، فرض و ضروری نہیں ہے، خود رسول اللہ ﷺ سے سفر میں پوری نماز ادا کرنا فعلی و تقریری حدیث سے ثابت ہے۔

(دیکھئے سنن الدار قطنی: ۲/۱۸۸ ح ۲۲۷۵ وسندہ صحیح، نسخہ اخریٰ: ۳/۶۳ ح ۲۲۹۸)

١٥٥) عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلُ مَا يَقْدِمُ يَسْعَى ثَلَاث طَوَافَاتٍ مِنْ أَوَّلِ طَوَافِهِ وَيَمْشِيْ أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ مَشْيًا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حج یا عمرے کا طواف کرتے تو سب سے پہلے جو تین چکر لگاتے اس میں آپ ﷺ اپنے طواف میں جلدی سے تیز قدموں کے ساتھ چلتے اور آخری چار چکروں میں آپ ﷺ عام چال چلتے، پھر آپ ﷺ دو رکعتیں ادا کرتے، پھر آپ ﷺ صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگاتے تھے۔

---

١٥٥) سنده صحيح.

أخرجه البخاري (١٦١٦) ومسلم (١٢٦١) من حديث موسى بن عقبة به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں "ثلاث" ہے جبکہ مطبوعہ کتاب میں "ثلاثة" لکھا ہے۔

١٥٦) عَنْ يَاسِيْنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي طُفْتُ سَبْعَيْنِ فَقَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَرَكَعَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ؟ قَالَ: ((أَحْسَنْتَ)).

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے دو مرتبہ سات سات چکر لگائے ہیں اور میں نے چار رکعتیں پڑھ لی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تُو نے اچھا کام کیا ہے۔''

---

١٥٦) سندہ ضعیف جدًا.
ياسين هو ابن معاذ أبو خلف الزيات: ضعيف متروك.
وانظر تذكرة الحفاظ لأبى الفضل محمد بن طاهر المقدسي (٤١٧، ومعرفة التذكرة: ٤٠٤) وميزان الإعتدال للذهبي (٤/ ٣٥٨ رقم: ٩٤٤٣)

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''يا رسول الله! إني طفت'' *لکھا ہے البتہ مطبوعہ کتاب سے* ''يا رسول الله'' *رہ گیا ہے۔*

١٥٧) عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ أَوْ قَالَ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ [فَإِنْ لَمْ يَجِدْ] نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ وَلَا يَلْبَسُ الْبُرْنُسَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ محرم کونسے کپڑے نہ پہنے؟ یا اس نے پوچھا کہ محرم کونسے کپڑے پہنے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''محرم قمیص، پگڑی، شلواریں اور موزے نہ پہنے، ہاں البتہ اگر اُس کے پاس جوتے نہ ہوں، اگر وہ جوتے نہ پائے تو موزے پہن لے اور انھیں ٹخنوں سے نیچے تک پہنے، اور محرم ایسا کپڑا بھی نہ پہنے جس کو ورس (زرد کپڑا) یا زعفران کی خوشبو لگی ہو، اور محرم ٹوپی بھی نہ پہنے (برنس ایسے کوٹ کو کہتے ہیں جس کے ساتھ ٹوپی ملحقہ ہوتی ہے)۔''

---

١٥٧) سنده صحيح.
أخرجه البخاري (٥٧٩٤) وأحمد (٨/ ٦٢ ح ٤٤٨٢، ٥٣٢٥) مختصراً من حديث أيوب السختياني به. وأخرجه مسلم (١١٧٧) من حديث نافع به.
وانظر الحديث الآتي (١٥٩)

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''وإن وجد نعلين فليلبس الخفين'' *ہے اور لفظ* ''وجد'' *کے اوپر تصحیح کا اشارہ ہے۔*

١٥٨) عَنْ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَنْ تَنْتَقِبَ الْمَرْأَةُ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت احرام کی حالت میں نقاب پہنے۔

---

١٥٨) سندہ صحيح.
أخرجه البخاري معلقًا (١٨٣٨) والنسائي (٢٦٨٢) وابن خزيمة (٢٥٩٩، ٢٦٠٠) من حديث موسى بن عقبة به.

فائدہ:
یعنی حالتِ احرام میں چہرے کو نقاب کے ساتھ نہ ڈھانپے، ہاں البتہ بوقت ضرورت چادر سے چہرہ چھپا سکتی ہے، فاطمہ بنت المنذر رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ ہم حالتِ احرام میں (غیر مردوں سے) اپنے چہرے چھپا لیتی تھیں اور ہمارے ساتھ سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا ہوتی تھیں۔
(الموطأ، روایۃ یحییٰ ١/٣٢٨ ح ٧٣٤ وسندہ صحیح)
نیز سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں: "كنا نغطي وجوهنا من الرجال، وكنا نمتشط قبل ذلك" ہم اپنے چہرے مردوں سے چھپا لیتی تھیں اور ہم اس سے پہلے کنگھی کر لیتی تھیں۔
(صحیح ابن خزیمہ: ٢٦٩٠ وسندہ صحیح)
عذر میں مرد بھی حالتِ احرام میں چہرہ ڈھانپ سکتا ہے، تفصیل کے لیے دیکھئے والد محترم رحمہ اللہ کی کتاب حاجی کے شب و روز (ص ٧٦)

١٥٩) عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ [جَابِرِ] ابْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَاتٍ: ((مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو میدان منیٰ یا عرفات میں یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص چادر (تہبند) نہ پائے تو وہ شلوار پہن لے اور جو شخص جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہن لے۔''

---

١٥٩) صحيح.

أخرجه البخاري (١٨٤٣) ومسلم (١١٧٨) من حديث شعبة بن الحجاج به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''خلد بن زید'' لکھا ہے۔

١٦٠) عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ حِيْنَ يَحْرُمُ وَعَنْ حِلِّهِ حِيْنَ يَرْمِي الْجَمْرَ قَبْلَ أَنْ يَزُوْرَ الْبَيْتَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے وقت خوشبو لگاتی تھی اور جب آپ ﷺ جمر (یعنی شیطان) کو کنکریاں مارتے تو احرام کھولتے وقت بھی خوشبو لگاتی تھی، اس سے پہلے کہ آپ ﷺ بیت اللہ کا طواف کرتے۔

---

١٦٠) سندہ صحیح.
أخرجه مالك (١/ ٣٢٨ ح ٧٣٥) وعنه البخاري (١٥٣٩) ومسلم (١١٨٩) من حديث مالك عن عبد الرحمٰن بن القاسم به.
وانظر الحديث الآتي (١٦٣)

١٦١) عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ الْقُصْوٰى يَوْمَ النَّحْرِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ. فَقِيلَ لَهُ: فَمَا شَأْنُ الطِّيْبِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ ضَمَخَ رَأْسَهُ بِالْمِسْكِ، أَفتَرَى ذَلِكَ كَانَ طِيبًا.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو چھوٹے جمرے (شیطان) کو قربانی کے دن کنکریاں مارے تو اس کے لیے ہر چیز حلال ہو گئی سوائے عورتوں کے۔ اُن سے کہا گیا: آپ خوشبو کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے اپنا پورا سر مبارک کستوری کے ساتھ مل دیا، تو کیا تم اسے (یعنی کستوری کو) خوشبو سمجھتے ہو؟

---

١٦١) **سندہ ضعیف.**

أخرجه النسائي (٣٠٨٦) وابن ماجه (٣٠٤١) من حديث الحسن العرني به.

قلت: سفيان الثوري مدلس ولم يصرح بالسماع.

وفيه علة أخرىٰ: قال عبد الله بن أحمد بن حنبل: سمعت أبي يقول: "الحسن العرني، لم يسمع من ابن عباس شيئًا" (العلل ومعرفة الرجال: ٣١)

مخطوط سے موازنہ:

مطبوعہ کتاب میں "أم لا" کا اضافہ ہے، جبکہ مخطوط میں یہ موجود نہیں ہے۔

١٦٢) عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ (بالوں کی سمت) میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں، اس حال میں کہ آپ ﷺ محرم تھے۔

١٦٣) عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ أَبِيْ تَمِيْمَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ حِينَ يَحْرُمُ وَعِنْدَ حِلِّهِ حِينَ يَحِلُّ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب آپ ﷺ احرام کے وقت احرام باندھتے اور جب آپ ﷺ حلال کے وقت احرام کھولتے تو میں آپ ﷺ کو خوشبو لگاتی تھی۔

---

١٦٢) صحيح.

أخرجه مسلم (١١٩٠) من حديث الأعمش به. وأخرجه البخاري (٢٧١، ٥٩١٨) ومسلم (١١٩٠) من حديث الأسود عن عائشة رضی اللہ عنہا به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں لائن سے اوپر "أبي" لکھا ہے یعنی "عن أبي سليمان"۔

١٦٣) سندہ صحيح.

وانظر الحديث السابق (١٦٠)

١٦٤) عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ نَزَلَ بِذِيْ طُوًى وَيَبِيْتُ حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلَاةَ الصُّبْحِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: وَمُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ الْمَكَانِ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ حَيْثُ بَنِى الْمَسْجِدَ وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لاتے تو ذی طویٰ (ایک جگہ) پر پڑاؤ کرتے تھے اور وہیں رات بسر کرتے تھے، یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ ﷺ کی نماز کی جگہ اس بلند ٹیلے پر ہوتی تھی، وہاں پر نہیں جہاں مسجد (نبوی) بنی ہے، بلکہ اس سے نچلی جگہ پر۔

---

١٦٤) سندہ صحیح.

أخرجه البخاري (٤٩١) ومسلم (١٢٥٩) من حديث موسى بن عقبة به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں "حیث یصلی الضحی" لکھ کر "حیث" کو کاٹ کر "حتی" کیا گیا ہے اور "الضحی" کو کاٹا گیا ہے۔

١٦٥) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ تَمَارَيَا وَهُمَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ. وَقَالَ الْمِسْوَرُ رضی اللہ عنہ: لَا يَغْسِلُهُ. فَأَرْسَلَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلٰى أَبِيْ أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ. الْحَدِيْثِ.

عبداللہ بن حنین (تابعی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بے شک سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا ابواء نامی ایک جگہ پر اختلاف ہوا، تو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: محرم اپنا سر دھو سکتا ہے۔ سیدنا مسور رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ نہیں دھو سکتا۔
تو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے سیدنا ابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ میں اُن سے اِس مسئلے کے بارے میں پوچھ سکوں۔ (راوی نے مکمل) حدیث بیان کی۔

١٦٦) عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَلَقَ رَأْسَهُ فِيْ حَجَّةِ الْوَادِعِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنا سر مبارک منڈوایا۔

---

١٦٥) سنده صحيح.
أخرجه مالك (١/ ٣٢٣ ح ٧٢٠) وعنه البخاري (١٨٤٠) ومسلم (١٢٠٥) من حديث مالك به.
١٦٦) سنده صحيح.
أخرجه البخاري (٤٤١٠) ومسلم (١٣٠٤) من حديث موسى بن عقبة به.

١٦٧) عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ قَدْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلِإِيَّايَ عُنِيَ بِهَا أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ: ((أَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [٢/ البقرة، الآية: ١٩٦] الصِّيَامُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِيْنَ ثَلَاثَةُ أَصْوُعٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ وَالنُّسُكُ شَاةٌ)).

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تحقیق یہ آیت نازل کی گئی اور البتہ اس آیت میں خاص میں ہی مراد لیا گیا، میں حدیبیہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تجھے تیری جوئیں تکلیف دیتی ہیں؟'' میں نے کہا: جی ہاں! فرمایا: ''پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿پھر تم میں سے جو بیمار ہو یا اسے اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو روزے یا صدقے یا قربانی میں سے کوئی ایک فدیہ دے﴾ تین دن کے روزے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا، تین صاع میں سے ہر آدھا صاع ایک مسکین کے لیے، اور ایک بکری کی قربانی۔''

---

١٦٧) صحيح.
أخرجه الترمذي (تحت ح ٢٩٧٣) من حديث الشعبي به. وأخرجه البخاري (٤٥١٧، ١٨١٦) ومسلم (١٢٠١) من حديث عبد الله بن معقل به.
وانظر الحديث الآتي (١٦٨)

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں اس طرح ہے: ''صيام ثلثة أيام أو إطعام ستة مساكين ثلثة اصع لكل مسكين نصف صاع أو نسك شاة''۔

١٦٨) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُحْرِمًا فَآذَاهُ الْقُمَّلُ فِيْ رَأْسِهِ فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحَلْقِ رَأْسِهِ وَقَالَ: ((صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ أَوْ أَنْسِكْ شَاةً أَيُّ ذَلِكَ فَعَلْتَ أَجْزَأَ عَنْكَ)).

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور محرم تھے، تو ان کو ان کے سر میں جوؤں نے تکلیف دی، تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنا سر منڈوانے کا حکم دیا اور فرمایا: ''تُو تین دن کے روزے رکھ یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا، دو دو مُد، یا ایک بکری کی قربانی دے۔ ان میں سے تُو جو بھی کام کرے وہ تیرے لیے کافی ہو جائے گا۔''

---

١٦٨) سنده صحيح.
أخرجه مالك في الموطأ (١/ ٤١٧ ح ٩٦٩) من حديث عبد الكريم به، وأخرجه أحمد (٤/ ٢٤١ ح ١٨١٠٦) والنسائي في الكبرىٰ (٤/ ٩٠ ح ٣٨٢٠) من حديث مالك عن عبد الكريم عن مجاهد به.
وأخرجه البخاري (١٨١٤) من حديث مالك عن حميد بن قيس عن مجاهد به، وأخرجه مسلم (١٢٠١) من حديث مجاهد عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلىٰ به.

١٦٩) عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ غَيْرَ عُثْمَانَ وَأَبِيْ قَتَادَةَ رضي الله عنهما وَاسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً.

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں نے حدیبیہ کے دن اپنے سر منڈوائے سوائے عثمان اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہما کے، اور آپ ﷺ نے سر منڈوانے والوں کے لیے تین مرتبہ دعائے مغفرت کی اور قصر (بال کٹوانے) والوں کے لیے ایک مرتبہ دعائے مغفرت کی۔

---

١٦٩) **سنده ضعيف.**

أخرجه أحمد (٣/ ٢٠ ح ١١٤٩، ٣/ ٨٩ ح ١١٨٤٧) وابن سعد في الطبقات (٢/ ١٠٤) وابن أبي شيبة (٦/ ٩٨ ح ٢٩٧٧٧، ٣٦٨٥٩) والطحاوي (شرح معاني الآثار: ٢/ ٢٥٦) من حديث هشام الدستوائي به.

قلت: يحيي بن أبي كثير صرح بالسماع عند الطحاوي بل فيه علة أخرىٰ: أبو إبراهيم الأشهلي: حسن له الترمذي وحده فيما أعلم. وقال أبو حاتم الرازي فيه: "لا يدري من هو ولا أبوه". (الجرح والتعديل: ٩/ ٣٣٢)

فائدہ:

صحیح مسلم (١٣٠٣) میں ہے کہ ((دعا للمحلقين ثلاثًا وللمقصرين مرةً)) رسول اللہ ﷺ نے سر منڈانے والوں کے لیے تین مرتبہ جبکہ بال کٹوانے والوں کے لیے ایک مرتبہ دعا کی۔

۱۷۰) عَنْ مَطَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: وَلَدَتِ امْرَأَةُ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ فَأُمِرَتْ أَنْ تَقْضِيَ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَإِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی نے حالتِ احرام میں بچے کو جنم دیا، تو اسے حکم دیا گیا کہ وہ ایسے تمام کام مکمل کرے جو حاجی کرتا ہے، سوائے بیت اللہ کے طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کے (یعنی نہ بیت اللہ کا طواف کرے، نہ صفا اور مروہ کی سعی کرے)۔

---

۱۷۰) **سندہ ضعیف.**

قتادة مدلس ولم يصرح بالسماع بهذا اللفظ.

فائدہ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب میں مکہ آئی تو میں حائضہ تھی۔ میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ صفا و مروہ کی سعی کی پھر میں نے اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی تو آپ نے فرمایا: ”حاجی جو اعمال کرتا ہے وہ کرو سوائے اس کے کہ پاک ہونے سے پہلے بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔“

(صحیح بخاری: ۱۶۵۰، موطا روایۃ یحییٰ: ۱/۴۱۱ ح ۹۵۳)

١٧١) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتِ حُيَيٍّ رضي الله عنها وَنَحْنُ بِمِنًى فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَحَابِسَتُنَا هِيَ؟)) [فَقِيلَ:] إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ. قَالَ: ((فَلَا إِذًا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں اس حال میں کہ ہم منیٰ میں تھے، تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ ہمیں روک دے گی؟'' کہا گیا کہ اس نے طواف افاضہ کر لیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب کوئی حرج نہیں'' (یعنی سفر جاری رکھو)۔

---

١٧١) سنده صحيح.

أخرجه مالك، (١/ ٤١٢ ح ٩٥٤) وعنه البخاري (١٧٥٧) من حديث مالك عن عبد الرحمٰن بن القاسم به. وانظر الحديث الآتي (١٧٢)

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''صفية بنت حي'' ہے جبکہ مطبوعہ کتاب میں ''صفية بن حي'' لکھا ہے۔

مخطوط میں ''فقال: إنها قد أضافت'' ہے اور لفظ ''فقال'' کے اوپر تصحیح کا اشارہ ہے۔

١٧٢) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ ابْنَةُ حُيَيٍّ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَحَابِسَتُنَا هِيَ؟)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ؟ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلْتَنْفِرْ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو حیض آگیا، تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ ہمیں روکنے والی ہے؟'' میں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک اس (صفیہ رضی اللہ عنہا) نے افاضہ کر لیا ہے، اور بیت اللہ کا طواف بھی کر لیا ہے، اسے افاضے کے بعد حیض آیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اسے چاہئے کہ وہ چلے۔'' (یعنی سفر جاری رکھے)

١٧٣) عَنْ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَشْتَرُوا الثَّمَرَةَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس وقت تک پھل نہ خریدو، جب تک کہ اس کی اصلیت (صلاحیت) پک نہ جائے۔''

---

١٧٢) سنده حسن.
أخرجه البخاري (٤٤٠١) من حديث الزهري به. وانظر الحديث السابق (١٧١)
قلت: الزهري صرح بالسماع عند البخاري.
١٧٣) **صحيح.**
أخرجه مالك (٢/ ٦١٨ ح ١٣٤٠) وعنه البخاري (٢١٩٤) من حديث مالك عن نافع به. وأخرجه مسلم (١٥٣٤) من حديث سالم عن ابن عمر رضي الله عنهما به.

١٧٤) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهُ رُطَبًا.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے بیع العرایا میں رخصت دی ہے۔ یعنی گھر والے کھجور کو اس کے اندازے کے مطابق لیتے تھے اور وہ اس میں سے تازہ کھجوریں کھاتے تھے۔

---

١٧٤) سنده صحيح.

أخرجه مسلم (١٥٣٩) من حديث يحيي بن سعيد به.

١٧٥) عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ أَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ – وَهُوَ يُجَارِي رَجُلًا حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ – فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ هٰكَذَا لِكَعْبٍ يُومِيءُ إِلَيْهِ: ((هَلْ لَكَ فِي الدِّينِ وَالدَّيْنِ مِنْ حَقِّكَ؟)) - كَأَنَّهُ أَوْمٰى بِالشَّطْرِ - قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((هَلُمَّ إِلَى مَا غَبَرَ مِنْهُ)).

کعب بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے—اور وہ ایک آدمی سے اپنے حق کا مطالبہ کر رہے تھے حتی کہ آدھا دن بیت گیا—تو رسول اللہ ﷺ نے اِس طرح اپنے ہاتھ مبارک سے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا— گویا کہ آپ ﷺ اس کی طرف اشارہ کر رہے تھے—: ''کیا تجھے اتنا قرض قبول ہے؟ حالانکہ پورا قرض بھی تیرا حق ہے۔'' گویا کہ نبی ﷺ آدھے کا اشارہ کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا: جی ہاں! تو آپ ﷺ نے (دوسرے شخص سے) کہا: ''اُٹھ، وہ قرض ادا کر جو اس کے بعد باقی بچ گیا۔'' (یعنی آدھا قرض ادا کر)

---

١٧٥) سندہ ضعیف.
سعيد بن أبي عروبة مدلس وعنعن.

فائدہ:

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے دَور میں ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے مسجد میں اپنے قرض کا مطالبہ کیا تو ان دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنے گھر میں سن لیا، رسول اللہ ﷺ ان دونوں کی طرف آئے حتی کہ آپ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھا کر کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو آواز دی، فرمایا: ''کعب!'' انھوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! حاضر ہوں، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس کا آدھا قرض معاف کر دو۔ کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے کر دیا، آپ ﷺ نے (ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: ''کھڑا ہو اور اس کا قرض ادا کر۔''
(صحیح بخاری: ۴۵۷، صحیح مسلم: ۱۵۵۸)

١٧٦) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ النَّاسَ إِذَا ابْتَاعُوْا الطَّعَامَ جِزَافًا نَهُوْا أَنْ يَبِيعُوْهُ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ إِلٰى رِحَالِهِمْ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا، جب وہ کوئی اناج (غلہ وغیرہ) اندازے سے خریدتے تو انھیں منع کر دیا جاتا کہ وہ اُسے (یعنی غلے کو) وہیں بیچ دیں، حتی کہ وہ اُسے اپنے ٹھکانوں کی طرف منتقل نہ کر دیں۔

١٧٧) عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ إِذَا اشْتَرَاهُ أَحَدٌ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی غلے (سامان) کو آگے بیچنے سے منع فرمایا جبکہ کوئی اسے خرید لے، یہاں تک کہ وہ اس پر اچھی طرح پورا قبضہ کر لے۔

---

١٧٦) سنده صحيح.
أخرجه البخاري (٦٨٥٢) ومسلم (١٥٢٧) من حديث الزهري به.
قلت: الزهري صرح بالسماع عند مسلم.
١٧٧) سنده صحيح.
أخرجه البخاري (٢١٢٤، ٢١٢٦، ٢١٣٣، ٢١٣٦) ومسلم (١٥٢٦) من حديث نافع به. وانظر الحديث الآتي (١٨٥)

١٧٨) وَبِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوْهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتّٰى يُبَلِّغُوْهُ إِلٰى حَيْثُ يَبِيعُوْنَ الطَّعَامُ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں وہ لوگ قافلے والوں سے اناج (غلہ) بغیر تولے خرید لیتے تھے، تو آپ ﷺ ان کے پاس اسے بھیجتے جو اُنھیں منع کرتا کہ اُسے (غلے کو) وہیں پر بیچ دیں، حتی کہ وہ اُسے خریدنے والی جگہ سے اُس جگہ منتقل کر دیں جہاں وہ اسے (آگے دوسرے لوگوں پر) بیچتے تھے۔ (یعنی اپنی دکانوں یا ٹھیلوں پر منتقل کر دیں)

---

١٧٨) سنده صحيح.
أخرجه البخاري (٢١٢٣) من حديث موسى بن عقبة به.
وأخرجه مسلم (١٥٢٧) من حديث نافع به.

١٧٩) عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ بَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِيْ بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کوئی غلام خریدا تو اُس (غلام) کا مال اس شخص کے لیے ہے جس نے اسے بیچا ہے، اِلا یہ کہ اگر خریدار شرط لگالے''۔

---

١٧٩) سنده صحيح.

أخرجه البخاري (٢٣٧٩) ومسلم (١٥٤٣) والحميدي (٦١٣) من حديث ابن شهاب الزهري به.

قلت: الزهري صرح بالسماع عند مسلم والحميدي.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں بائیں جانب حاشیہ میں درج ذیل اضافہ ہے: ''ومن باع نخلاً بعد أن تؤبر، فثمرتها للذي باعها إلا أن يشترط المبتاع'' اور جس شخص نے کھجور کا درخت اس کی پیوند کاری کے بعد خریدا تو اس کا پھل اسی کے لیے ہے جس نے اُسے بیچا، اِلا یہ کہ خریدار شرط لگالے۔

١٨٠) عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِمَا مَالَمْ يَفْتَرِقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خریدار اور بیچنے والے کو اپنے سودے کے بارے میں اس وقت تک اختیار ہے جب تک کہ وہ جدا نہ ہوں یا وہ بیع خیار کریں، تو جب ان کا سودا بیع خیار کا ہو تو بیع واجب ہو گئی۔''

١٨١) عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ بَيْعَ خِيَارٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''خریدار اور بیچنے والے کو اس وقت تک سودے پر اختیار ہے جب تک کہ وہ جدا نہ ہوں، البتہ یہ کہ وہ بیع خیار والی بیع ہو۔''

١٨٢) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ)).

سیدنا معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ذخیرہ اندوزی صرف اور صرف گناہگار ہی کرتا ہے۔''

---

١٨٠) سنده صحيح.
أخرجه البخاري (٢١٠٩ مختصرًا) ومسلم (١٥٣١) من حديث نافع به.
١٨١) سنده صحيح.
أخرجه البخاري (٢١٠٩) ومسلم (١٥٣١) من حديث أيوب به.
١٨٢) صحيح.
أخرجه مسلم (١٦٠٥) من حديث سعيد بن المسيب به.

١٨٣) عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَشْتَرِي الطَّعَامَ فَنَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَبِيْعَهُ حَتّٰى أَقْبِضَهُ.

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اناج (غلہ) خریدتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اُسے مکمل قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

١٨٤) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَبِيْعُ أَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ حَتّٰى يَأْذَنَ لَهُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے، اور نہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے، حتی کہ وہ اسے اجازت دے دے۔''

---

١٨٣) سنده صحيح.
أخرجه الطبراني (٣/ ٢٠٤ ح ٣١٣٢) وابن العديم فى بغية الطلب في تاريخ حلب (٦/ ٢٨٩٩) من حديث خالد الحذاء به.

١٨٤) سنده صحيح.
أخرجه مسلم (١٤١٢) من حديث عبيد الله بن عمر العمري به.
وأخرجه البخاري (٥١٤٢) من حديث ابن جريج عن نافع به.

١٨٥) وَبِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهى عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ إِذَا اشْتَرَاهُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ فَيَقْبِضَهُ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے کھانے کو آگے فروخت کرنے سے منع فرمایا، حتیٰ کہ وہ (خریدار) اسے مکمل اچھی طرح خرید لیے اور اپنے قبضے میں کرلے۔

---

١٨٥) سنده صحيح.
أخرجه البخاري (٢١٢٤، ٢١٢٦، ٢١٣٣، ٢١٣٦) ومسلم (١٥٢٦) من حديث نافع به.
وانظر الحديث السابق (١٧٧)

١٨٦) عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((الْأَخِلَّاءُ ثَلَاثَةٌ: فَأَمَّا خَلِيلٌ فَيَقُوْلُ: لَكَ مَا أَعْطَيْتَهُ وَمَا أَمْسَكْتَ فَلَيْسَ لَكَ ذَلِكَ مَالُهُ وَأَمَّا خَلِيلٌ فَيَقُوْلُ: أَنَا مَعَكَ حَتّٰى تَأْتِيَ بَابَ الْمَلِكِ ثُمَّ أَرْجِعُ وَأَتْرُكُكَ وَذَلِكَ أَهْلُهُ وَعَشِيرَتُهُ يُشَيِّعُونَهُ حَتّٰى يَأْتِيَ قَبْرَهُ ثُمَّ يَرْجِعُونَ وَيَتْرُكُونَهُ وَأَمَّا خَلِيلٌ فَيَقُوْلُ: أَنَا مَعَكَ حَيْثُ دَخَلْتَ وَ[حَيْثُ] خَرَجْتَ فَذَلِكَ عَمَلُهُ فَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتَ مِنْ أَهْوَنِ الثَّلَاثَةِ عَلَيَّ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوست تین قسم کے ہیں: ایک وہ دوست ہے جو کہتا ہے: تیرے لیے وہ مال ہے جو تُو نے اسے دے دیا اور وہ مال تیرا نہیں جو تُو نے روک لیا، تو یہ اس کا مال ہے۔ دوسرا دوست وہ ہے جو کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں اس وقت تک جب تک تُو بادشاہ کے دروازے پر آجائے، پھر میں واپس لوٹ جاؤں

---

١٨٦) سندہ ضعیف.
أخرجه الحاكم (١/ ٧٤ ح ٢٤٨) من حديث إبراهيم بن طهمان به.
وأخرجه الطيالسي (٢١٢٥، نسخة أخرىٰ: ٢٠١٣) والبزار (كشف الأستار: ٤/ ٧٣ ح ٣٢٢٩) والطبراني في مسند الشاميين (٤/ ١٧ ح ٢٦٠٦) وابن حبان (الاحسان: ٧/ ٣٧٤ ح ٣١٠٨) من حديث قتادة به.
قلت: قتادة مدلس ولم يصرح بالسماع.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''دخلت وخرجت'' کے اوپر ''حیث'' کا اضافہ ہے۔

فائدہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((يتبع الميت ثلاثة، فيرجع اثنان ويبقى معه واحد: يتبعه أهله وماله وعمله، فيرجع أهله وماله، ويبقى عمله)) میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، دو واپس لوٹ آتی ہیں اور ایک اُس کے ساتھ رہتی ہے، اُس کے اہل (گھر والے) اور اُس کا مال واپس لوٹ آتے ہیں اور اُس کا عمل باقی رہتا ہے۔ (صحیح بخاری: ٦٥١٤)

گا، اور تجھے چھوڑ دوں گا، تو یہ اس کے گھر والے اور اس کا خاندان ہے، وہ اسے تیار کرتے ہیں اور عزت سے اسے الوداع کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ بندہ اپنی قبر کے پاس آجاتا ہے، پھر وہ لوٹ جاتے ہیں۔ تیسرا دوست وہ ہے جو کہتا ہے: تُو جہاں داخل ہو اور جہاں سے نکلے میں تیرے ساتھ ہوں، تو یہ (دوست) اس کے اعمال ہیں، تو وہ بندہ کہتا ہے: اللہ کی قسم! تُو (یعنی میرا یہ اعمال) مجھ پر ان تینوں میں سے سب سے زیادہ آسان تھا۔

١٨٧) عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهِ)).

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ کے ذمہ میں ہے، تو اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمہ میں سے کسی بھی چیز کا مطالبہ نہ کرے۔'' (یعنی تم اللہ کے ذمہ کو پورا کرو)

---

١٨٧) صحيح.
أخرجه أحمد (٤/ ٣١٢ ح ١٨٨٠٣) من حديث الحسن البصري به. وأخرجه مسلم (٦٥٧) من حديث أنس بن سيرين عن جندب بن عبد الله رضی اللہ عنہ به.

فائدہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہیں: وہ آدمی جو اپنے گھر سے اللہ کی مسجدوں میں سے کسی مسجد کی طرف نکلے، وہ آدمی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کے لیے نکلے اور وہ آدمی جو حج کرنے کے لیے نکلے۔'' (مسند الحمیدی: ١٠٩٦ وسندہ صحیح)

١٨٨) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ أُنَاسًا قَالُوا: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَرْغَبَ فِيمَا يَرْغَبُ فِيْهِ النَّاسُ مِنْ هٰذِهِ الْإِمَارَةِ؟ قَالَ: أَبْعَدُ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ وَلَدِهِ وَزَوْجَتِهِ)) فَمَا رَغِبْتُ فِيمَا بَعْدَ هٰذَا.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک کچھ لوگوں نے کہا: ابو عبدالرحمٰن! آپ کو اس امارت اور سربراہی میں دلچسپی اور رغبت رکھنے سے کس چیز نے روکا ہے؟ ایسی چیز جس میں لوگ بھی راغب ہو جاتے ہیں۔ تو انھوں نے فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بعد بھی (میں ان چیزوں میں رغبت رکھوں) کہ ''بے شک آدمی سے قیامت کے دن محاسبہ کیا جائے گا، حتی کہ اس کی اولاد اور اس کی بیوی کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔'' (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ) میں نے (نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان سننے کے بعد) رغبت نہیں رکھی۔

---

١٨٨) سندہ ضعیف جدًا.
أبان بن أبي عياش: متروك كذاب.

مخطوط سے موازنہ:
مخطوط میں ''ابن أبي عياش'' سے پہلا لفظ واضح نہیں ہے، نافع سے ابان بن ابی عیاش ہی روایت کرتا ہے، دیکھئے العلل للدارقطنی (١٢/٣٦٨) وذخیرۃ الحفاظ لابی الفضل محمد بن طاہر المقدسی (١٦٩٣) واتحاف المہرۃ لابن حجر العسقلانی (٩/٥ ح ١٠٢٤٨) وغیرہ۔
مطبوعہ کتاب میں ''أبان بن أبي عباس'' لکھا ہے جبکہ مخطوط میں لفظ ''ش'' واضح ہے۔

فائدہ:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((والرجل راع على أهل بيته وهو مسؤول عنهم)) آدمی سے اپنے گھر والوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (صحیح البخاری: ٢٥٥٤، ترجمہ مفہوماً)

١٨٩) عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِيْ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتٍ فَقَالَ: ((إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَا يَزَالُ فِيْكُمْ وَأَنْتُمْ وُلَاتُهُ مَا لَمْ تُحْدِثُوْا عَمَلًا يَنْزِعُهُ اللّٰهُ فِيكُمْ فَإِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقِهِ [فَالْتَحَوْكُمْ] كَمَا [يُلْتَحَى] الْقَضِيْبُ)).

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ایک گھر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تمھارے اندر یہ امارت ہمیشہ رہے گی اور تم اس کے والی رہو گے جب تک کہ تم خرابی نہ کرو اور ایسا غلط کام نہ کرو جس کے ذریعے اللہ تم میں سے یہ (امارت) کھینچ لے، تو جب تم یہ کام کرو گے تو اللہ تم پر اپنی مخلوق میں سے بُرے ترین لوگوں کو مسلط کرے گا۔ تو وہ (ظالم حکمران) تمھیں ایسا کاٹ ڈالیں گے جیسے درختوں سے تیز تلوار کے ساتھ ٹہنی کاٹی جاتی ہے۔“

---

١٨٩) **سنده ضعيف جدًا.**

أخرجه أحمد (٥/ ٢٧٤ ح ٢٢٣٥٥، ٢٢٣٦١، ٤/ ١١٨ ح ١٧٠٦٩) وابن أبي شيبة (٧/ ٥٢٦ ح ٣٧٧١٨) والحاكم (٤/ ٥٠٣ ح ٨٥٣٤) والدارقطني في العلل (٦/ ١٨٨) من حديث حبيب بن أبي ثابت به.

قلت: الحسن بن عمارة متروك ضعيف جدًا.

وحبيب بن أبي ثابت عنعن.

وقال الحافظ ابن حجر العسقلاني: ”وفي سماع عبيد الله من أبي مسعود نظر مبني على الخلاف في سنة وفاته“ (فتح الباري: ١٣/ ١١٦)

وله شواهد كلها ضعيفة.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ”فالتحكم“ ہے جبکہ دائیں جانب حاشیہ میں لکھا ہے: ”لعله فالتحوكم أو فلحوكم“۔

مخطوط میں ”يلحا القضيب“ ہے۔

١٩٠) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه رُفِعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ تَطْلُبُ مِيرَاثَهَا مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: إِنَّمَا الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ فَلَا أَعْلَمُ لَكِ شَيْئًا. فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ رضي الله عنه: أَشْهَدُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلَيَّ أَنْ أُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا. فَوَرَّثَهَا عُمَرُ رضي الله عنه.

سعید بن المسیب (تابعی) رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو پیش کیا گیا جو اپنے خاوند کی دیت میں سے اپنی وراثت کا مطالبہ کر رہی تھی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک دیت تو (قتل شدہ) والد کی طرف سے رشتہ داروں کو ملتی ہے تو میں تیرے لیے کچھ (حصہ) نہیں سمجھتا۔ تو سیدنا ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے میری طرف لکھ کر بھیجا تھا کہ میں اشیم الضبابی نامی عورت کو اس کے خاوند کی دیت میں وارث بناؤں۔ (ابن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ) پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس عورت کو وارث بنا دیا۔

---

١٩٠) حسن.

أخرجه أحمد (٢٥/ ٢٤ ح ١٥٧٤٦) وأبو داود (٢٩٢٧) وابن ماجه (٢٦٤٢) والنسائي في الكبرىٰ (٦/ ١١٩ ح ٦٣٣٠) من حديث الزهري به.

قلت: وله شاهد حسن عند الطبراني في المعجم الكبير (٥/ ٢٧٦ ح ٥٣١٥) وقال الحافظ ابن حجر العسقلاني فيه: "إسناده حسن".

(الإصابة في تمييز الصحابة: ٢/ ٤٦٢)

١٩١) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ اخْتَصَمَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي امْرَأَةٍ رَمَتْ أُخْرٰى وَهِيَ حُبْلٰى فَأَسْقَطَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ کی طرف (سامنے) ایک عورت کے بارے میں جھگڑا ہوا جس نے کسی دوسری عورت کو (خیمے کا ڈنڈا) مار کر اس کا حمل گرا دیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کے بدلے پتھر مارنے والی عورت ایک غلام یا ایک لونڈی آزاد کرے۔

١٩٢) عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا:
"اللہ کے علاوہ کوئی معبود (برحق) نہیں، اُس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اور اپنے بندے کی مدد کی، اور اُس اکیلے ہی (اللہ) نے لشکروں کو شکست دی۔"

---

١٩١) صحيح.
أخرجه البخاري (٥٧٥٨) ومسلم (١٦٨١) من حديث الزهري به.
١٩٢) سندہ صحيح.
وله شاهد عند البخاري (١٧٩٧، ٦٣٨٥) ومسلم (١٣٤٤) من حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما به.

١٩٣) عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ أَبِيْ تَمِيْمَةَ عَنْ أَبِيْ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَمِائَةِ رَجُلٍ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رضي الله عنه. قَالَ: وَزَوَّدَهُمْ جِرَابَ تَمْرٍ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ رضي الله عنه يَرْزُقُهُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَبْضَةً قَبْضَةً كُلَّ رَجُلٍ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تین سو آدمیوں پر مشتمل ایک لشکر روانہ فرمایا اور سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا۔ فرمایا: اور آپ ﷺ نے انھیں کھجوروں کا ایک تھیلا زادِ راہ کے طور پر عطا کیا تو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو پہلے پہلے ہر آدمی کو ایک ایک مٹھی کھجوریں نکال کر دیتے۔ تو (راوی نے مکمل) حدیث بیان کی۔

---

١٩٣) صحيح.

أخرجه مسلم (١٩٣٥) وأبو داود (٣٨٤٠) وأحمد (٣/ ٣٧٩ ح ١٥٠٤٧) وابن حبان (الإحسان: ١٢/ ٦٤ ح ٥٢٦٠) من حديث أبى الزبير به.

قلت: أبو الزبير صرح بالسماع عند الإسماعيلي في معجمه (١٩٨) وتابعه عمرو بن دينار ووهب بن كيسان، أنظر صحيح البخاري (٢٤٨٣) وصحيح مسلم (١٩٣٥).

وقال ابن حزم: "وهذا هو الصحيح عن جابر لسماع أبي الزبير إياه منه"

(المحلى: ٦/ ٦٢)

١٩٤) عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں ظہر اور عصر کی نماز کو اکٹھا ادا کرتے جبکہ آپ کو جلدی سفر کرنا مقصود ہوتا، اسی طرح مغرب اور عشاء کو بھی جمع کر لیتے تھے۔

---

١٩٤) **صحيح.**

أخرجه البخاري (١١٠٨) من حديث يحيي بن أبي كثير به.

قلت: وله شواهد عند البخاري (١١٠٦، ١٠٩١) ومسلم (٧٠٣) وغيرهما.

١٩٥) عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَاصِمٍ عَنْ مَنْ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَفِي رِجْلَيْهِ نَعْلَانِ فَبَزَقَ فَمَسَحَ بُسَاقَهُ بِنَعْلِهِ فِي التُّرَابِ وَالْمَسْجِدُ يَوْمَئِذٍ فِيْهِ التُّرَابُ.

محمد بن ابی عاصم اُس (صحابی) سے بیان کرتے ہیں، جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا تھا اور آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں دو جوتے تھے، تو آپ ﷺ نے تھوکا اور اپنی تھوک کو اپنے جوتے کے ساتھ مل دیا، ان دونوں مسجد میں کچی مٹی ہوا کرتی تھی۔

---

١٩٥) سندہ ضعيف.

أخرجه أبو نعيم الأصبهاني في معرفة الصحابة (٦/ ٣١٦٨ ت ٣٧١٤) من حديث إبراهيم بن طهمان عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن محمد بن أبي عاصم به.

وذكره البخاري في التاريخ الكبير (١/ ٢٠٥ رقم: ٦٣٩) وابن الأثير في أسد الغابة (٥/ ٣٨٦) وابن رجب الحنبلي في فتح الباري (٣/ ١٢٧).

قلت: يحيي بن أبي كثير مدلس وتابعه ربيعة بن أبي عبد الرحمن عند أبي نعيم في معرفة الصحابة وعند البخاري في التاريخ الكبير ولكن السند إليه ضعيف.

ومحمد بن أبي عاصم: قال أبو حاتم الرازي فيه: "لا أعرفه" (الجرح والتعديل: ٨/ ٤٦) ووثقه ابن حبان وحده فيما أعلم، أنظر الثقات (٧/ ٤١٩)

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں "عن من" ہے جبکہ مطبوعہ کتاب میں "عمن" لکھا ہے۔

مخطوط میں "بساقه" ہے جبکہ مطبوعہ کتاب میں "بصاقه" لکھا ہے، امام ابو نعیم الاصبہانی اور علامہ ابن الاثیر الجزری نے "ساقه" نقل کیا ہے جبکہ حافظ ابن رجب حنبلی نے "بساقه" نقل کیا ہے۔ بساق سے مراد لمبائی طوالت ہے۔

فائدہ:

سیدنا عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "صليت مع رسول الله ﷺ فرأيته تنخع فدلكها بنعله" میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے تھوکا اور اُس تھوک کو اپنے جوتے سے مل دیا۔ (صحیح مسلم: ۵۵۴)

١٩٦) عَنْ أَبِى الْجُوَيْرِيَةِ عَنْ عَسَلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ أَنَّهُ قَالَ: مَا طَلَعَ [النَّجْمُ] غَدَاةً قَطُّ [وَ] بِقَوْمٍ أَوْ بِقَرْيَةٍ عَاهَةٌ إِلَّا خَفَّفَتْ أَوِ ارْتَفَعَتْ عَنْهُمْ. فَقُلْتُ: عَنْ مَن هٰذَا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

عطاء بن ابی رباح (تابعی) رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کبھی کسی قوم یا بستی والوں پر صبح سویرے ستارہ طلوع ہوا تو ان پر سے مصیبت ہلکی کر دی جاتی ہے یا پھر اٹھالی جاتی ہے۔
میں (شاگرد) نے کہا: اے ابو محمد! یہ بات آپ کس سے بیان کرتے ہیں؟
(عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے) فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

---

١٩٦) **سندہ ضعیف.**
أخرجه أحمد (٢/ ٣٨٨ ح ٩٠٣٩) والمسدد (كما في إتحاف الخيرة المهرة: ٢٨٣٨) والبزار (١٦/ ١٨١ ح ٩٢٩٦) والطحاوي في شرح مشكل الآثار (٦/ ٥٦ ح ٢٢٨٦) والعقيلي فى الضعفاء الكبير (٣/ ٤٢٦) من حديث عسل بن سفيان به.
قلت: قال البغوي: "وعسل بن سفيان أبو قرة اليربوعى، من أهل البصرة: فيه نظر" (شرح السنة: ٨/ ٩٨) وقال الهيثمي: "وضعفه جمهور الأئمة" (مجمع الزوائد: ٢/ ٢٦٧)

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں "نجم" ہے۔
مخطوط میں "بقوم" سے پہلے جگہ خالی ہے اور "واؤ" نہیں لکھا ہے۔
مخطوط میں "عن من" ہے جبکہ مطبوعہ کتاب میں "عمن" لکھا ہے۔

فائدہ:
تفصیل کے لیے دیکھئے الانواع فی مواسم العرب لابن قتیبه الدینوری (اسماء المنازل وهیئاتها، تحت "الثریا") وزادالمیعاد لابن قیم (٤/ ٥٥) وغیره.

١٩٧) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ إِنَّمَا كَانَتْ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ وَإِنَّهُ لَيُعَذَّب)) وَقَدِ احْتَرَمَ ذٰلِك.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن یعنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر رحم کرے، ایک یہودی کا جنازہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک وہ یہودی رو رہے ہیں اور بے شک اس (یہودی کی) میت کو البتہ عذاب ہو رہا ہے۔ اور اُس (ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے اس یہودی (کے جنازے) کا احترام کیا۔''

---

١٩٧) سنده ضعيف.
محمد بن إسحاق والزهري عنعنا.

فائدہ:

امام عروہ بن الزبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کسی نے اس کا ذکر کیا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میت کو قبر میں اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے بھی عذاب ہوتا ہے۔ اس پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا کہ عذاب میت پر اس کی بد عملیوں اور گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور اس کے گھر والے ہیں کہ اب بھی اس کی جدائی پر روتے رہتے ہیں۔
(صحیح البخاری: ۳۹۷۸، صحیح مسلم: ۹۳۲)

١٩٨) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَاقَةً لَهُ وَقَعَتْ فِيْ حَائِطِ قَوْمٍ فَقَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((أَنَّ عَلٰى أَهْلِ الْأَمْوَالِ الْحِفْظَ بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِيْ الْحِفْظَ بِاللَّيْلِ)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک اُن کی ایک اونٹنی کسی قوم کی کھیتی میں داخل ہو گئی (اور اُس کھیتی کو خراب کر دیا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں فیصلہ کیا کہ ''مال والوں کے ذمہ دن کو اپنے مال کی حفاظت لازم ہے اور مویشی والوں کے ذمہ رات کو اپنے مویشیوں کی حفاظت لازم ہے۔''

---

١٩٨) **سندہ ضعیف.**

أخرجه النسائي فى الكبرىٰ (٥/ ٣٣٥ ح ٥٧٥٥) والبيهقي في معرفة السنن والآثار (١٧٥٨٢) من حديث إبراهيم بن طهمان به.

وأخرجه مالك (٢/ ٧٤٧ ح ١٥٠٥) وأبو داود (٣٥٧٠) وابن ماجه (٢٣٣٢) والحاكم (٢/ ٤٨ ح ٢٣٠٣) من حديث الزهري به.

قلت: الزهري مدلس ولم يصرح بالسماع.

مخطوط سے موازنہ:

مطبوعہ کتاب میں ''فأفسدت فيه'' کا اضافہ ہے جبکہ یہ مخطوط میں موجود نہیں ہے۔

١٩٩) عَنْ أَبِيْ هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي أُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَشْبَهُ الدَّوَابِّ بِالْبَغْلِ مُضْطَرِبُ الْأُذُنَيْنِ يَضَعُ خُطْوَةً عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهِ)) فَذَكَرَ حَدِيْثَ الْمِعْرَاجِ.

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک مجھے ایک ایسے جانور کے پاس لایا گیا جو جانوروں میں سے خچر سے زیادہ مشابہ تھا، چھوٹے کانوں والا تھا، وہ اپنا قدم اپنی نگاہ کی حد تک رکھتا تھا۔“ تو (راوی نے مکمل) معراج والی حدیث بیان کی۔

---

١٩٩) سنده ضعيف جدًا.

أخرجه الحارث بن أبي أسامة (كما في بغية الباحث: ١/ ١٧٠ ح ٢٧) وابن عساكر في تاريخ دمشق (٣/ ٥١٠) والذهبي (تاريخ الاسلام: ١/ ٢٧٣) من حديث أبي هارون العبدي به مطولاً.

قلت: أبو هارون العبدي هو عمارة بن جوين: كذاب متروك. وقال البوصيري: "هذا حديث مداره على أبي هارون العبدي، وهو ضعيف. وله شاهد من حديث أبي هريرة، رواه البزار في مسنده مطولاً جدًا" (إتحاف الخيرة المهرة: ١٤٦) ورواه البزار (كشف الأستار: ١/ ٣٨ ح ٥٥) وفيه أبو جعفر الرازي: "ضعيف عن الربيع بن أنس".

قلت: ولفظ في هذا الحديث "مضطرب الأذنين" لم أجد له شاهدًا بسند صحيح أو حسن، وله شاهد ضعيف جدًا عند أبي يعلى الموصلي في معجمه (١٠) وفيه أبو صالح باذام: كذاب متروك، وله شاهد معنوي عند الطبري في تهذيب الآثار (١/ ٤١٠ ح ٧١٥) وعند الضياء المقدسي في الأحاديث المختارة (٦/ ٢٥٨ ح ٢٢٧٧) وفيه عبد الرحمن بن هاشم بن عتبة بن أبي وقاص، وثقه ضياء المقدسي وحده فيما أعلم فهو مجهول الحال.

فائدہ:

وللحديث بعض شواهد عند البخاري (٣٨٨٧) ومسلم (١٦٤) من حديث مالك بن صعصعة رضی اللہ عنہ وعند مسلم (١٦٢) من حديث أنس بن مالك رضی اللہ عنہ.

٢٠٠) عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى عَنِ يحيى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَّامٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عليه السلام بِخَمْسٍ؛ لِيَعْمَلَ بِهِنَّ وَيَأْمُرَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَنْ يَعْمَلُوْا بِهِنَّ)) الْحَدِيثَ.

سیدنا حارث الاشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ چیزوں کا حکم دیا گیا تاکہ وہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل کرنے کا حکم دیں۔'' تو (راوی نے مکمل) حدیث بیان کی۔

---

٢٠٠) **سندہ صحیح.**

أخرجه الترمذي (٢٨٦٣) وأحمد (٤/ ٢٠٢ ح ١٧٨٠٠ وسنده حسن) وابن خزيمة (١٨٩٥) وابن حبان (الاحسان: ١٤/ ١٢٤ ح ٦٢٣٣ وسنده صحيح) من حديث يحيي بن أبي كثير به.

قلت: يحيي بن أبي كثير صرح بالسماع عند ابن حبان ورواية يحيي بن أبي كثير عن ممطور أبي سلام صحيح لأن ابن أبي كثير أخذ كتابه من زيد بن سلام ورواية من كتاب محمولة بالسماع.

٢٠١) عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ [يَحْيَى بْنِ أَنَس الطائي] عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُحْشَرُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ)) قَالُوا: بِمَ تَأْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الشَّام)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضر موت سے آگ بھڑکائی جائے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔'' صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول!

---

٢٠١) صحيح.
أخرجه الترمذي (٢٢١٧) وأحمد (٢/ ٥٣ ح ٥١٤٦ وسنده صحيح) وابن أبي شيبة (٧/ ٤٧١ ح ٣٧٣٢٠ وسنده صحيح) ويعقوب الفارسي في المعرفة والتاريخ (٢/ ٣٠٣ وسنده صحيح) وأبو يعلىٰ الموصلي (٩/ ٤٠٥ ح ٥٥٥١) من حديث يحيي بن أبي كثير عن أبي قلابة به نحو المعنى.

مخطوط سے موازنہ:
مخطوط میں ''يحيي بن أنس الطائي'' ہے جو کہ خطا ہے۔ واللہ اعلم
مطبوعہ کتاب میں ''عليكم بالشام'' لکھا ہے جبکہ مخطوط میں صرف ''الشام'' ہے۔

فائدہ:
قال أبو بكر بن أبي شيبة وأحمد بن حنبل: حدثنا أبو عامر العقدي عن علي بن المبارك عن يحيى قال: حدثني أبو قلابة قال: حدثني سالم بن عبد الله قال: حدثني عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول الله ﷺ: ((ستخرج نار قبل يوم القيامة من بحر حضرموت، تحشر الناس)) قالوا: يا رسول الله! فما تأمرنا؟ قال: ((عليكم بالشام)) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب قیامت سے پہلے حضر موت کے سمندر سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم شام کو لازم پکڑ لینا۔ (المصنف لابن أبي شيبة: ٧/ ٤٧١ ح ٣٧٣٢٠، مسند أحمد: ٢/ ٥٣ ح ٥١٤٦، وسندهما صحيح)
علی بن المبارک الہنائی البصری تدلیس سے بَری ہیں اور ان کی یحییٰ بن ابی کثیر سے حدیث صحیح ہوتی ہے۔ نیز ان سے روایت کرنے والے ابو عامر عبدالملک بن عمرو العقدی بصری راوی ہیں جبکہ امام یحییٰ بن سعید القطان کی جرح کوفی راویوں پر ہے۔ دیکھئے المعرفہ والتاریخ (۳/۱۸۳ وسندہ صحیح)

آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شام''۔ (یعنی شام کو لازمی پکڑنا)

=

وقال يعقوب بن سفيان الفارسي: حدثني صفوان بن صالح قال: حدثنا الوليد قال: حدثنا الأوزاعي قال: حدثنا يحي بن أبي كثير قال: حدثني أبو قلابة الجرمي قال: حدثنا سالم بن عبد الله قال: حدثنا عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: ((**ستخرج نار في آخر الزمان من حضرموت أو بحر حضرموت تحشر الناس**)) فقيل: يا رسول الله! فما تأمرنا؟ قال: ((**عليكم بالشام**)).

(المعرفة والتاريخ: ٢/ ٣٠٣ وسنده صحيح)

صفوان بن صالح اور ولید بن مسلم دونوں نے سماع کی مسلسل تصریح کی ہے لہٰذا سند صحیح ہے۔

٢٠٢) عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِى الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِى الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ [حَفِظَ مِنْ] أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عَشْرَ آيَاتٍ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)).

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیتیں زبانی یاد کیں تو وہ دجال کے فتنے سے بچا لیا گیا۔''

---

٢٠٢) صحيح.

أخرجه مسلم (٨٠٩) وأحمد (٥/ ١٩٦ ح ٢١٧١٢، ٦/ ٤٤٩ ح ٢٧٥٤٠ وسندهما صحيح) وأبو داود (٤٣٢٣) والنسائي فى الكبرىٰ (٩/ ٣٤٧ ح ١٠٧٢١ وسنده صحيح) من حديث قتادة به.

قلت: قتادة صرح بالسماع عند أحمد والنسائي.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں ''من قرأ أول سورة'' لکھا تھا پھر لفظ ''قرأ'' کو کاٹا گیا، نیز دائیں جانب حاشیہ میں ''حفظ من'' لکھ کر تصحیح کی گئی ہے۔

٢٠٣) عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما [قَالَ:] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوْبَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے دنیا میں شراب پی وہ اُسے آخرت میں نہیں پی سکے گا، اِلا یہ کہ وہ توبہ کر لے۔''

٢٠٤) وَبِهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى طَعَامِهِ فَلَا يَعْجَلَنَّ عَنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے کھانے پر بیٹھا ہو تو وہ اس سے جلدی نہ کرے یہاں تک کہ وہ اس سے اپنی ضرورت مکمل کر لے، اگرچہ نماز کھڑی ہو جائے۔''

---

٢٠٣) سنده صحيح.
أخرجه أحمد (٢/ ٢٨ ح ٤٨٢٣ وسنده صحيح) من حديث موسى بن عقبة به.
وأخرجه مالك (٢/ ٨٤٦ ح ١٦٤٢) وعنه البخاري (٥٥٧٥) ومسلم (٢٠٠٣) من حديث نافع به.

مخطوط سے موازنہ:
مخطوط میں ''عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال رسول اللہ ﷺ'' ہے جبکہ مطبوعہ کتاب میں ''قال قال رسول اللہ ﷺ'' لکھا ہے۔

٢٠٤) سنده صحيح.
أخرجه البخاري (٦٧٤) ومسلم (٥٥٩) وابن خزيمة (٩٣٦) من حديث موسى بن عقبة به. وأخرجه مالك (٢/ ٩٧١ ح ١٨٨٠) من حديث نافع به.

٢٠٥) وَبِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلاَةِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ الفطر کو لوگوں کے عید کی نماز کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا۔

---

٢٠٥) سندہ صحیح.

أخرجه البخاري (١٥٠٩) مسلم (٩٨٦) من حديث موسى بن عقبة به.

٢٠٦) وَبِهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِمَا مَالَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْيَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ أَوْ يَتَفَرَّقَا)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیع خیار دو قسم کی ہے: پہلی وہ جس میں بیچنے والا اور خریدنے والا الگ ہو جائیں۔ دوسری قسم جس میں (گاہک کو) اختیار (کی شرط) ہو، تو جب اُن کا سودا اختیار کے ساتھ ہو تو بیع واجب ہو جائے گی یا وہ علیحدہ ہو جائیں۔''

---

٢٠٦) سنده صحيح.
أخرجه البخاري (٢١٠٩) وأحمد (٢/ ٤ ح ٤٤٨٤ وسنده صحيح) من حديث أيوب عن نافع باختلاف يسير. وأخرجه مالك (٢/ ٦٧١ ح ١٤١١) وعنه مسلم (١٥٣١) من حديث نافع به.

تنبیہ:
آل دیوبند کے ''شیخ الہند'' محمود الحسن صاحب درج بالا صحیح حدیث (البیعان بالخیار) کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''الحق والانصاف ان الترجيح للشافعي رحمہ اللہ تعالیٰ في هذه المسئلة ونحن مقلدون يجب علينا تقليد امامنا أبي حنيفة رحمہ اللہ تعالیٰ والله اعلم'' مکمل حق اور انصاف یہی ہے کہ یقیناً اس مسئلہ میں امام شافعیؒ کا مذہب ہی راجح ہے۔ اور چونکہ ہم مقلد ہیں ہم پر ہمارے امام ابو حنیفہؒ کی تقلید واجب ہے۔ واللہ اعلم (العرف الشذی ص: ۴۹)
نوٹ: یاد رہے کہ آل دیوبند کے شیخ الہند محمود الحسن صاحب مدرسہ دیوبند کے سب سے پہلے طالب علم تھے۔ (دیکھئے تاریخ دار العلوم دیوبند ص: ۱۵۵)
اسی طرح امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بھی فرمایا: ''أرأيت إن كانوا في سفينة فكيف يفترقون'' تمھارا کیا خیال ہے اگر وہ کشتی میں ہوں تو کیسے جدا ہوں گے؟ تو امام صاحب کے اس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے امیر المومنین فی الحدیث اور مشہور تبع تابعی امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''هل سمعتم بشر من هذا؟'' کیا تم نے کبھی اس سے زیادہ شر والی بات سنی ہے؟ (الانتقاء لابن عبد البر: ص ۱۴۸ وسندہ حسن)

٢٠٧) وَبِهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف میں بیٹھتے تھے۔

٢٠٧) سندہ صحيح.

أخرجه مسلم (١١٧١) وأحمد (٢/ ١٣٣ ح ٦١٧٢) من حديث موسى بن عقبة به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں واضح طور پر "العشر الأواخر" لکھا ہے لیکن مطبوعہ کتاب میں عجیب غلطی لگی ہے، انھوں نے "العشر الأوائل" کر دیا ہے۔

٢٠٨) وَبِهِ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ [قَدْ زَنَيَا] فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**فَمَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ؟**)) فَقَالُوا: لَا نَجِدُ شَيْئًا. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ رضي الله عنه: "كَذَبْتُمْ! فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمُ فَأْتُوْا بِالتَّوْرَاةِ، فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ." فَجَاءُوْا بِالتَّوْرَاةِ فَوَضَعُوْهَا فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا الَّذِيْ يَدْرُسُهَا مِنْهُمْ كَفَّهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقْرَأُ مَا دُوْنَ يَدِهِ وَمَا وَرَاءَهَا وَلَا يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ. قَالَ: فَنَزَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ رضي الله عنه يَدَهُ عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَالَ: "مَا هٰذِهِ؟" فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ، قَالَ: هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ. قَالَ: فَأَمَرَ [بِهِمَا] رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ [فَرُجِمَا] قَرِيْبًا مِنْ حَيْثُ يُوضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رضي الله عنه: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنَأُ عَلَيْهَا [يَقِيْهَا] الْحِجَارَةَ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہودی اپنے ایک مرد اور عورت کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے، انھوں نے زنا کیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: ''تم تورات میں (زنا کے بارے میں) کیا حکم پاتے ہو؟'' تو انھوں نے کہا: ہم تو کوئی حکم نہیں پاتے۔ تو سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جھوٹ بولتے ہو، تورات میں تو رجم (کا حکم) ہے۔ اگر تم سچے ہو تو تورات لے آؤ اور اس کی تلاوت کرو۔ تو وہ تورات لے آئے اور اُنھوں نے اُسے رکھ دیا اور

---

٢٠٨) سنده صحيح.

أخرجه البخاري (٤٥٥٦) ومسلم (١٦٩٩) من حديث موسى بن عقبة به.

وأخرجه مالك (٢/ ٨١٩ ح ١٥٩٢) وعنه البخاري (٣٦٣٥) ومسلم (١٦٩٩) من حديث نافع به.

مخطوط سے موازنہ:

مخطوط میں لائن سے اوپر ''قد زنیا'' لکھا ہے۔

مخطوط میں ''فأمر بهم'' ہے۔ مخطوط میں ''فرجمهما'' ہے۔ مخطوط میں ''ينقيها'' ہے۔

اُن کا پڑھنے والا جو اُس (تورات) کو پڑھ رہا تھا اُس نے اپنی ہتھیلی کو رجم کی آیت پر رکھ دیا اور وہ اس جگہ سے اوپر اور نیچے والا حصہ پڑھنا شروع ہو گیا اور وہ رجم کی آیت نہیں پڑھ رہا تھا۔ (سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) فرمایا: عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اُس کا ہاتھ رجم کی آیت سے ہٹایا اور کہا: یہ عبارت کیا ہے؟ تو جب اُنھوں نے اس آیت کو دیکھا تو کہا: یہ رجم کی آیت ہے۔ (سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) فرمایا: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے بارے میں حکم دیا تو انھیں مسجد کے پاس اُس جگہ کے قریب رجم کیا گیا جہاں جنازوں کو رکھا جاتا تھا۔ (سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) فرمایا: میں نے یہودی (زانی مرد) کو دیکھا وہ اُس عورت پر جھکا جا رہا تھا اور اُسے پتھروں سے بچا رہا تھا۔

فهرس الأحاديث والآثار

أبا بكر استأذن ورسول الله ﷺ على فراشه لابس مرط عائشة ١٧٩
أبو بكر فى الجنة وعمر فى الجنة..... ٩٨
أتاني جبريل في كفه كالمرآة البيضاء فيها كالنكتة السوداء..... ١٤٢
اتقوا الدنيا واتقوا النساء..... ٩٩
أتيت بالبراق وهو دابة أبيض طويل ٢٦
اثبت حراء فإنه ليس عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد..... ٩٨
احتج آدم وموسى..... ١٢٠
أخبرني جبريل أن أمتى تقتل هذا بعدي..... ١٧
أخبرني من خالقك وخالق من قبلك وخالق من بعدك؟..... ١٥٠
اختصم إلى رسول الله ﷺ فى امرأة رمت أخرى ٢١٢
اختصمت الجنة والنار..... ١٤٠
آخر زادك من الدنيا ضيح من لبن ١٣٠
الأخلاء ثلاثة..... ٢٠٧
أدنى أهل الجنة منزلة الذي له ثمانون ألف خادم واثنان وسبعون زوجًا ٨٦
إذا كان أحدكم على طعامه فلا يعجلن عنه..... ٢٢٤
إذا كان أحدكم في صلاته فإنه يناجي ربه..... ١٤٨
إذا كان عند مكاتب إحداكن وفاء لما بقي عليه من مكاتبته فاضربن دونه
الحجاب..... ١٠٤
إذا كفنتموه فلا تغطوا وجهه..... ٤٩
إذا هم عبدي بحسنة ولم يعملها كتبتها له حسنة ١٣٦
أذن لي ربي أحدث عن ملك من الملائكة من حملة العرش ٤١
أرأيت إن كانوا في سفينة فكيف يفترقون..... ٢٢٦
أرأيت دواء نتداوى به ورقى نسترقى بها وتقاة نتقى بها ١١٨
أرأيت عملنا هذا لما قد فرغ منه أو لما يأتنف؟ ١٢٣
إزرة المؤمن إلى أنصاف الساقين ١٤٧

استأذن عمر بن الخطاب على رسول الله ﷺ وعنده نسوة من قريش..... ٦٦
استأذنت سودة النبي ﷺ ليلة جمع..... ٦٢
استقرضت عبدي فلم يقرضني..... ١٣٧
أسرع قبائل العرب فناء قريش..... ١٥
اعملوا فإن كلا لا ينال إلا بعمل..... ١٢٢
أفاء الله خيبر على رسوله..... ٥٧
اقتلوا الفويسق يعنى الوزغ..... ٧٣
أقل ساكنى الجنة النساء..... ١٠٠
ألا ادعوا أبا بكر وابنه فأعهد إليه أ لا يطمع فى الأمر طامع..... ٢١
ألا! إنكم تعيبون أسامة وتطعنون في إمارته..... ١٦٦
ألا! لا ترجعن بعدي ضلالا يضرب بعضكم رقاب بعض..... ١٤٣
ألم أجعل لك سمعا وبصرا؟..... ٣٥
ألم أجعل لك مالا وولدا؟..... ٣٥
ألم ترى أن قومك حين بنوا الكعبة اقتصروا عن قواعد إبراهيم؟..... ١٠٣
ألن الكلام وأفش السلام وأطعم الطعام..... ٩٥
أما الجلب..... ٥٢
أما الجنب..... ٥٢
أما علمت أن الفخذ عورة؟..... ١١٢
أمتي أربعة: رجل أعطاه الله مالا..... ٩٢
أمر يحيى بن زكريا عليه السلام بخمس..... ٢٢٠
أمرنا رسول الله ﷺ أن نحثي في وجوه المداحين التراب..... ١٣١
إن أبا بكر وعمر منهم وأنعما..... ١٣٢
إن إبراهيم عليه السلام حرم مكة وأنا أحرم المدينة..... ٧٨
إن الأمير إذا ابتغى الريبة فى الناس أفسدهم..... ٢٤
إن الدنيا حلوة خضرة..... ٩٩
إن الرجل ليتكلم بالكلمة من الخير..... ٤٥
إن الرجل ليتكلم بالكلمة من الشر..... ٤٥
إن الرجل ليحاسب يوم القيامة..... ٢٠٩
إن الرجل ليعمل الدهر الطويل..... ١١٩

إن الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق الله السماوات والأرض ١٤٣
إن الشيطان لم يسمع صوتك سالكا فجا قط إلا سلك فجا غيره ٦٦
إن اللعانين لا يكونون شهداء ولا شفعاء يوم القيامة ٨٠
إن الله أمرني أن أقرئك القرآن ٨٧
إن الله عز وجل لا ينظر إلى من يجر إزاره ١٤٥
إن الله قبل وجه أحدكم إذا كان فى الصلاة ١٥٢
إن الله لغني عن مشى أختك فلتركب ولتهد بدنة ٥٠
إن الله وتر يحب الوتر ١٤١
إن الله يبغض البليغ من الرجال الذي يتخلل بلسانه تخلل الباقرة بلسانه... ١٠١
إن الله يحب الرفق فى الأمر كله ١٤١
أن النبى ﷺ نهى عن بيع الطعام إذا اشتراه أحدكم حتى يستوفيه فيقبضه
..... ٢٠٦
أن النبي ﷺ عق عن الحسن والحسين ٨١
إن النذر لا يرد من القدر شيئا ١٢١
إن الولد فتنة ٢٧
إن الولد مبخلة مجبنة محزنة ٢٧
إن اليهود تزعم أن العزل هي الموء ودة الصغرىٰ ١٢٤
إن اليهود جاءوا برجل منهم وامرأة إلى رسول الله ﷺ قد زنيا ٢٢٨
إن أمن الناس علي في صحبته وماله أبو بكر ١٦٤
إن أهل الدرجات العلى يراهم الذينَ أسفل منهم كما يرى الكوكب ١٣٢
إن أول الناس هلاكا قريش وإن أول قريش هلاكا أهل بيتي ١٥
إن خلق أحدكم يجمع في بطن أمه أربعين يوما ١١٣
إن رسول الله ﷺ أخبرني أن آخر شراب أشربه لبن حتى أموت ١٣٠
أن رسول الله ﷺ أمر بزكاة الفطر أن تؤدى قبل خروج الناس إلى الصلاة
..... ٢٢٦
أن رسول الله ﷺ حلق رأسه في حجة الوادع ١٩٣
أن رسول الله ﷺ رخص فى العرايا ١٩٩
إن عبدا خيره ربه بين أن يؤتيه من زهرة الدنيا ما شاء وبين ما عنده فاختار
ما عنده ١٦٤

أن على أهل الأموال الحفظ بالنهار وعلى أهل المواشي الحفظ بالليل..... ٢١٨
إن لله ضنائن من عباده يضن بهم من القتل ٧١
إن لي وليدة أعزل عنها ١٢٤
إن مجامرهم اللؤلؤ وأمشاطهم الذهب ٥٤
إن هذا الأمر لا يزال فيكم وأنتم ولاته..... ٢١٠
أنا أغنى الشركاء عن الشرك..... ١٣٥
أنزل على رسول الله ﷺ القرآن وهو ابن ثلاث وأربعين سنة ١٦٨
إنك بعثت إلى أمة أميين فيهم الصغير والشيخ الفاني والعجوز..... ١٥٣
إنكم في نبوة ورحمة وستكون خلافة ورحمة ٦٣
إنما أحلت ذبائح اليهود والنصارى ٣٢
إنما الدية للعاقلة فلا أعلم لك شيئا..... ٢١١
إنما أموالكم وأولادكم فتنة..... ٢٧
إنما كانت جنازة يهودي فقال رسول الله ﷺ: ((إنهم ليبكون وإنه ليعذب)) ٢١٧
أنه أحد الثمانين الذين ثبتوا مع رسول الله ﷺ يوم حنين ١٧٥
إنه سيكون قوم يأكلون بألسنتهم كما تأكل البقر بألسنتها من الأرض..... ١٠١
إنه ليرى مخ ساقها من وراء الحلل..... ٥٦
إنه يعطى قوة مائة ٨٦
إنها لا تكون موءودة حتى تمر بالتارات السبع ١٢٥
إني أتيت بدابة أشبه الدواب بالبغل..... ٢٢٠
إني أريد أن أزوجك هذه إن رضيت..... ٧٦
إني شغلت اليوم فلم أنقلب إلى أهلي حتى سمعت التأذين..... ١٠٨
إني طفت سبعين فقرنت بينهما وركعت أربع ركعات؟..... ١٨٤
اهتز العرش لموت سعد بن معاذ ١٦٩
أهل هذه المدرة تقتله..... ١٧
أوصني بشيء إذا أخذت به دخلت الجنة؟ ٩٥
أول الناس فناء قريش وأول قريش فناء بنو هاشم..... ١٥
إياك واسبال الإزار فإنها المخيلة وإن الله لا يحب المخيلة..... ٧٢
إياك والبدع ١١٦

أيما دار أو أرض قسمت فى الجاهلية فهي على قسم الجاهلية..... ١١٠
أيها الناس! ابكوا فإن لم تبكوا فتباكوا ٢٩
أيهما أفضل: أمسجد رسول الله ﷺ أم بيت المقدس؟..... ٩٠
أيؤذيك هوامك؟ ١٩٣
بناء الجنة لبنة من ذهب ولبنة من فضة ٥٥
البيعان بالخيار ..... ٢٠٤، ٢٢٦
بينا أنا نائم إذ رأيت أني فى الجنة ١٧٧
بينا أنا نائم أوتيت بقدح فيه لبن فشربت ١٧٦
بينا أنا نائم رأيت كأن الناس يعرضون عليهم قمص إلى ذيلهم..... ١٧٨
تبعث نار على أهل المشرق فتحشرهم إلى المغرب ٨٩
تحاج آدم وموسى..... ١٢٦
تحشر نار من حضرموت تحشر الناس..... ٢٢١
تذاكر أصحاب النبي ﷺ عند عمر بن الخطاب العزل..... ١٢٥
تزوجها حلالا وبنى بها حلالا، وتزوجها بسرف، وبنى بها تحت التنضبة ٩٧
تكون فتنة الرجل في أهله وماله وولده وجاره ١٣٣
ثكلته أمه قاتل المؤمن متعمدا يجي ء يوم القيامة متعلقا رأسه بيمينه أو بشماله ٦٩
ثلاثة لا يكلمهم الله ولا ينظر إليهم يوم القيامة ولا يزكيهم..... ١٤٩
جاء رجل حسن الوجه طيب الريح جيد الثياب ١١٥
جاء رجل من بني سعد بن بكر إلى رسول الله ﷺ ١٥٠
جاءت امرأة إلى رسول الله ﷺ فعرضت عليه نفسها ٧٦
حاضت صفية ابنة حيى بعد ما أفاضت ١٩٨
حاضت صفية بنت حيى ونحن بمنى ١٩٧
حائط الجنة لبنة من فضة لبنة من ذهب..... ٥٥
حبهما إيمان وبغضهما نفاق ١٣٢
الحسنة بعشر أمثالها ١٣٩
الحسنة بعشر أمثالها..... ١٣٩
حصباؤها اللؤلؤ والزبرجد والياقوت ٥٤
الحق والانصاف أن الترجيح للشافعي..... ٢٢٦

حلق رسول الله ﷺ وأصحابه عام الحديبية ١٩٥
خرج الحسن بن على في رقبته خرقة يجرها فعثر فيها ٢٧
خرجت مع عمر بن الخطاب ليلة من الليالى نحرس المدينة ٢٣
خرصها ابن رواحة أربعين ألف وسق ٥٨
خطبنا رسول الله ﷺ فأقبل الحسن والحسين ٢٧
خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة ١٤٥
الدابة التي ركب رسول الله ﷺ ليلة أسري به ٢٦
دخل عبد الرحمن بن أبي بكر وفي يديه سواك ٦١
دخلت امرأة النار من أجل هرة لها ١٥٨
دعا للمحلقين ثلاثًا وللمقصرين مرةً ١٩٥
ديك قد مرقت رجلاه الأرض ٤١
ذكروا مالك بن الدخشم فقالوا: ذاك كهف المنافقين وأهل النفاق ٩٣
رأيت الناس إذا ابتاعوا الطعام جزافا نهوا أن يبيعوه ٢٠١
رأيت جبريل واقفا على السدرة له ستمائة جناح ١٥٤
رأيت كأن الناس اجتمعوا فقام أبو بكر فنزع ذنوبا وفي نزعه ضعف ١٦٣
رب صائم ليس له من صيامه إلا الجوع ١٣٩
رب قائم ليس له من قيام إلا السهر ١٣٩
رب! سل هذا فيم قتلني؟ ٦٩
الرجل رَاعٍ على أهل بيته وهو مسؤول عنهم ٢٠٩
رسول الله ﷺ سرب نسائه ليلة جمع قبل الزحام ٦٢
رفعت إلي سدرة المنتهى فإذا أربعة أنهار: نهران ظاهران ونهران باطنان ... ١٤٦
رمي رجل بسهم في صدره ٥٦
سألت أبا سعيد الخدري عن العزل ٨٤
ستخرج نار في آخر الزمان من حضرموت أو بحر حضرموت ٢٢٢
ستخرج نار قبل يوم القيامة من بحر حضرموت تحشر الناس ٢٢١
سل هذا فيم قتلني ٧٠
سئل رسول الله ﷺ عن سمن سقطت فيه فأرة؟ ١٠٢
سئل رسول الله ﷺ عن العزل ١٢٥
سئل رسول الله ﷺ عن البتع؟ فقال: ((كل مسكر حرام)) ١٠٦

شارب الخمر فاجلدوه ٣٤
صلاة الجماعة تفضل صلاة الفذ بسبع وعشرين درجة ١٥٦
صلاة المسافر ركعتين ١٨٢
صلاة في مسجدى أفضل من أربع صلوات ٩٠
صليت مع رسول الله ﷺ فرأيته تنخع فدلكها بنعله ٢١٥
صم ثلاثة أيام أو أطعم ستة مساكين ١٩٤
ضالة المسلم حرق النار ٢٠
طيبت رسول الله ﷺ لإحرامه وحله ٤٠
عبدي عندظنه بي وأنا معه حين يذكرني ١٥٥
عجبت لهؤلاء يسألنني ويستكثرنني عالية أصواتهن فوق صوتي ٦٦
عق رسول الله ﷺ عن الحسن والحسين بكبشين كبشين ٨١
عليكم بالشام ٢٢١
عنقه منثي تحت العرش ٤١
فتنة الرجل في أهله وماله وولده وجاره تكفرها الصلاة والصوم ١٤٤
فعلمها عشرين آية وهي امرأتك ٧٦
فماذا قدمت لنفسك؟ ٣٥
فى الجنة شجرة يسير الراكب في ظلها مائة سنة لا يقطعها ١٥٨
قاتل الله الشيطان! ٢٧
قبض رسول الله ﷺ وأنا ابن خمس عشرة سنة ١٢٩
قبض رسول الله ﷺ وقد قرأت محكم القرآن وأنا مختون ١٢٩
قريش والأنصار وأسلم وغفار ومن كان من أشجع وجهينة ١٦٢
كان أبو عبيدة يرزقهم أول مرة قبضة قبضة كل رجل ٢١٣
كان النبى ﷺ يخرج إلى الصلاة ورأسه يقطر من الجنابة ٣٦
كان النبى ﷺ يعتكف العشر الأول من رمضان ٣٩
كان رسول الله ﷺ إذا طاف فى الحج أو العمرة ١٨٣
كان رسول الله ﷺ إذا قدم مكة نزل بذي طوى ١٩١
كان رسول الله ﷺ يجمع بين صلاة الظهر والعصر فى السفر ٢١٥
كان رسول الله ﷺ يدعو: ((يا حى ياقيوم)) ٨٨
كان رسول الله ﷺ يعتكف العشر الأواخر من رمضان ٢٢٧

كان ينفخ على إبراهيم عليه السلام ٧٣
كانوا يشترون الطعام من الركبان في عهد رسول الله ﷺ ٢٠٢
كأني أنظر إلى وبيص الطيب في مفارق رسول الله ﷺ وهو محرم ١٩٠
كبشين اثنين مثلين متكافئين ٨١
كذبت يهود ١٢٤
كذبت يهود، لو أراد الله أن يخلقه لم تستطع أن تصرفه ١٢٤
كذبتم! فى التوراة الرجم فأتوا بالتوراة، فاتلوها إن كنتم صادقين ٢٢٩
كل العمل كفارة والصوم لي وأنا أجزي به ١٤٤
كل خطوة يخطوها أحدكم إلى الصلاة تكتب له حسنة وتمحى عنه بها سيئة
..... ١٥٧
كل شراب أسكر فهو حرام ١٠٧
كل شيء خلق من الماء ٩٥
كل مسكر حرام ١٠٦
كنا نعزل عنهن ١٢٧
كنا نغطي وجوهنا من الرجال وكنا نمتشط قبل ذلك ١٨٦
كنت أشتري الطعام فنهاني رسول الله ﷺ أن أبيعه حتى أقبضه ٢٠٥
كنت أطيب رسول الله ﷺ عند إحرامه حين يحرم ١٨٨
كنت أطيب رسول الله ﷺ عند إحرامه حين يحرم ١٩٠
كنت أفتل القلائد لهدى رسول الله ﷺ ١٨٠
كنت أفتل قلائد بدن رسول الله ﷺ ١٨٠
لا إله إلا الله وحده صدق وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده ٢١٢
لا تدعوا بالموت ولا تتمنوه ٨٢
لا تدعوا بجهنم أو قال بالنار ٨٠
لا تسبوا أصحابي، فإن أحدكم لو أنفق مثل أحد ذهبا ١٧٤
لا تسبوا الدهر: فإن الله هو الدهر ١٤٠
لا تشتروا الثمرة حتى يبدو صلاحها ١٩٨
لا تقل: تعس الشيطان ٢٨
لا تكذبينى، فإنى قد أخبرتهم أنك أختى ٤٦
لا تكونوا عون الشيطان على أخيكم ٢٨

لا تلاعنوا بغضب الله ٨٠
لا تلاعنوا بلعنة الله ٨٠
لا تنذروا فإن النذر لا يرد شيئا ١٢٠
لا جلب ولا جنب ٥٣
لا عدوى ولاصفر ولا هامة ١١٧
لا عدوى ومن أعدى الأول ولا صفر ولا غول ٦٠
لا عليكم ألا تفعلوا فإنما هو القدر ٨٤
لا كانت خلافة قط إلا تبعها ملك ٦٤
لا كانت صدقة قط إلا صارت مكسا ٦٤
لا نعز وفي جزيرة العرب من ليس منا ٥٨
لا يبتدع رجل فى الإسلام شيئًا ليس منه ١١٦
لا يبيع أحدكم على بيع أخيه ٢٠٥
لا يبيع الرجل على بيع أخيه ٥٣
لا يتقدمن أحدكم قبل صوم رمضان بصوم يوم أو يومين ٨٥
لا يحتكر إلا خاطىء ٢٠٤
لا يخطب على خطبة أخيه حتى يأذن له ٢٠٥
لا يزال الله في حاجة أحدكم ما كان في حاجة أخيه ١٥٩
لا يشهد بها عبدٍ صادقا من قلبه فيموت إلا حرم على النار ٩٣
لا يعدي شيء شيئا ١١٧
لا يقتل مؤمن بكافر ولا ذو عهد في عهده ٧٨
لاعدوى ولا طيرة ولا شؤم ٥٩
لقد رأيتني مع رسول الله ﷺ في ماء من السماء ٢٥
لقي رسول الله ﷺ جبريل عند أحجار المرائي ١٥٣
لك ولأخيك أو للذئب ١٩
للمملوك طعامه وكسوته بالمعروف ..... ١٠٩، ١٦٠
للمؤمن فى الجنة ثلاثون زوجة ٨٦
اللهم اجعل في قلبي نورا وفي سمعي نورا وفي بصري نورا ٣٠
اللهم أحيني ما كانت الحياة خيرا وتوفني ما كانت الوفاة خيرا لي ٨٢
لو أجري فيها السفن لسارت ٢٩

لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا ٢٩
لو لا أن رسول الله ﷺ نهى أن نتمنى الموت ٨٢
لولا بنو إسرائيل لم يخنز اللحم..... ٤٢
ليت رجلا صالحا يحرسنى الليلة..... ١٦١
ليس من كل الماء يكون الولد..... ١٢٧
ما أقلت الغبراء ولا أظلت الخضراء من ذي لهجة أصدق من أبي ذر..... ١٧٣
ما بين كل سماء إلى أخرى مسيرة خمسمائة عام ٣٨
ما تجدون فى التوراة؟ ٢٢٨
ما تحفظ من القرآن؟ ٧٦
ما تركت أن أمسحه كلما أتيت عليه منذ رأيت رسول الله ﷺ يمسحه... ١٨١
ما ترى في رجل قتل مؤمنا متعمدا؟..... ٦٨
ما خففت عن خادمك من عمله كان لك أجرًا في موازينك ١٠٩
ما خلف خير مما ابتدع ١١٦
ما رأيت مستنا قط أحسن منه..... ٦١
ما طلع النجم غداة قط وبقوم أو بقرية عاهة إلا خفت أو ارتفعت عنهم..... ٢١٦
ما طلعت الشمس على خير يوم من يوم الجمعة ١٤٥
ما علمت أني نزلت عن المنبر حتى أتيت به..... ٢٧
ما عهد إلي رسول الله ﷺ عهدا لم يعهده إلى الناس غير أن في قراب سيفي صحيفة ٧٨
ما كان يحرم من النسب فهو حرام من الرضاع..... ٣١
ما كانت نبوة قط إلا تبعتها خلافة ٦٤
ما مس رسول الله ﷺ بيده امرأة قط ١٠٦
ما من كل الماء يكون الولد ١٢٥
ما من نفس منفوسة إلا قد كتب مكانها من الجنة أو النار ١١٤
ما نقصت صدقة من مال..... ٦٤
ما نقم ابن جميل إلا أنه كان فقيرا..... ٤٤
ما يلبس المحرم من الثياب؟..... ١٨٥
ما يمنعك أن تسمعي ما أوصيك به ٨٨
مات رسول الله ﷺ في بيتي وفي يومي وبين سحري ونحري..... ٦١

المدينة خير لهم لو كانوا يعلمون ٥٤
مرت سحابة على رسول الله ﷺ ٣٧
المسلم أخو المسلم ١٥٩
ملاطها المسك الأذفر ٥٤
من أجرب الأول؟ ١١٧
من أحب أن يمثل له العباد قياما فليتبوأ مقعده من النار ١٢٨
من أحدث حدثًا أو آوى محدثًا ٨٠
من أصحابي من لا يراني بعد أن أفارقه أبدا ١٧٢
من أعطي حظه من الرفق فقد أعطى حظه من الخير ١٤١
من باع عبدا فماله للذي باعه إلا أن يشترط المبتاع ٢٠٣
من توضأ فجمع ثيابه ثم خرج إلى المسجد ١٥٧
من جر ثوبه من الخيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة ٧٢
من جر ثيابه أو ثوبه من الخيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة ١٤٢
من حرم حظه من الرفق فقد حرم حظه من الخير ١٤١
من حفظ من أول سورة الكهف عشر آيات عصم من فتنة الدجال ٢٢٣
من رأى رسول الله ﷺ يصلى وفى رجليه نعلان ٢١٥
من رمى الجمرة القصوى يوم النحر فقد حل له كل شيء إلا النساء ١٨٩
من شرب الخمر فاجلدوه ٣٣
من شرب الخمر فى الدنيا لم يشربها فى الآخرة إلا أن يتوب ٢٢٤
من صلى الغداة فهو فى ذمة الله ٢٠٨
من صلى فبزق تجاه القبلة جاءت بزقته يوم القيامة في وجهه ١٤٨
من قال يثرب مرة فليقل: المدينة عشر مرات ٦٥
من قتل وزغا في أول ضربة كتبت له مائة حسنة ٧٣
من لم يجد إزارا فليلبس السراويل ومن لم يجد النعلين فليلبس الخفين ... ١٨٧
من يسأل رسول الله ﷺ عن ليلة القدر ٧٤
المهاجرون والأنصار بعضهم أولياء بعض فى الدنيا والآخرة ١٧٠
المؤمن يغار والله أشد غيرة ١٣٨
الناس تبع لقريش في هذا الشأن ١٥
نهى النبي ﷺ أن تنتقب المرأة وهي محرمة ١٨٦

نهى النبي عليه السلام عن الأكل والشرب في آنية الذهب والفضة ٨٣
نهى أن يبتاع الرجل على بيع أخيه..... ٥٢
نهى رسول الله ﷺ عن الجلب والجنب ٥٢
نهى رسول الله ﷺ عن بيع الطعام إذا اشتراه أحد حتى يستوفيه ٢٠١
نهى عن النجش واللمس فى البيع ٥٢
هاجر إبراهيم بسارة فدخل بها قرية فيها ملك من الملوك أو جبار من الجبابرة ٤٦
هذا جبريل أتاكم يعلمكم أمر دينكم ١١٥
هل تدرون ما بعد ما بين السماء والأرض؟..... ٣٧
هل لك فى الدين والدين من حقك؟..... ٢٠٠
وقى أحدكم وجهه النار ولو بشق تمرة ٣٥
ولدت امرأة أبي بكر الصديق وهي محرمة ١٩٦
ومن أحدث حدثا أو آوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين ٧٨
يا إبراهيم! من هذه التى معك؟ قال: هذه أختى ٤٦
يا ابن آدم! إنك ما دعوتني ورجوتني أغفر لك كل ما كان فيك ١٣٤
يا حي يا قيوم برحمتك أستغيث أصلح لي شأني كله..... ٨٨
يا رسول الله! سماني؟ قال: ((نعم))ـ قال: فجعل أبي يبكي..... ٨٧
يا معشر اليهود! أنتم أبغض الخلق إلي، قتلتم أنبياء الله، وكذبتم على الله... ٥٧
يأبى الله ويدفع الله المؤمنون..... ٢١
يتبع الميت ثلاثة فيرجع اثنان ويبقي معه واحد ٢٠٧
يتصدق بدينار أو نصف دينار ٥١
يجيئ المقتول بقاتله يوم القيامة ٧٠
يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب..... ٣١
يخرج ناس من المدينة والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون..... ٥٤
يخطب على خطبة أخيه..... ٥٢
يغسل المحرم رأسه ١٩٢
اليوم نلقي حبيبنا محمدًا ﷺ..... ١٣٠

❁ ❁ ❁

فهرس الرجال

أبان بن أبي عياش ٢٠٩
أبان بن صالح بن عمير بن عبيد (وثقه الجمهور) ١٣٤
إبراهيم بن طهمان عن سماك بن حرب (قبل اختلاط سماك) ٣٦
إبراهيم بن طهمان، أبو سعيد الخراساني الهروي (ثقة وصدوق إمام) ..... ٧، ١٤
ابن شهاب الزهري (مدلس) ..... ١٦، ٢١، ٢٦
أبو إبراهيم الأشهلي (حسن له الترمذي وحده) ١٩٥
أبو إسحاق السبيعي (مدلس) ١٢٧
أبو إسحاق مولى عبد الله بن شرحبيل (لم أجد من وثقه) ١٥
أبو أويس (ضعفه الجمهور) ٦٨
أبو جعفر الرازي (ضعيف عن الربيع بن أنس) ٢٢٠
أبو رفاعة أو رفاعة (لم أجد من وثقه) ١٢٤
أبو شيخ الهنائي ١٢٨
أبو صالح باذام (كذاب متروك) ٢٢٠
أحمد بن أبي عمر (ثقة) ١٤
أحمد بن حفص بن عبد الله بن راشد، أبو علي النيسابوري (ثقة) ١٤
إسحاق بن الحارث (صدوق) ٢٥
اسماعيل بن أبي أويس لم يسمع من عبد الله بن الفضل بن العباس بن ربيعة ٦٨
أيوب بن أبي تميمة، أبو بكر السختياني (ثقة ثبت) ٦١
ثابت بن عبد الله بن الزبير (صدوق) ٢٥
جبر بن نوف، أبو الوداك الهمداني (صدوق ثقة) ١٢٧
حبيب بن أبي ثابت (مدلس) ..... ١٣٠، ٢١١
الحجاج بن أرطاة (ضعيف مدلس) ٨٦
الحسن بن عمارة (متروك ضعيف جدًا) ..... ١٣٠، ١٣٢، ١٧٢، ١٧٥، ٢١١
الحسن العرني لم يسمع من عبد الله بن عباس ١٨٩

حفص بن عبد الله بن راشد، أبو عمر النيسابوري (صدوق) ١٤
حميد بن عبد الرحمن (ثقة تابعي) ١٨٢
ربيعة بن أمية بن خلف (لم يثبت أنه ارتد) ٢٤
رجاء بن حيوة أدرك عمران بن حصين ٥٢
سالم بن أبي الجعد قد سمع من عبد الله بن العباس ٦٨
سعيد بن أبي عروبة (مدلس) ٢٠٠
سعيد بن بشير (ضعيف، يروي عن قتادة منكرات) ٩٠
سفيان بن سعيد الثوري (مدلس) ..... ١١٧، ١٥٠، ١٨٩
سليمان بن بلال، أبو محمد القرشي (ثقة) ١٤٩
سليمان بن مهران الأعمش (مدلس) ..... ١١٣، ١٧٢
سماك بن حرب عن عكرمة (سلسلة مضطربة) ..... ٢٩، ٣١، ٣٢
سهل بن موسى شيران القاضي الرامهرمزي (صدوق ثقة) ١٢٨
شعبة عن المدلسين (محمولة على سماعهم) ٥١
شهر بن حوشب (وثقه الجمهور) ١٣٤
صالح بن كيسان (ثقة ثبت) ٢٣
صفوان بن صالح (يدلس تدليس التسوية) ٢٢٢
عباد بن إسحاق القرشي المدني (وثقه الجمهور) ١٧
عباد بن أوس (وثقه ابن حبان وحده) ١٥٧
عبد الرحمن بن إسحاق القرشي المدني (وثقه الجمهور) ١٧
عبد الرحمن بن هاشم بن عتبة بن أبي وقاص (وثقه ضياء المقدسي وحده)
..... ٢٢٠
عبد العزيز بن أحمد الكتاني، أبو محمد التيمي الدمشقي (ثقة) ١٢
عبد الله بن المؤمل (ضعفه الجمهور) ١٦
عبد الله بن شرحبيل بن حسنة (وثقه ابن حبان وحده) ١٥
عبد الله بن عبد الرحمن بن أحمد بن صابر السلمي الدمشقي (صدوق) ١٢
عبد الله بن عبد الرحمن، أبو نصر الضبي الكوفي (ثقه وصدوق) ٦٨
عبد الله بن عميرة لم يسمع عن الأحنف بن قيس ٣٧
عبد الله بن يزيد مولى المنبعث (ثقة) ١٩
عبد الملك بن عبد الله بن أسيد أو ابن أبي أسيد (وثقه ابن حبان وحده) ٦٣

عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود لم يسمع من أبي مسعود ٢١١
عثمان بن حفص بن خلدة الزرقي (لا يتابع عليه) ٦٥
عسل بن سفيان، أبو قرة التيمي البصري اليربوعي (ضعيف) ..... ٧٦، ٢١٧
عطية بن سعد العوفي (مدلس) ١٣٢
علي بن إبراهيم بن العباس، أبو القاسم الحسيني (ثقة) ١٢
علي بن المبارك الهنائي البصري (بريئ من التدليس، صحيح الحديث عن يحيي بن أبي كثير) ٢٢٢
عمارة بن جوين، أبو هارون العبدي (كذاب متروك) ٢٢٠
عمر بن سعيد بن سرحة التنوخي (ضعفه الجمهور وله مناكير) ..... ١٦، ٢٣
عمر بن سعيد بن مسروق الثوري الكوفي (ثقة) ١٤٩
عمرو بن أبي قيس (ثقة وصدوق) ١٧٠
عوف بن أبي جميلة (وثقه الجمهور) ٢٩
الفضل بن جعفر بن محمد بن أحمد، أبو القاسم المؤذن التميمي الدمشقي الطرائفي (ثقة) ١٣
قبيصة بن ذؤيب (صحابي صغير ومراسيل الصحابة مقبولة) ٣٤
قتادة بن دعامة البصري (مدلس) ..... ٧٨، ٨٠، ٨١، ٨٦، ٨٨، ٨٩، ٩٠، ٩٣، ٩٥
مجالد بن سعيد (ضعفه الجمهور) ١٦
محمد بن أبي عاصم (وثقه ابن حبان وحده) ٢١٦
محمد بن إسحاق بن يسار (مدلس) ٢١٨
محمد بن العباس بن أيوب الأخرم، أبو جعفر الأصبهاني (متقن حافظ) ٤١
محمد بن حمويه بن عباد، أبو بكر النيسابوري الطهماني (ثقة) ١٣
محمد بن عبدوس، أبو بكر النيسابوري (صدوق) ١٣
محمد بن عوف بن أحمد بن أحمد بن محمد بن عبد الرحمن، أبو الحسن المزني (ثقة) ١٢
محمد بن مسلم بن تدرس، أبو الزبير المكي (مدلس) ... ٥٦، ٥٧، ٦١، ٦٢، ٢١٣
محمد بن مسلم بن تدرس، أبو الزبير المكي لم يدرك عمر بن الخطاب ٥٨
مرثد بن عبد الله الزماني (ثقة وصدوق، حسن الحديث) ١٧٣
مري بن قطري (ثقة صدوق) ٣٥
مطر بن طهمان (وثقه الجمهور وأخطأ من ضعفه) ..... ٤٩، ٥٤، ٥٦

معدي كرب الهمداني (صدوق تابعي) ١٣٤
موسى بن يعقوب (وثقه الجمهور) ٧٤
نافع بن جبر بن مطعم (ثقة تابعي) ٦٨
نصر بن طريف، أبو جزي القصاب (كذاب) ٧١
نفيع بن رافع، أبو نافع الصائغ المدني (ثقة) ..... ٥٤، ٥٦
الوليد بن مسلم (يدلس تدليس التسوية) ٢٢٢
ياسين بن معاذ، أبو خلف الزيات (ضعيف متروك) ١٨٤
يحيي الجابر (ضعفه الجمهور) ٦٨
يحيي بن أبي كثير (مدلس) ..... ١٥٧، ١٩٥، ٢١٦
يحيي بن أبي كثير عن ممطور أبى السلام (من كتاب) ٢٢١
يحيي بن أيوب الغافقي (وثقه الجمهور) ١٥٧
يحيي بن عبد الله، أبو الحارث التيمي (ضعفه الجمهور) ٦٨
يحيي بن عثمان بن صالح (وثقه الجمهور) ١٥٧
يحيي بن محمد بن عمرو (صدوق) ١١٨
يزيد بن أبان الرقاشي، أبو عمرو البصري القاص (ضعفه الجمهور) ١٥٩
يزيد بن أبي زياد (ضعيف مدلس) ٦٥
يزيد مولى المنبعث (ثقة) ١٩

❁ ❁ ❁

یاداشت

مشيخة ابن طهمان

مكتبة الحديث حضرو